

عقائد حقہ اہلسنت وجماعت کی بہترین کتاب

عقیدۃ الجواہر

فی

جواز مولود النبی الطاہر صلی اللہ علیہ وسلم

☆ میلاد شریف ☆ فضائل درود شریف

☆ برائے ایصالِ ثواب

☆ دعا بعد نماز جنازہ کا ثبوت

مؤلف

قاری غلام یسین

3627

عقائد حقہ اہلسنت وجماعت کی بہترین کتاب

عقیدۃ الجواہر

فی

جواز مولود النبی الطاہر ﷺ

☆ میلاد شریف ☆ فضائل درود شریف

☆ برائے ایصالِ ثواب

☆ دعا بعد نماز جنازہ کا ثبوت

مؤلف

قاری غلام حسین

ناشر

مکتبہ غوثیہ رضویہ

محمود شہید روڈ شاہدرہ اسٹیشن لاہور چکیاں

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

﴿جملہ حقوق بحق مولف محفوظ ہیں﴾

86844

عقیدۃ الجواہر فی مولود النبی الطاہر

نام کتاب	عقیدۃ الجواہر فی مولود النبی الطاہر
مولف	قاری غلام یسین (صدر انجمن رضائے مصطفیٰ)
نظر ثانی	الحاج مفتی سید منزل حسین شاہ شرقپوری
تاریخ اشاعت	ستمبر 2001ء
تعداد	500
مطبع	غلام عباس پرنٹرز لاہور
باہتمام	حافظ ظہیر احمد
قیمت	65-0 روپے

ملنے کے لیے

- 1- بمقام گبولے شاہ ڈاک خانہ خاص براستہ شرقپور شریف تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ
- 2- مکتبہ غوثیہ رضویہ محمود شہید روڈ شاہدرہ اسٹیشن لاہور چکیاں پوسٹ کوڈ 54050

فہرست

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۱۰	حسب فرمائش	۱
۱۱	عرض مصنف	۲
۱۳	نگاہ فیض	۳
۱۴	الانتساب	۴
۱۵	حمد باری تعالیٰ	۵
۱۷	نعت مصطفیٰ ﷺ	۶
۱۹	جواز فضیلت میلاد مصطفیٰ ﷺ	۷
۲۲	متفقہ فیصلہ میلاد مصطفیٰ ﷺ	۸
۲۴	حضرت عبداللہ ابن عباسؓ ہمیشہ اپنے گھر محفل میلاد شریف کرواتے تھے	۹
۲۵	حضرت عامر انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر میلاد شریف کی محفل	۱۰
۲۶	ابوسعید مظفر بادشاہ صحابہ اکرام کی سنت پر ہر سال عمل کرتے	۱۱
۲۸	حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ہر سال محفل میلاد میں شریک ہوتے منعقد کرواتے	۱۲
۲۹	صحیح بخاری شریف کا حوالہ	۱۳
۳۰	نبی معظم نور مجسم ﷺ خود یہ دن مناتے تھے خلفائے راشدین کا عقیدہ	۱۴
۳۲	حضور ﷺ نعمت عظمیٰ ہیں اس پر خوب خوشی منانا قرآنی حکم ہے	۱۵
۳۴	نور ظہور کی بشارتیں اور ابلیس لعین کا آپ کی آمد پر چیخ و پکار کرنا	۱۶
۳۶	آپ کے والد ماجد کا وصال شریف	۱۷

۳۷	۱۸	پیر کی رات ۱۲ ربیع الاول
۴۱	۱۹	ایک یہودی کی پیشین گوئی
۴۲	۲۰	آپ کی رضاعت
۴۵	۲۱	حضور ﷺ کا شق صدر
۴۷	۲۲	تصرف نگاہ نبوت
۴۹	۲۳	حضور ﷺ کی واپسی مکہ مکرمہ میں
۵۰	۲۴	بارش کی دعا حضور کے وسیلہ سے اور حضور ﷺ کی والدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا وصال
۵۱	۲۵	شعر
۵۲	۲۶	آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب کا وصال: اور آپ کے چچا ابوطالب کی شفاعت کا ذکر
۵۳	۲۷	حضور ﷺ منعم ہیں نفع پہنچاتے ہیں غنی کرتے ہیں اور نعمتیں بانٹتے ہیں
۵۴	۲۸	ابولہب کے بیٹے عقبہ نے آپ کی جو کی جس پر آقا دو عالم ﷺ نے فرمایا اے اللہ اس پر ایک کتا مقرر کر دے، گستاخ رسول کی سزا، حضور ﷺ کے منہ سے نکلی بات ٹل نہیں سکتی
۵۵	۲۹	ابوطالب کی نزع کا وقت
۵۶	۳۰	دورہ حاضرہ کے دیوبند و غیر مقلد گستاخ رسول دشمن والدین کریمین حضور کے ہیں
۵۷	۳۱	حضور ﷺ کے ماں باپ موحد اور دین ابراہیمی پر تھے، بحوالہ مترجم قرآن حضرت مجدد ملت اسلامیہ تعارف اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان عاشق رسول رحمۃ اللہ علیہ
۵۸	۳۲	دعائے نور خاص ہمیشہ کی بوقت تہجد
۵۹	۳۳	اول ما خلق اللہ نوری کل خلایق من نوری
۶۰	۳۴	حضور کا اولین آخرین کا علم قرآن و حدیث مبارکہ اور صاحب مصنفہ ہدیۃ الحرمین کا تعارف
۶۱		

۶۵	۳۵	حضور کا علم الغیب آیات قرآنیہ سے
۶۷	۳۶	صحابہ کرام کا عقیدہ کہ حضور ﷺ غیب دان ہیں
	۳۷	حضرت حسانؓ کے حق میں دعائے خیر اور فتح خیبر کے موقع پر یہودیوں کی
۶۹		دعوت آپ کا علم غیب
	۳۸	خلاصہ اس عورت کا نام جس نے گوشت میں زہر ملایا تھا اور حضور کو اللہ
		نے علم غیب کل بخشا ہر چیز کی حقیقت معلوم ہے اور حضور کے علم غیب کے
۷۱		یہودی بھی قائل تھے سب کی نسل اصل کی آپ کو خبر ہے
	۳۹	کل کی خبر دینا جنگ حنین - جنگ بدر میں ایک دن پہلے کافروں کی
۷۲		موت و جگہ بتانا
	۴۰	حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو شفاء کی خوشخبری دینا آئندہ کی بابت
۷۳		اور خاتمہ بالخیر کی خبر دینا
۷۳	۴۱	گھیاڑ کا کلام کرنا یہودی کا ایمان لانا
۷۶	۴۲	دآبۃ الارض کا نکلنا قرب قیامت میں فصیح زبان سے کلام کرنا
۷۷	۴۳	حدیث پاک کی روشنی سے علم غیب
۸۰	۴۴	سب سے آخری شخص جو جنت میں داخل ہوگا اس کی کیفیت بیان کرنا
	۴۵	ہر شخص کے اعمال اور ان کی کیفیت اس کا خاتمہ حضور ﷺ کے پیش
		نظر ہے: آخری صحابی
۸۳	۴۶	نعرۃ تکبیر اور نعرۃ رسالت یا رسول اللہ کا جواز
	۴۷	نور مجسم ﷺ کی نگاہ سے عالم برزگ کے احوال او جمل نہ تھے اب آپ
		عالم برزخ میں جا کر اہل دنیا کے احوال سے ناواقف نہیں ہیں
	۴۸	آپ نے فرمایا جب میں شکم مادر میں تھا لوح محفوظ پر چلنے والی قلم قدرت
۸۶		کی آواز سنتا تھا
۸۶	۴۹	مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۸۷	۵۰	غیر مقلدوں اور دیوبندیوں کی منافقت یہودیوں کی طرح
۸۸	۵۱	علماء یہود کا حضور کی مخالفت میں بتوں کو سجدہ کرنا مکہ میں

۹۱	۵۲	ولید بن مغیرہ کا تعارف
۹۲	۵۳	غیر مقلدوں و دیوبندیوں کا فتنہ فساد اہلسنت و جماعت کے ساتھ
۹۵	۵۴	صاحب ہدیۃ الحرمین شریفین نے اس فتنہ کو جڑھ سے اکھاڑا
۹۷	۵۵	مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ عاشق رسول کا تعارف
	۵۶	سیاسی خدمات
۹۹	۵۷	علامہ مناظر اسلام مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف
۱۰۱	۵۸	انگریز کی سازش
۱۰۲	۵۹	قبر کا حساب و عذاب
۱۰۵	۶۰	حضور بیک وقت سب کی قبور میں پہنچ سکتے ہیں
	۶۱	بانی دیوبند مولانا قاسم نانوتوی اور صاحب ہدیۃ الحرمین کا اس وقت یہی عقیدہ تھا جو اب اہل سنت و جماعت کا ہے جس پر غیر خدا کا نام لیا گیا ہو
۱۰۸	۶۲	برائے ایصالِ ثواب
۱۰۹	۶۳	دعاء کو لازم پکڑ اور تین شخصوں کا خار میں بند ہو جانا
۱۱۱	۶۴	ماں باپ کے حقوق
۱۱۲	۶۵	روحیں آتی ہیں وقت مقررہ سلانا عرش پر ایصالِ ثواب کی محافل میں فتویٰ دیوبند اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فاتحہ کھانا بروح حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے بروز سوئم، دہم و چہلم، ششماہی اور برسی کو بخشا، کھلایا کھانا اور تیسرے روز اپنے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کے قل پڑھائے، شیرینی کو تقسیم کیا
۱۱۷	۶۶	میت کی روح جمعہ کی رات کو اپنے گھر آتی ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا بھی تیجہ ہوا اور مولانا حاجی محمد قاسم نانوتوی دہلوی بانی مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں
۱۱۸	۶۷	بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ کی تشریح
۱۱۹	۶۸	شانِ نزول آیت الیوم اکملت لکم دینکم تشریح
۱۲۳	۶۹	اعتراض غیر مقلدوں کا سوال و جواب
۱۲۵	۷۰	فتویٰ دیوبند مصنف ہدیۃ الحرمین، چالیسواں کا عدد رب کو بہت پسند ہے
۱۲۶	۷۱	نور کے طباق میں ہدیۃ تحفہ بذریعہ جبرائیل علیہ السلام اور نافرمانوں کی موت
۱۲۷		

۱۲۸	۷۲	نیک فرمانبردار لوگوں کی موت کی حالت
۱۲۹	۷۳	میت کے حقوق
۱۳۲	۷۴	ایصالِ ثواب کی بین دلیل
۱۳۵	۷۵	دعا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
۱۳۳	۷۶	ہجگانہ نماز باجماعت کے بعد فوراً کلمہ پاک کا ذکر بلند آواز سے کرنا
	۷۷	صاحب تبلیغ نصاب مصنفہ مولانا زکریا صاحب دیوبندی اور
۱۳۳		صاحب ہدیۃ الحرمین باب ۹ ص ۲۵
۱۳۵	۷۸	بلند آواز کلمہ کا ذکر کرنا کی فضیلت
۱۳۶	۷۹	شعر موت کو یاد کرنے والے
۱۳۸	۸۰	فضائل درود و سلام
۱۵۲	۸۱	آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں
	۸۲	اہل محبت کا الصلوٰۃ والسلام خود سنتے ہیں اور وحی شانِ کریمی سے جواب
۱۵۳		دیتے ہیں سب کا
۱۵۵	۸۳	آپ کا معجزہ دائمہ ہے
۱۵۶	۸۴	فرشتے کا تصرف نگاہ
۱۵۷	۸۵	مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۱۵۹	۸۶	شعراء دربار نبوی ﷺ
۱۶۱	۸۷	ایک کے بدلے دس رحمتیں دس گناہ معاف دس درجہ بلند
۱۶۲	۸۸	فیصلہ دیوبندیوں کا الصلوٰۃ والسلام پڑھنا اچھا ہے
۱۶۳	۸۹	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا طریقہ
۱۶۹	۹۰	حضور کو اپنی نماز میں حاضر ناظر جانو
۱۶۸	۹۱	منافع کی عبادت کی علامات
۱۷۰	۹۲	طریقہ تبلیغ
۱۷۱	۹۳	شرک کا پہلا فتویٰ
۱۷۳	۹۴	فیض شیر ربانی شرقپوری

	آیت ان الله وملكته يصلون على النبي - شان نزول اور فضائل درود شریف کے	۹۵
۱۷۶	ہر نماز کے بعد دعاء سے پہلے ذکر کلمہ طیبہ اور صلوة والسلام پڑھنا حکم رسول اللہ ﷺ ہے	۹۶
۱۷۸	اذان کے بعد صلوة کا حکم اور اذان سے پہلے دعاء سنت حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے	۹۷
۱۷۹	عشق صحابہ تعظیم توقیر نبی معظم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم	۹۸
۱۸۲	آپ کا خون اور آپ کے فضلات پیشاب کریمہ طاہر طیب ہیں	۹۹
۱۸۳	خلاصہ عشق محبت: عادل بادشاہ صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے	۱۰۰
۱۸۸	موذنوں کو امر کیا تھا کہ اذان کے قبل اور بعد میں الصلوٰۃ والسلام پڑھیں	۱۰۱
۱۸۸	اور ہر اچھے کام قبل و آخر درود و سلام پڑھنا مستحب ہے	۱۰۲
۱۹۰	فضیلت درود و سلام کی	۱۰۳
۱۹۳	صحابہ کرام کا عقیدہ آپ بے مثل ہیں	۱۰۴
۱۹۵	عشق حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عارث ثور	۱۰۵
۱۹۷	عشق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۰۶
۱۹۸	انگوٹھے چومنا بوقت اذان یہ سنت ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی	۱۰۷
۱۹۹	تورات شریف میں چومنے کا ثبوت	۱۰۸
۲۰۱	حضرت صالح علیہ السلام کی اسواری کا ذکر خیر حضور ﷺ کی زبانی	۱۰۹
۲۰۵	ہر روز ستر ہزار فرشتہ دن کو اور ستر ہزار رات کو حضور ﷺ کے روضہ اطہر پر صلوة و سلام پڑھتے ہیں	۱۱۰
۲۰۷	اذان کے بعد ہم سے دعا وسیلہ مانگنے کا مقصد کریموں کو دعائیں دینا	۱۱۱
۲۰۸	بھیک مانگنے کا طریقہ ہے	۱۱۲
۲۱۱	غیر سے مدد کا سوال کرنا میدان محشر میں	۱۱۳
۲۱۳	مقام آداب و تعظیم توقیر	
	کان کے کچے ہیں منافقوں کا کہنا	

۲۱۳	حضور کی بشارت پر مذاق اڑانا	۱۱۳
۲۱۵	آپ کی سواری کی حجو کرنا آپ کی توہین ہے	۱۱۵
۲۱۶	جن کلمات سے مخالفوں کو موقع میسر ہو وہ کہنا منع ہے	۱۱۶
۲۱۷	علماء دیوبند کا فتویٰ	۱۱۷
۲۱۸	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک امام کو قتل کروا دیا تھا	
۲۲۱	دعاء کے متعلق منافقوں کا عقیدہ	۱۱۸
۲۲۳	سات سال مکہ والوں پر قحط سالی	۱۱۹
۲۲۳	تعظیم توقیر باریابی بارگاہ پناہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۰
۲۲۶	دعاء بعد از نماز جنازہ	۱۲۱
۲۳۳	حرف آخر: جنازہ کی نماز کے بعد جو دعاء نہ مانگے اس کی نماز جنازہ نہیں ہوئی	۱۲۲

الانتساب

قارئین کرام! سلسلہ تصنیف کا جاری رہنا میرے لئے مرشدی ذی وقار پیر طریقت رہبر شریعت پناہ بے کساں عالی جناب الحاج حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرق پور شریف کی مقدس نگاہ کا نتیجہ ہے۔ جو اپنی زندگی میں ولایت کے درجات و کمالات رکھنے کے باوجود فقر و فخری کی عملی تفسیر ہیں۔ اور ان کی ولایت کی نورانی قندیل سے ضلالت و گمراہی کے اندھیروں میں ٹھوکریں کھانے والے لاکھوں انسان رشد و ہدایت کی روشنی حاصل کر رہے ہیں اور جن کے فقر و درویشی کے سرچشمہ سے حقیقت و معفرت کے پیاسے لوگ اپنے دلوں کی پیاس بجھا رہے ہیں اور جن کے بتائے ہوئے ذکر و فکر کے صدقہ سے حلقہء بگوشان عقیدت مند خدا تعالیٰ کی رحمت و بخشش کے حق دار بنتے ہیں۔ جن کا وجود مسعود درد و الم کے مارے رنج و غم کے ستائے ہوئے انسانوں کے لئے باعث خیر و برکت وجہء تسکین قلب و جگر ہے اور جن کے فیوض و برکات کے خزانہ سے لاکھوں گدایان طریقت اپنی اپنی مرادوں کی جھولیاں بھر کے لے جاتے ہیں اور جن کی جلالی ہوئی اخلاق محمدی سنت مصطفائی کی شمع سے فسق و فجور کی تاریکیوں میں ڈوبے ہوئے انسان نیکی و شرافت کا اُجالا پاتے رہتے ہیں۔

بندہ اپنے اس حقیر سے رسالہ کو پیر طریقت کی طرف مسنون و منسوب کرتا ہے جن کے دم قدم کی برکت سے بالعموم اہل سنت و جماعت میں اور بالخصوص سلسلہ نقشبندیہ میں بہار ہے۔ اللہ کریم ان کا سایہ ہما پایہ تادیر ہمارے سروں پر دراز فرمائے۔ آمین

حسبِ فرمائش

مولانا حاجی محمد یونس صاحب نقشبندی خطیب و امام بھولے شاہ
واراکین انجمن رضائے مصطفیٰ بھولے شاہ و اہل گاؤں دانش مند
و عقیدتمند حضرات کے پرزور اصرار پر تلاش کیا میں نے کتابوں کو
اور خرچ کیا کوشش موافق مقدار اپنی کے مطالعہ کیا میں نے
کتابوں سے تحقیق کی میں نے مطابق اپنے علم کے اور نام رکھا
اس کا میں نے ”عقیدۃ الجواہر فی جواز مولود النبی الطاہر (ﷺ)“

قاری غلام حسین

صدر انجمن رضائے مصطفیٰ بھولیشاہ

۲۰۰۱-۵ ستمبر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ

عرض مصنف

مذہب کی تبلیغ، دین کی اشاعت، اسلام کی تدریس، اور عقائدِ حقہ مبارک اہل سنت و جماعت کی حقانیت کی ترجمانی کے ساتھ ساتھ محبوب مکرم تاجدارِ در عالم شاہ حرم نور مجسم فخرِ دو عالم تاجدارِ عرب و عجم سید الانبیاء، حبیب کبریا، راز دار کبریاء، باعثِ تخلیق کائنات، حسن کائنات، خلاصہ کائنات، فخرِ موجودات، سپاح لامکاں، رحمت و انسان و جان، فخرِ آدم، فخرِ بنی آدم، غریبوں کے محبت، مسکینوں کے ساتھی، شاہوں کے تاج، آقوں کے آقاء، غلاموں کے محسن، قییموں کے سہارا، بے آسروں کے آسرا، بیواؤں کے ماویٰ، درد مندوں کی دوا، چاراگروں کے درد مند، مساوات کے حامی، اخوت کے بانی، محبت کے جوہری، صدق کے منبع، آمنہ کالال، رب کا دلدار، امت کا غمخوار، رحمت پروردگار و مَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ کی مدح سرائی کی سعادت نصیب فرمائی ہے۔ گر قبول افتدز ہے عز و شرف۔

رتبہ بیاں کراں کی اس محبوب دا ثانی نہ کوئی ہے آمنہ دے لال دا

کہاں طاقت کسی بشر کو کہ مدحِ مصطفیٰ ٹھہرے

مدحِ ذات پاک احمدی جب کہ خدا ٹھہرے

حضور سر وحدت ہیں کوئی رمزان کی کیا جانے

شریعت میں تو بندہ ہیں حقیقت میں خدا جانے

ناچیز

قاری غلام یسین نقشبندی

بھولیشاہی

بہ نگاہِ فیض

قدوة الاولیاء سرخیل الفضلاء شہباز اوج ولایت مرشدی و مولائی اعلیٰ حضرت
قبلہ میاں شیر محمد صاحب معروف بہ شیر ربانی علیہ الرحمۃ کی نگاہ عنایت و
الطاف سے بندہ: یہ تحفہ کتاب کی شکل میں ہدیہ ناظرین کر رہا ہے
(وگرنہ من ہما خاتم کہ سہتم) ومن آلم من دائم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت مولانا قاری غلام یسین صاحب نقشبندی بھولیشاہی کی تالیف لطیف ہذا مختلف مقامات سے دیکھنے کا موقع ملا۔ پس پایا میں نے اس کو مشتمل اور فوائد مقصودہ اور ہمہ کے ساتھ مقاصد کثیرہ کے اور قاطع ہے واسطے اہل منکر و ضلالت کے جامع ہے بہت نصوص اور روایات کے۔ ماشاء اللہ دل بہت مسرور ہوا کہ مولانا کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے بہت ہمت عطا فرمائی کہ مختلف موضوعات پر انہوں نے بڑے اچھے انداز سے قلم اٹھایا اور مسائل کی تحقیق فرمائی ہے پھر عام لوگوں کے لئے جو شعر وغیرہ زیادہ مفید ثابت ہوتے ہیں وہ بھی بعض مقام پر اچھے طریقہ سے چسپاں کئے ہیں اور یہ کتاب علماء اور عوام دونوں کے لئے انشاء اللہ بیک وقت نفع بخش ثابت ہوگی۔ مولانا کی بلند ہمتی اور سعی جمیلہ قابل فخر ہے۔

دعا ہے کہ ثواب دے اللہ مولف اس کے کو اوپر کوشش اور محنت اس کی کے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل دین و دنیا میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ اور ان کی تصنیف شدہ کتاب سے زیادہ سے زیادہ لوگ فائدہ اٹھائیں (آمین)

ذِکْرٌ

شیخ الحدیث، شیخ القرآن مفتی سید منزل حسین شرقپوری

ناظم اعلیٰ: جامعہ حسینہ فیض العلوم

A-711 بلاک سبزہ زار ملتان روڈ لاہور (پاکستان)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ الْاَمِيْنِ اَمَّا بَعْدُ سُبْحَانَ
رَبِّيْ الْاَعْلٰی

بندہ پروردگارم اُمت احمد مختار نبی
دوست دارم چار یارم تابع اولادِ علی
مذہب حنفیہ دارم ملت حضرت خلیل
خاک پائے غوثِ اعظم زیر سایہ ہر ولی
زبدۃ العارفین حجۃ الکاملین آفتاب علم دین۔ جلوۂ آئینہ رب العالمین، معدن جود و
سخا، چشمہ صدق و صفاء حامی شریعت ہادی راہِ حقیقت۔ مخدومنا اعلیٰ حضرت قبلہ حضرت
شیر محمد شیر ربانی شرق پوری رحمۃ اللہ علیہ و برکاتہ ناقصوں پر ہو کر محمد مصطفیٰ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔ (وصال شریف ۱۳ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ)

حمد باری تعالیٰ

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارا معبود حقیقی ہے۔ حی و قیوم ہے رب العالمین اُس کی شان
ہے۔ وہ احد ہے۔ صدم ہے بے نیاز ہے۔ اُس کی ذات و صفات میں کوئی اس کے برابر
نہیں۔ وہ واحد لا شریک ہے۔ زمین و آسمان میں اس کی بادشاہی ہے۔ وہی زندگیاں
بخشنے والا اور موت دینے والا ہے۔ ساری کائنات اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ وہ اول
بھی وہی ہے آخر بھی وہی ہے۔ ظاہر بھی وہی ہے باطن بھی وہی ہے۔ پوری کائنات اس
کے انوار و تجلیات کی مظہر ہے۔ ہر شے میں اُس کی قدرت کا جلوہ ہے۔ یسبح للہ ما فی
السموات والارض جو کچھ زمین و آسمان میں ہے سب اس کی تعریف میں رطب
اللسان ہے۔ وہ علیٰ کل شیءٍ قَدِیْر ہے۔ اُس خالق کائنات نے اپنے محبوب مکرم نور

مجسم صدر کائنات، بدر موجودات، بلند رتبہ سلطان، آقاء صاحب برہان خولجہ، کونین، رسول الثقلین کی عظمت کو ظاہر کرنے کے لئے کل کائنات کو پیدا فرمایا اور تاجدارِ دو جہاں، شفاعت کی بلندیوں کے ہما، بہترین امت کے مقتداء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساری کائنات کے لئے رحمۃ للعالمین بنا کر پیدا فرمایا۔ جیسا کہ مولانا حسن رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر
کونین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا

نعتِ مصطفیٰ ﷺ

الصلوة والسلام الامحدود بے شمار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے۔ اور آپ کا وجود مسعود اللہ کی تمام نعمتوں میں سے نعمتِ عظمیٰ ہے۔ ساقی، کوثر، شافی، محشر، سرکارِ مدینہ، سرورِ سینہ صاحبِ سکینہ، ہادی، سبل ختم رسل، مولای کل جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے جن کے صدقہ سے یہ نعمت بے بہا اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی اور یہ دینِ متین پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ یہ سارا باغِ عالم اسی ایک سچے پھول کے لئے لگایا گیا۔ آدم آدھیان عالم عالمیان اسی دولہا کے براتی اور اسی نوشہ کے طفلی ہیں۔

سبحان اللہ کیسا بادشاہ نبیوں کا سردار، گنہگاروں کا غمخوار، شافع روزِ شمار، رحمت پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم اور اسی نور کے طفیل نبیوں کو نبوت ملی اسی نور کے طفیل نبیلوں کو نبوت ملی۔ رسولوں کو رسالت ملی اور عارفوں کو معرفت۔ ولیوں کو ولایت، علماء کو فقاہت دی گئی۔ میں اُس مقامِ محمود کے تلمین ولسوف یُعطیک ربک فتروضی کے امین اور بِالْمُؤْمِنِينَ رَوْف الرَّحِيمِ کی شان والے کی کیا عظمت بیان کروں۔ جس کی مدح سرائی خود رب ذوالجلال فرما رہا ہے۔ جس کی عظمتوں کو بیان کرنے کے لئے تورات و انجیل اور زبور و قرآن کو نازل کیا گیا اور انبیاء کرام کی جلوہ گری ہوئی یہ تو اس رب العالمین کا کرم ہے کہ اُس نے ہمیں اپنے محبوبِ مکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکرِ خیر کرنے کی توفیق رفیقِ مرحمت فرمائی۔ وگرنہ ہماری زبان ہمارا قلم ہماری تقریر ہماری تحریر کب اس

قابل تھی کہ اُس کے محبوب و مطلوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و توصیف مرتبہ و مقام ارفع و اعلیٰ کو بیان کر سکے۔

قارئین کرام! اپنے خالق و مالک کی رضا اور بخشش حاصل کرنے کے لئے یہ ایک بہانہ ہے کہ ہم اس کے محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتے ہیں اُس کا واسطہ ڈالتے ہیں۔ صدقہ مانگتے ہیں۔ یہ وہ ذریعہ ہے جس سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت جوش میں آ جاتی ہے اور اس کے کرم کی برسات ہو جاتی ہے۔ بندۂ ناچیز نے اس کی رحمت کی برسات سے ایک بوند حاصل کرنے کے لئے شبِ اسری کے دولہا سدرہ کے مسافر حریمِ قدس کے آشنا سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آپ کی آلِ پاک و صحاب و غلاموں اور عاشقان کا اور آپ کے ارشادات کا تذکرہ کیا تا کہ روزِ محشر اور قبر میں اس کے ذریعہ میری نجات ہو جائے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاء ہے کہ وہ میری اس سعی جمیل کو میرے اساتذہ اور والدین کیلئے ذریعہ نجات بنائے بروزِ محشر میں حضورِ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ﷺ

صلی اللہ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم

فی فضیلة المولد الشریف

فرمان خداوندی: يَا يُهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا
وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّبِينًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنْ
اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝ (پ ۲۲ رکوع ۲۴)

اے غیب کی خبریں دینے والے بے شک ہم نے آپ کو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے کہ آپ گواہ ہوں گے اور مومنین کو بشارت دینے والے ہیں اور کفار کو عذاب سے ڈرانے والے ہیں اور پکارنے والے ہیں اللہ کی طرف میرے حکم سے اور آپ ایک روشن چراغ ہیں اور خوشخبری دے ایمان والوں کو ساتھ اس کے کہ واسطے ان کے آپ ہیں اللہ تعالیٰ کا فضل بہت بڑا۔

وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ۝

اور نہیں بھیجا آپ کو ہم نے مگر رحمت تمام جہانوں کیلئے حضور پور نور صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا فضل کبیر ہیں اور اللہ کی رحمت کثیر بھی ہیں اور آپ کا وجود مسعود ہمارے لئے نعمت اعظمیٰ ہے (پ ۱۱) قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ قَبْدَالِكَ فَلْيَفْرَحُوْنَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ -

ترجمہ: فرمادیتے ہیں اے میرے حبیب جب اللہ تعالیٰ کا فضل ہو اور رحمت ہو ان پر

پس اسی بات پر چاہیے کہ یہ خوب خوشی کریں ان کے دھن دولت سے بہتر ہے۔ حضور اکرم نور مجسم محبوب مکرم شاہنشاہ عرب عجم شاہ حرم ساقی و کوثر شانی محشر سید الانبیاء حبیب کبریا، تخلیق کائنات خلاصہ کائنات حسن کائنات موجود کائنات سیاح لامکاں رحمت انسان جاں مسکینوں کے ساتھی مساوات کے حامی، اخوت کے بانی محبت کے جوہری شاہوں کے تاج آقاؤں کے آقا، غلاموں کے مولا، یتیموں کے سہارا بیواؤں کے ماویٰ ہے آسروں کے آسرا ضعیفوں کے بچا، درد مندوں کی دوا صدق کے منبع صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا کائنات کا ذرہ ذرہ منتظر تھا۔ آپ کا دنیا میں آنا میلاد ہے اور آپ کا دنیا سے لامکاں کی بلندیوں پر جانا معراج ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارت دی۔ **وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ۔** ترجمہ: یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلے کتابوں کی تصدیق کرتا ہوں اور اس رسول بہترین کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے آسمانوں میں اور زمین پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ تشریف لے آئے تو قوم نے پہچان کر کہا **قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ** پھر جب ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر آئے کافر بولے یہ کھلا جادو ہے۔ مگر سب کائنات کے ذرہ ذرہ نے خوش ہو کر کہا:

سب توں اونچی شان والا آ گیا، سب توں وڈے رُتبے پان والا آ گیا، کملی والے دا آنا دنیا میں میلاد ہے اور آپ کا مقام قرب میں جانا معراج ہے۔ زمین نے خوشی کی آسمان مسکرایا، زمین نے آکھیا مینوں محمد مل گیا آسمان نے کہا مینوں احمد مل گیا پیمانے نے آکھیا سانوں سہارا مل گیا، بیواؤں نے آکھیا سانوں آسرا مل گیا، خانہ بدوشاں نے آکھیا سانوں وی مقام مل گیا، طالبان نے آکھیا سانوں مطلوب مل گیا، عاشقاں نے آکھیا سانوں محبوب مل گیا، مقام عزت مل گیا، اندھریاں نے آکھیا سانوں نور او جلال مل گیا، حوران غلمان نے آکھیا سانوں وی حسن دا نظارا مل گیا، عالماں نے آکھیا سانوں وی مقام عزت مل گیا، مسجدوں نے آکھیا سانوں وی منارہ مل گیا، ولیاں

نے آکھیا سانوں وی رب دا نظارہ مل گیا قسم رب دی نبیاں نے آکھیا سانوں وی امام
مل گیا۔

اگر مقام مصطفیٰ پوچھتے ہو تو سنو اللہ نے فرمایا شب اسراء کے دولہا کچھ مانگو حضور صلی
اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت بخشوانے کا خیال آیا کہا رب الغفرلی امتی۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ
علیہ السلام نے چوتھے فلک پہ خلوت خرید لی حضرت موسیٰ کلیم اللہ نے کوہ طور پر حرمت
خرید لی۔ ایوب نے صبر کی ہمت خرید لی۔ یوسف نے اپنے حسن کی شہرت خرید لی لیکن
ہمارے آقائے یہ امت خرید لی۔

قربان جائیے۔

یہ فلک خوبصورت سجایا نہ ہوندا	کسے شئی دا وی اتھے سایہ نہ ہوندا
نہ عرش و فرش نہ جن تارے	شب و روز دے نہ ہوندے نظارے
نہ جن بشر نہ کوئی ہوندا پرندہ	نہ حیاتی ممانتی نہ مویا نہ زندہ
نہ حوران دے قہے نہ آدم نہ حوا	نہ یعقوب یونس نہ یوسف زلیخا
نہ تختل دے تاج دے سلطان ہوندے	نہ والی محلاندے دربان ہوندے
نہ ملدی کسے نوں وی زندگانی	نہ ایہہ ہوا ہوندی نہ ملا ایہہ پانی
نہ نبی ولی نہ ایہہ غوث ابدال ہوندے	نہ ہوندے مہینے نہ ایہہ سال ہوندے
جے نہ ہوندا ربیع الاول دا مہینہ	کون جاندا سی مکہ مدینہ
نہ ایہہ میلاد ہوندے نہ ایہہ نعت خوانی	شاء خواں نہ ہوندے نہ ایہہ خوش بیانی
نہ عرش و فرش خاکی نہ نوری	تے زمانے تے کچھ وی نہ ہوندا ظہوری
کس شئی دا اتھے سایہ نہ ہوندا	جے رب نے محمد بنایا نہ ہوندا

پتہ چلا جو کچھ وی رب نے بنایا اپنے محبوب کی خاطر بنایا ہے۔

دوران حمل حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کبھی
دھوپ میں چلتی تو بادل سایہ کرتے تھے جب میرے پاؤں کے نیچے پتھر آ جاتا تو نرم ہو
جاتا جب کبھی دوران سفر پانی کی طلب ہوتی تو چشمہ کا پانی کنارہ پر آ جاتا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے حبیب میں شان دینے والا توں لینے والا میں براق
بھیجنے والا توں اسوار ہونے والا میں مدثر دی چادر دینے والا توں مدثر دی چادر اوڑھنے

والا سوہنیاں جنت میری، ملکیت تیری، کوثر میری مالک توں، رزق دینے والا میں تقسیم کرنے والا توں، کلام میری زبان تیری، کتاب میری اطاعت تیری، ربوبیت میری ختم نبوت تیری، بخشش میری شفاعت تیری، قدرت میری رحمت تیری، عبادت میری سب نبیوں کے آگے امامت تیری، خلقت میری سوہنیا ایہہ امت تیری۔

محبت نہ ہوندی نہ سنسار ہوندا نہ آدم ہوندے نہ آزار ہوندا
 نہ مفلسی کوئی نہ درد دار ہوندا نہ یوسف مصر دا بازار ہوندا
 نہ ایہہ دیس ہوندا نہ جنگل وی ہوندا نہ لائیلہ ہوندی نہ غنخوار ہوندا
 نہ آسمان سورج ستارے نہ ہوندے نہ ہوندی زمین نہ ایہہ نظارہ ہوندے
 نہ مکین ہوندے چوبار نہ ہوندے نہ ایہہ نیند مٹھی دے ہولارے نہ ہوندے
 نہ گرمی نہ سردی نہ آتش نمائی نہ ہوندا بڑھاپا نہ ہوندی جوانی
 نہ ایہہ ازار ہوندا نہ ایہہ مہمان کعبہ نہ دنیا وچ ہوندا دربار کعبہ
 حضور دی الفت نے وحدت نو نچھایا آدم توں پہلے محمد بنیا عرش نو عرش معلیٰ بنیا
 کہا بار الہ رب العزت نے قسم کھائی محمد نہ ہوندے نے ہوندی خدائی

متفقہ مسئلہ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جس میں خواہ مخواہ نزاع کھڑا کر دیا گیا اس پر کتاب سنت کے دلائل سے مدلل اور علماء حرامین کی تصدیق شدہ کتاب ہدیۃ الحرمین کے حوالہ سے جس کا مصنف جامع معقول و منقول مولانا علامہ حافظ عبدالرشید محمد عبدالحکیم محدث دہلوی قادری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا حاجی مولوی محمد قاسم وجہ الحقیقین غیرہ نے مکہ المکرمہ حرمین شریفین میں بیٹھ کر تالیف کی ۱۲۸۰ھ میں مکہ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ کے مفتیان اور امامین نے تصدیق فرمائی اور اپنی اپنی مہریں اور دستخط کئے اور اس کا جواز پیش کیا۔

الباب الثامن

فِي فَضِيلَةِ الْمَوْلِدِ الشَّرِيفِ لِنَبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
 مِعْرَاجِ الْمُسْلِمِينَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَلِّبِ قَالَ كُنْتُ

86844

مَوَاحِيَا لِأَبِي لَهَبٍ وَمُصَاحِبًا لَهُ فَلَمَّا مَاتَ وَقَدْ أَخْبَرَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا
 أَخَذَ فَحَدَّثَتْ عَلَيْهِ وَهَمْنِي أَمْرُهُ فَسَأَلْتُ اللَّهَ حَوْلًا أَنْ يُدِينِي آيَاهُ فِي
 الْمَنَامِ قَالَ فَرَأَيْتُ نَارًا تَلْتَهَبُ فَمَا لِلَّهِ مِنْ خَالِهِ فَقَالَ ذَهَبَتْ إِلَى
 النَّارِ فِي الْعَذَابِ فَلَا يُخَفِّفُ عَنِّي الْعَذَابُ إِلَّا لَيْلَةً لِاثْنَيْنِ مِنْ كُلِّ
 اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ فَإِنَّهُ يَرْفَعُ الْعَذَابَ عَنِّي قُلْتُ وَكَيْفَ ذَلِكَ فَقَالَ
 وُلِدَ فِي بَيْتِكَ الْيَلَّةُ عَمْدٌ فَجَاءَتْ نِسِي أُمُّهُ فَبَشَّرَنِي بِوِلَادَتِهِ فَفَرِحْتُ
 لِمَوْلَدِهِ وَأَعْتَقْتُهَا فَرِحًا فَاتَّابَنِي اللَّهُ بِأَنْ رَفَعَ لِمِنِّي الْعَذَابَ فِي كُلِّ
 لَيْلَةٍ لِاثْنَيْنِ كَذَلِكَ -

ترجمہ: معراج المسلمین میں ہے کہ کہا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ تھا میں
 بھائی ابی لہب کا اور یار اس کا پس جب مر گیا وہ اور تحقیق خبر دی مجھے اللہ پاک نے پس
 میں غمگین ہوا اس پر اور رنج میں ڈالا مجھ کو اس کے کام نے پس سوال کیا میں نے اللہ
 تعالیٰ سے اس بات کا کہ دکھلا دے اللہ مجھ کو اس کے متعلق خواب میں کہا حضرت عباسؓ
 نے پھر دیکھا کہ آگ شعلہ مار رہی ہے دوزخ کی پس پوچھا میں نے اس کو حال اس
 کے سے پس کہا ابو لہب نے کہا میں طرف عذاب نار کے پاس نہیں ہلکا ہوتا مجھ سے
 عذاب دوزخ کا مگر شب دو شنبہ کو تمام راتوں اور دنوں سے پس مقرر اٹھتا ہے عذاب
 میرے سے کہا میں نے یہ کیونکہ اور کیا سبب ہے پس کہا پیدا ہوئے اس روز میں محمد صلی
 اللہ علیہ وسلم اور پھر آئی میرے پاس لوثہ کی ثوبیہ اور بشارت دی مجھ کو ساتھ ولادت محمد صلی
 اللہ علیہ وسلم کے پاس خوشی ہوا میں بسبب پیدا ہونے اور اس کے اور آزاد کیا میں نے
 ثوبیہ کو واسطے اس خوشی کے پس اجر و ثواب دیا مجھ کو اللہ نے بسبب خوشی مولود حضرت کے
 ساتھ اٹھانے میرے پر عذاب کو ہر شب دو شنبہ میں -

اس طرح ذکر کیا فاضل شمس الدین انصاری نے منہاج میں اور شیخ نے ماہیۃ
 بالنسۃ میں کہا کہ قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ فَإِذَا كَانَ هَذَا أَبُو لَهَبٍ الْكَافِرِ
 الَّذِي نَزَلَ الْقُرْآنُ بِدِينِهِ جَوْزِي فِي النَّارِ بِفِرْعَانَ لَيْلَةٍ مَوْلُودِ النَّبِيِّ
 فَمَا حَالُ الْمُسْلِمِ الْمَوْلِدِ الصَّادِقِ مِنْ أُمَّتِهِ بِبَشْرِهِ بِمَوْلَدِهِ وَيَبْدُلُ مَا
 اتَّصَلَ إِلَيْهِ قَدَرَتُهُ فِي مُحَبَّتِهِ لِعُمْرِي إِنَّمَا يَكُونُ جَزَاؤُهُ مِنَ اللَّهِ

الكریم ان یدخله بفضلہ العیم جنات النعیم ولا زال اهل
الاسلام یختلفون الشهر مولده ویمعلون الولاتم ویتصدقون فی
لیاله انواع التصدقات ویمظرون السروز ویدیدون فی المبرات
ویفتنون بقرات مولده الکریم ویمظرون وعلیهم من برکاتهم کل
فضل عمیم وما جذب من خواصه امان فی ذالک العام وبشری
عاجلة بلیل البقیة والمرام قد رحم الله وامراء اتخذ لیالی شهر
مولده المبارک اعیاداً لیكون اشد علة علی من فی قلبه مرض و
عناد

ترجمہ: کہا ابن جوزی المتوفی ۵۹۶/۹۷ھ نے پس جب کہ یہ ابولہب کافر جس کی
ذمت میں نازل ہوا قرآن نجات دیا گیا آگ سے بسبب خوشی کرنا رات پیدائش نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے پس کیا حال ہے سچے مسلمان کا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خوشی کرتا
ہے ساتھ مولود اسکے اور خرچ کرتا ہے موافق قدرت اپنی کے بیچ محبت اس کے قسم مجھ کو عمر
اپنی کی کہ ہوئے جذا، اس کی اللہ کریم کی طرف سے یہ کہ داخل کرے اس کو اپنے فضل
عام کے ساتھ جنات النعیم میں اور ہمیشہ اہل اسلام جمع ہوتے ہیں مہینے مولود حضرت میں
اور کرتے ہیں ویسے اور دعوتیں اور تصدق کرتے ہیں راتوں میں اس کی طرح طرح کے
صدقات خیرات اور ظاہر کرتے ہیں خوشی اور زیادتی کرتے ہیں نیکیوں میں اور امید اور
تصدق رکھتے ہیں ساتھ پڑھنے مولود شریف حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ظاہر
ہوتی ہیں ان پر برکتیں ان کی ہر فضل عام سے اور تجربہ کیا گیا خاص مولود شریف سے امان
اس برس میں اور مبارک اور بشارت عاجلہ ہے ساتھ حاصل کرنے مراد اور مقصدوں کے
پس رحم کرے اللہ تعالیٰ اس آدمی پر کہ اختیار کی راتیں شہر مولود حضرت کی عیدین تاکہ
ہوئے سخت علت اوس پر جس کے دل میں مرض عناد اور بغض ہے۔

۳- حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر

مولود شریف ہمیشہ کرواتے تھے۔

وقال فی التنبیر فی مولود البیہتر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنه كان يحدث ذات يوم في بيته وقائع ولادته بقوم فيستبشرون
ويحمدون واذا جاء النبي صلى الله عليه وسلم قال حلت لكم

شفاعتي

ترجمہ: بیچ تنویر فی مولود البشیر کے ہے منقول ہے ابن عباس سے کہ تھے ابن
عباس بیان کرتے ہیں ایک دن میں اپنے گھر میں حالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے ایک قوم کے اور وہ قوم بیان مولود شریف کے خوش ہوتی تھی اتفاق سے گزر
ہوا آنحضرت کا اس جگہ سے اور فرمایا واجب ہوئی مجھ پر شفاعت تمہاری۔

عامر انصاری کے گھر میلاد شریف کی محفل

عن ابی درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ مر مع نبی صلی اللہ علیہ وسلم
الی بیت عامر الانصاری یعلم وقائع ولادته لابنائه وعشیرته
ویقول هذا الیوم هذا الیوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ

تعالیٰ فتح علیک ابواب الرحمة والملئکة یستغفرون ۝

ترجمہ: ابی درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں گیا میں ساتھ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر عامر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وہ بیان کر رہا تھا
وقائع ولادته آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے بیٹوں کے اور اپنے رشتہ داروں کے
اور کہتا تھا کہ یہ دن ہے یہ دن ہے پیدائش حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضور
نے خوش ہو کر فرمایا کھولے اللہ تعالیٰ نے اوپر تمہارے دروازے رحمت کے اور واسطے
تمہارے ملائکہ تمہاری بخشش کی دعائیں کرتے ہیں۔

تفسیر روح البیان میں علامہ اسماعیل احق رحمۃ اللہ علیہ نے التوفی ۱۱۳۷ھ

تحت آیت مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ یَأْتِی مِنْ بَعْدِ اسْمُهُ اَحْمَدُ کے تحت لکھا ہے کہ
جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود احوال عجائبات جو کہ والدہ صاحبہ آپ کی نے
وقت حمل حضرت کے ملاحظہ فرمائے ہیں اپنی زبان مبارک سے بیان فرمائے اور بشارتیں
دینی ہر نبیوں کی آدم سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک اپنی اپنی امت کو حضرت کے
مولود کی خوب لکھی ہیں اور صاحب تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ التوفی

۶۰۶ھ نے جلد اول میں تحت تفسیر آیت مالک یوم الدین کے لکھا ہے کہ فرمایا سرور عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ولادت ہوئی زمانے بادشاہ عادل کے وغیرہ وغیرہ۔ پس جب کہ ذکر مولود شریف اور انعقاد مجلس قرآن اور حدیث سے ثابت ہو تو اب جو منکر ہو اس کا گویا منکر قرآن و حدیث کا ہوا اور بلکہ اجماع ہے اس پر علماء ہند اور سندھ اور علماء عرب عجم کا اور خصوصاً اہل حرین اور علماء و مفتیان مذاہب اربعہ کا چنانچہ استقفا اس باب میں کئی آچکے ہیں اور جو علماء مذاہب اربعہ سے مجوز ہیں یعنی جائز قرار دیتے ہیں انعقاد مجلس مولود قبل ۱۲۸۰ھ کے نام ان کے یہ ہیں۔

(۱) حضرت شیخ الفقہاء والمحدثین تاج العلماء والعارفین شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۵۶۱ھ (۲) امام الحدیث ابو الفرح علامہ ابن جوزی فقیہ حنبلی المتوفی ۵۹۷ھ (۳) اور ابو الخطاب عمر بن حنبلہ المتوفی ۷۷ھ (۴) ابن خلکان محدث شافعی (۵) اور علامہ قسطلانی شارح صحیح بخاری (۶) اور شیخ القرآن حافظ ابن الجزری (۷) اور محمد بن علی دمشقی (۸) اور حافظ ابو الخیر سمنانی (۹) حافظ عماد الدین ابن کثیر المتوفی ۷۷۷ھ (۱۰) علامہ طفریل صاحب دیوان المنظم (۱۱) اور امام یحییٰ بن شرف نودی شافعی المتوفی ۶۷۶ھ (۱۲) اور حافظ ابو شامہ استاد امام نودی (۱۳) شیخ ابوالحسن (۱۴) اور ابوبکر الحجازی (۱۵) اور ابن محمد نعمان (۱۶) اور ابو موسیٰ ترمذی (۱۷) اور حافظ شمس الدین ناصر الدین دمشقی (۱۸) اور جلال الدین یوسف الحجازی (۱۹) اور یوسف بن علی شامی (۲۰) اور امام بن بطاح (۲۱) امام مخلص کتابی (۲۲) اور امام علامہ ظہیر الدین (۲۳) اور شیخ نصیر الدین (۲۴) شیخ عمر بن الملاح (۲۵) امام صدر الدین بن عمر شافعی (۲۶) حافظ ابن حجر صاحب المولد الکبیر (۲۷) حافظ دمشقی (۲۸) علامہ جلال الدین سیوطی (۲۹) اور شارح ابن ماجہ (۳۰) امام محقق ابو ذرعة غزالی حسین (۳۱) شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۳۲) اور ملا علی قاری المتوفی ۱۰۱۳ھ رحمۃ اللہ علیہما کہ یہ بزرگوار رکن رکن دین متین خاتم النبیین و حامل حدیث القرآن ہیں بحوالہ ہدیۃ الحرمین ص ۴۲

ابو سعید مظفر بادشاہ المتوفی ۶۳۰ ہجری بڑی دھوم دام سے شان و شوکت سے محفل

شرح صحیح مسلم جلد ثالث ص ۱۸۹ اور البدایہ والنہایہ جلد ۱۳ ص ۱۳۷ مصنفہ ابواللہ حافظ عماد الدین ابن

کثیر متوفی ۷۷۷ھ مطبوعہ دار الفکر بیروت

میلا د شریف کرتے تھے بہت شاندار عظیم محفل منعقد کرتے تھے اور اس کے ساتھ وہ بہت بڑے بہادر مدبر عامل اور عالم دین پرہیزگار عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے ایک دفعہ شیخ ابو الخطاب ابن دحیہ نے میلا د شریف کے موضوع پر ایک کتاب لکھی جس کا نام التتویر فی مولود البشیر النذیر تھا بادشاہ کی خدمت میں پیش کی بادشاہ نے خوش ہو کر شیخ مذکور کو ایک ہزار دینار انعام دیا۔ اس کی حکومت کافی عرصہ تک رہی۔ عکا کا ارمل کے قلعہ کا محاصرہ کرتے وقت شہید واصل باللہ ہوئے سن ہجری ۶۳۰ کو اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے جوار میں دفن کئے گئے انا لله وانا الیہ راجعون اور ان کی سیرت اور حکومت بہت عمدہ تھی صاحب عادل تھے۔ جو لوگ بادشاہ کی محفل میلا د شریف میں شریک ہوتے تھے ان کا کہنا ہے کہ ہر محفل میلا د میں پانچ ہزار بکرے ذبح ہوتے دس ہزار مرغیوں کا گوشت ایک لاکھ پنیر کی مٹھائی کی نکلیاں تیس ہزار مٹھائی کے لڈو تقسیم ہوتے لنگر کا خوب انتظام ہوتا تھا بڑے بڑے علماء کرام مشائخ عظام صوفیاء کرام ہزاروں کی تعداد میں لوگ جوق در جوق شریک ہوتے اور ہر سال محفل میلا د شریف پر تین لاکھ دینار خرچ کرتے تھے اللہ تعالیٰ مظفر بادشاہ پر اپنا فضل و رحمت کرے اور اس کی قبر پر انوار تجلیات کا نزول فرمائے اور اس کی قبر کو کشادہ و روشن کر کے جنت کا باغیچہ بنائے آمین ثم آمین۔

علامہ محمد بن عبدالرحمن سخاوی المتوفی ۹۰۲ فرماتے ہیں محفل میلا د شریف کے بارے

میں

وقال الشيخ الام اسخاوی (المتوفی ۹۰۲ ہجری) من سائر الاقطار

والبدن الکبائر یعلمون المولد ویتصدقون بانواع الصدقت و یفتون

بقراءة مولدہ الکریم و یظہرو من برکتہ علیہم کل فضل عظیم

ترجمہ: شیخ الاسلام امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر شہر کے مسلمان عاشق

رسول ہمیشہ مولود شریف کی محفل کرتے رہے اور کرتے ہیں اور ہر طرح کے صدقہ خیرات

کرتے ہیں اور ہر زمانے میں ہوتا رہا اور ہوتا رہے گا تا قیامت میلا د پاک کی مجلس کی

برکتوں سے ان پر اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل و رحمت ہوتا ہے۔

امام علامہ ابو الفرح عبدالرحمن بن الجوزی المتوفی ۵۹۷ھ

وقال ابن الجوزی من خواصہ انہ امان فی ذالک الکام و بشری عاجلہ

بليل البغته والمراد وقد استخراج له الحافظ ابن حجر العسقلاني المتوفى
 ٨٥٢ اصلاً من سنة وكذا الحافظ السيوطي وملا علي القاري رحمته الله
 تعالى عنهما اور کہا امام جوزی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ٩٤٠ھ نے اس کی خصوصیت یہ ہے
 کہ مرادیں پوری ہونے کی خوشخبری ملتی ہے سال بھر اس کی برکت سے اس پر امن رہتا
 ہے اور اس طرح الحافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ٨٥٢ھ کے قول سے ثابت ہے کہ یہ
 سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت صحابہ کرام سے اصل ہے اور اس طرح حضرت
 علامہ الحافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ٩١١ھ اور اس طرح محدث ملا علی قاری حنفی
 المتوفی ١٠١٣ھ ہجری سے اصل سنت سے ثابت ہے۔

مخالفین کے پیرومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فیصلہ مفت روزہ صفحہ
 ٨ پر حاجی صاحب فرماتے ہیں۔

فقیر کا یہ عقیدہ طریقہ ہے کہ ہر محفل میاں شریف میں شریک ہوں بلکہ ذریعہ
 نجات و برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں یہ عجیب
 بات ہے کہ پیر صاحب تو مولود شریف کو ذریعہ نجات سمجھ کر خود ہر سال کریں مریدین
 فتویٰ شرک کا لگائیں اور دل میں بغض عناد نفرت رکھیں۔

یا رسول اللہ یا حبیب اللہ: قربان تیری چہل پہل یہ ہزار عیدیں ربیع الاول
 سوائے ایلیمس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں
 صدائیں درود سلام کی آتی رہیں گی جنہیں سن کر دل شاد ہوتا رہے گا۔
 خدا اہل سنت کو آباد رکھے حضور کا میاں ہوتا رہے گا۔

در شرح صحیح مسلم جلد ثالث ص ١٤٥ میں شیخ عبداللہ بن عبد الوہاب نجدی
 ١٢٢٢ھ کی عزیز وارضعة ثوبیہ عتقینہ ابی لہب اعتقہا بشتہ بولادته صلی اللہ
 علیہ وسلم وقد روی ابولہب بعد موتہ فی العوم فقیل الہ ما مالک فقال فی
 النار۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثوبیہ نے دودھ پلایا جو ابولہب کافر کی آزاد
 کردہ تھی ابولہب نے ثوبیہ کو اس وقت آزاد کیا جب اس نے ابولہب کو آپ کی ولادت
 کی بشارت دی تھی۔ موت کے بعد ابولہب کافر کو اس کے بھائی حضرت عباس نے خواب

میں دیکھا اور پوچھا تمہارا کیا حال ہے کیسی گزری اس نے کہا جہنم میں ہوں اس نے یعنی ابولہب نے کہا لیکن پیر کے روز کو میرے عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے اس نے اپنی انگلی کے سرے کی طرف اشارہ کر کے کہا میں اس سے ٹھنڈا میٹھا پانی چوستا ہوں جسے میرے دل کو میری جان کو راحت ملتی ہے اور دوزخ کی آگ کی تپش مخصوص نہیں ہوتی یہ اس وجہ سے کہ میں نے توبہ کو اس انگلی کے اشارے سے اس وقت آزاد کیا تھا جب اس نے نبی کریم کی وادت کی مبارک دی تھی۔ علامہ ابن جوزی م ۵۹ھ نے کہا کہ ابولہب کافر تھا جس کی مذمت لعنت قرآن مجید نے کی ہے اس کو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وادت کی خوشی منانے پر جزا دی گئی تو آپ کی امت کے اس مسلمان موحد عاشق صادق کا کیا صلہ ہوگا جو آپ کے میاں شریف کی خوشی مناتا ہے اور خرچ کرتا ہے۔

کفار نے بھی خوشی کی حضور کی وادت باسعادت پر
بحوالہ صحیح بخاری شریف کتاب النکاح باب امہاتکم التی ارضعنکم کے باب

میں ہے

امام محمد بن اسماعیل بخاری م ۲۵۶ھ

وعن عباس فلما مات ابو لہب اریہ بعض اہلہ بشر مصینۃ قال لہ
ماذا بقیت قال ابو لہب لم الق بعدم خیراً انی سقیت فی ہذہ بعنا

فتی ثوبیۃ

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب ابولہب مر گیا اس کے رشتہ داروں میں سے ایک نے دیکھا خواب میں دوزخ میں ہے پوچھا کیا گزری ابولہب ہوا تم سے علیحدہ رہ کر کوئی خیر نصیب نہ ہوئی مگر بیشک مجھے کلمے کی انگلی سے پانی ملتا ہے کیونکہ میں نے توبہ کو محمد کی وادت کی مبارک بادی خوشی ملنے پر آزاد کیا تھا۔

مولانا علامہ عارف ری فرماتے ہیں۔

دوستاں را کجا کنی محروم شد تو کہ بارشمنان نظر داری

اے دوستاں کیوں اس نیکی سے محروم ہے نبی کے دشمنان کی طرف کیوں نہیں

دیکھتا

اس روایت سے ثابت ہوا اگر کوئی غیر مسلم بھی حضور کے میاں کی خوشی مناتا خرچ

کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بھی اجر ثواب ضرور دیتا ہے جب بھی یہ دن آئے اس نعمت عظمہ کا شکر ادا کرنا چاہیے بدنی مالی عبادات سے اور آپ کے فضائل جلیلہ اوصاف حمیدہ مراتبہ رفیعہ نعمت مناقب وغیرہ سے اور آپ کی ولادت باسعادت کے ظہور سے بڑھ کر کوئی نعمت عظمہ فضل کبیر ہے اس لئے جب بھی آپ کی ولادت شریف کا دن آئے تو خوب خوشی سے شکر کا اظہار کرنا چاہیے اس کی اصل یہ حدیث ہے اور نمبر ۲

نبی معظم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم خود یہ دن مناتے تھے

شرح مسلم شریف جلد ثالث حدیث ۲۷۴۶ مشکوٰۃ شریف باب الصوم
وعن ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عن صوم الاثین قال ذالک یوم ولدت فیہ ویوم بعثت او
انزل علیّ وفیہ وحی

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پیر یعنی سوموار کا روزہ آپ رکھتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے آپ نے فرمایا دو شنبہ کو ہم پیدا ہوئے اور اسی دن میں اعلان نبوت کیا اور اسی روز ہم پر وحی کا نزول ہوا ہے جب یہ دن آتا ہے بطور خوشی میں روزہ رکھتا ہوں شکر کے اظہار کے واسطے۔

خلفاء راشدین کا عقیدہ

در بحوالہ نعمت الکبریٰ مصنف: شیخ الاسلام علامہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ التوفی

۹۷۴ھ

قال ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ من انفق درهما علی قرآۃ

مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان رفیقاً فی الجنة ۵

ترجمہ: فرمایا امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین یارغار مجتبیٰ جانشین مصطفیٰ راز دار نبوت

جان نثار اسلام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ جس شخص نے ایک درہم

خرچ کیا منانے مولود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ ساتھی ہوگا میرا جنت میں دوست ہوگا

میراجنت میں۔

وقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ من عظم مولد النبی صلی اللہ علیہ

وسلم فقد اخیاء الاسلام

ترجمہ: اور فرمایا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس شخص نے تعظیم کی میاں دانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تحقیق اس نے اسلام کو زندہ کیا۔

وقال عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ من انفق درهماً علی قراءة مولد

النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکانما شهداً غزواً بدر وحنین۔

ترجمہ: اور فرمایا حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس شخص نے ایک درہم خرچ کیا حضور کے میاں دشریف پر میں گویا کہ وہ حاضر ہوا غزوہ بدر حنین میں۔

وقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرم اللہ وجہہ من عظم مولد النبی

صلی اللہ علیہ وسلم وکان سبباً لقراءة لایخرج من الدنیا

الابالایمان ویدخل الجنة بغير حساب O

ترجمہ: اور فرمایا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جس شخص نے حضور کے میاں دشریف کی دل سے تعظیم کی اور وہ سب محفل میاں دانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور انتظام کیا اس کا اس دنیا سے باایمان جائے گا اور جنت میں داخل ہوگا بغير حساب و کتاب کے۔

وقال حسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وددت لو کان لی مثل

جبل احد ذهباً فانفقته علی قراءة مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: اور فرمایا حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کاش کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور میں اسے حضور سید عالم فخر آدم نور مجسم کے میاں د پر خرچ کر دوں۔

وقال الامام الشافعی من جمع المولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اخواناً وحباً طعاماً واخلی مکاناً وعمل احساناً وصار سبباً لقراءة

بعثه اللہ ویوم القيامة مع الصديقين و الشهداء والصالحين ویكون

فی جنات النعیم ۵

ترجمہ: جس شخص نے اپنے دوست احباب کو جمع کیا محفل میلاد کے لئے اور کھانے کا اہتمام کیا مکان جگہ کو صاف ستھرا کیا میلاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھنے کے واسطے خیرات و عطیات و شرینی تقسیم کئے اور میلاد خوانی نعمت مناقب قصائد و خطاب کروایا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو صدیق شہداء اور صالحین کے ساتھ اٹھائے گا اور جنت نعیم میں داخل ہوگا۔

فرمان خداوندی:

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۵

ترجمہ: فرمادیتے اے میرے حبیب جب اللہ کا فضل ہو اور رحمت ہو ان پر پس اسی پر چاہیے کہ یہ خوب خوشی کریں ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔
حضور اکرم نور مجسم کا دنیا میں آنا اللہ کریم کا بہت بڑا فضل اور رحمت عامہ ہے اور امت عظمہ ہے آپ کا دنیا میں آنا میلاد ہے اور آپ کا جانا معراج ہے۔

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا لَفِي دُورِ قُرْبَىٰ وَهُمْ يُسْتَبْشِرُونَ

پس جو ایمان والے عشق والے ہیں ان کے ایمانوں کو اس خوشی نے ترقی دی وہ خوشیاں منار ہے ہیں وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ "فَلَا دَاتُهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ وَمَا تَوَدُّوهُمْ كَقُرُونٍ" اور جن کے دلوں میں حسد بغض عناد رسول کی مرض ہے ان کی بیماری میں اضافہ ہوا اور ان کی پلیدی پر پلیدی چڑھ گئی یعنی ان کے منافقت بڑھ گئی۔

رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ "يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشَىٰ عَلَيْهِ

مِنَ الْمَوْتِ فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ طَاعَةٌ" وَقَوْلٌ "مَعْرُوفٌ"

ترجمہ: تو تم دیکھو گے انہیں جن کے دل میں بیماری نفاق بغض عناد کی ہے وہ تمہاری طرف انکا دیکھنا ایسا ہے جیسا کہ کسی پر مردوئی چھائی ہو بوقت نزاع آنکھیں پھاڑ کر آسمان کی طرف ہو ان کے حق میں بہتر یہ تھا کہ فرمانبرداری کرتے اچھی بات کی یعنی سنت رسول اور سنت صحابہ کرام محدثین و مفسرین متاخرین پر عمل کرتے حضور کے میلاد پر خوشی کا اظہار کرتے۔

مٹ گئے مٹ جائیں گے اعدا تیرے نہ مٹا ہے اور نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

آنکہ عشق مصطفیٰ سامانِ اوست بحر و بر در گوشہ دامانِ اوست
عشق کی تاثیر بڑی خیرت انگیز ہے عشق نے بڑی بڑی مشکلات میں عقل انسانی کی
رہنمائی کی ہے عشق رسول اگر پوری طرح دل میں جاگزیں ہو تو اتباع رسول کا ظہور
ناگزیں بن جاتا ہے احکام الہی کی تعمیل اور سیرت نبوی کی پیروی عاشق کے رگ و ریشہ
میں سما جاتی ہے مسلمان کی دنیا سنور جاتی ہے آخرت نکھر آتی ہے دل دماغ اور جسم روح
پر کتاب سنت کی حکومت قائم ہو جاتی ہے اسی عشق کامل کے طفیل صحابہ کرام کو دنیا میں
اختیار اقتدار اور آخرت میں عزت وقار ملا۔

کی حضور سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز کیا لوح و قلم تیرے ہیں

حضور کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہے اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

عشق مصطفیٰ اور نعمت گوئی سرکارِ دو عالم جناب رسالت مآب آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی ذات اقدس سے اظہار محبت و عقیدت مسلمانوں کا بلکہ خاص اہل سنت و الجماعت
کا جزو ایمان ہے۔ صحابہ کرام اور صالحین امت عاشق رسول اسی جذبہ محبت عشق سے
سرشار ہیں اور یہی چیز ان کے لئے مایہ صد افتخار رہی امت مسلمہ کے شاہ گدا کے
درجات مراتب کا معیار بھی محبت عشق رسول ہی رہا ہے عمل بالقرآن اتباع سنت رسول
صلوٰۃ سلام نعمت منقبت قصائد غزلیات وغیرہ اظہار عشق محبت کے مختلف انداز ہیں اور
عاشقان رسول اسی متاع عزیز کے سہارے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چھائے رہے۔
عشق رسول ہی وہ جذبہ ہے جس کی بدولت شرقی غربی عربی عجمی رومی شامی کالے گورے
شاہ گدا، مدحت سراء رسول ہوئے ہیں۔ سرکارِ دو عالم کی بارگاہ میں بیٹھنے والوں میں سے
نعت خوان رسول کو ایک خاص مقام حاصل رہا ہے۔ عالم اسلام کی برگزیدہ شخصیتوں میں
مدحت سراء رسول بڑے بلند و ارفع اعلیٰ مقام پر فائز رہے۔ حضرت احسان بن ثابت
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر علامہ بوسیری رحمۃ اللہ علیہ اور آج تک ہزاروں قصائد
منقبت نعمت غزل وغیرہ لکھے پڑھے سنے گئے ہیں جو کہ سرکارِ دو عالم نور مجسم فخرِ دو عالم

صدر کائنات بدرموجوداد بلندرتبہ سلطان آقا صاحب برہان خواجہ کونین رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل جلیلہ اوصاف حمیدہ مراتبہ رفیعہ کے محاذن سے پر ہیں۔

ذکر نبی میں جو دن گزرے وہ دن سب سے بہتر ہے
یاد نبی میں رات جو گزرے اس سے بہتر رات نہیں ہے
جو منکر ہے انکی عطاؤں کا بھلا وہ یہ بات بتائے تو
کون ہے جسکے دامن میں اس در کی خیرات نہیں ہے
وہ خدا نہیں بخدا نہیں وہ خدا سے پھر بھی جدا نہیں
وہ ہیں کیا مگر کیا نہیں یہ محبت حبیب کی بات ہے
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
جتنا بھی دیا سرکار نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں
یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ مجھ میں تو ایسی بات نہیں ہے

نور ظہور کی بشارتیں اور ابلیس لعین کی چیخ و پکار

حضرت علامہ ملا معین الدین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ نویں صدی ۹ھ و خصائص کبریٰ
حصہ اول ص ۲۵۷ - معارج النبوت حصہ دوم ص ۲۵
محدث حضرت ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ^{۳۳۰ھ} رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مجاہد سے
روایت کی ہے کہ ابلیس ملعون نے چار مرتبہ دہائی چیخو پکار کی اور رویا (۱) جب وہ ملعون
مردود ہوا (۲) اس وقت جب جنت سے زمین پر پھینکا گیا (۳) جب سورۃ الحمد شریف
نازل ہوئی (۴) اس وقت جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔

گو نگے بول اٹھے

حضرت ابن سعد بزاز اور حضرت ابو نعیم نے حضرت جبیر بن مطعم سے روایت کی
ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے ایک ماہ پہلے بوانہ میں ایک بت کے
قریب بیٹھے ہوئے تھے اس روز اونٹ کی قربانی کی بھینٹ چڑھا چکے تھے اچانک بت

کے پیٹ سے یہ آواز آئی اے لوگو سنو تعجب کی بات جنات کا آسمانوں سے غیب کی خبروں کا چوری کرنا ختم ہوا اب ان پر شعلے مارے جائیں گے یہ ان نبی کی وجہ سے ہے جن کا نام احمد و محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے ان کی ہجرت کا مقام یثرب ہے۔ یعنی مدینہ المنورہ۔

ساڑے نبی دا جدوں ظہور ہویا کنٹر کلمہ حضور دا پڑھن لگ پئے رکھ ٹرن لگ پئے گوئگے بول اٹھے پتھر پانی اوتے ترن لگ پئے قاتل اپنیاں دھیاں نمائیاں دے تائب ہو کے رب تھیں ڈرن لگ پئے بند ہوئے ظلمات دے دوسارے ابجد نال بگھیاڑاں دے چرن لگ پئے علامہ امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ التوفیٰ ۴۵۸ھ سے محدث ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ اور حرا سطلی و ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ایوب رحمۃ اللہ علیہ اور ابو یعلیٰ سے روایت کی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شب وادت آئی تو کسریٰ شاہ فارس کے محل پر زلزلہ آیا۔ ۱۴ کنٹرے گر گئے اور آتشکدہ ایران بجھ گیا جس کی آتش ہزار سال سے زائد فیروزاں تھی۔ دریا سادہ خشک ہو گیا اس کے علاوہ موبدان محبوبی عالم نے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے سخت اونٹوں کو عربی گھوڑے کھینچ رہے ہیں اور دریا دجلہ کٹ کر اپنے شہر میں پھیل گیا ہے اور تین یوم تک تمام دنیا کے تخت نشین کی زبانے بند رہیں۔

تیرے رعب سے اصنام حرم ٹوٹ گئے تیرے رعب سے شاہ زوروں گے دم ٹوٹ گئے یا رسول اللہ: تیرے اوصاف کا ایک باب بھی پورا نہ ہوا ہوگی زندگیاں ختم قلم ٹوٹ گئے۔

اور خانہ کعبہ کا یہ حال تھا کہ تین شب و روز تک لوگوں نے آوازیں سنیں کہ اب اللہ تعالیٰ میرے نور کو لوٹا دے گا اور جوق در جوق توحید پرست میری زیارت کو آئیں گے اب اللہ تعالیٰ مجھ کو جاہلیت سے پاک کر دے گا اے عدی اے عزی اب تو ہلاک ہو گیا اور تین روز تک خانہ کعبہ کا زلزلہ نہ رکا۔

کسریٰ بادشاہ نے پوچھا اے محترم موبدان اس خواب کی تعمیر کیا ہے اس نے جواب دیا عرب کے کسی گوشہ سے کوئی بات ہونے والی ہے اس کے بعد کسریٰ بادشاہ نے

نعمان بن الممذر کو خط لکھا کہ میرے پاس خواب کی تعبیر جاننے والے وقف کار کو بھیجو چنانچہ شہنشاہ فارس کی خدمت میں عبدالمسیح حاضر ہوا بادشاہ نے سارا حال بیان کیا یہ سن کر عبدالمسیح نے کہا میرا ماموں صحیح علم تعبیر جانتا ہے جو پہاڑوں کی گھاٹیوں میں کافی دور رہتا ہے جس کو سطح کاہن کہتے ہیں بادشاہ کے کہنے پر سفر دراز طے کر کے کاہن کے پاس پہنچا وہ ایک تخت پر بیٹھا ہوا تھا اس کی زندگی کے آخری لمحات تھے عبدالمسیح نے سلام کہا سلام کی آواز سن کر سر اٹھایا اور کہا کہ تیرا رفتار ناقہ پر سطح کے پاس آیا تو اس حال میں کہ میں مرنے کے قریب ہوں اور تجھے بادشاہ فارس نے خواب کی تعبیر پوچھنے کے لئے بھیجا ہے اور سن لے کہ بادشاہ کے محل کے منارے گرنے اور آتش کدہ کے بجھ جانے اور موبذان عالم کے خواب اور دریا دجلہ کے پھیلاؤ کے بارے میں معلوم کرنے کیلئے تجھے بھیجا ہے۔ لہذا تو سن لے اور بتا دے اسے جا کر کہ جس وقت کتاب مبین کی تلاوت کی کثرت ہو گی اور صاحب عصاء کا ظہور ہو گا اور دریا دجلہ سادہ خشک اور آتش کدہ بجھ جائے گا تو سطح کیلئے شام شام نہ رہے گی اور بادشاہ مرد اور بادشاہ عورتوں کی حکومت کنگروں محل کے گرنے کی تعداد کے برابر ہوگی یکے بعد دیگر چودہ بادشاہوں کی حکومت ہوگی پھر اس کے بعد ختم اور جو کچھ ہونے والا ہے ہو کر رہے گا یہ کہہ کر وہ فوت ہو گیا واپسی پر بادشاہ فارس کو بتایا جناب ایرانی حکومت کا خاتمہ حضرت سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسلمین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ہو گیا تھا جنگ قادسیہ کے معرکہ میں ایرانیوں نے شکست کھائی اور آخری تاجدار یزدجرد مارا گیا۔

آپ کے والد کا وصال

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں مجھے دوران حمل کوئی گرانی یا تکلیف بد مزگی محسوس نہیں ہوئی اور حضرت عبد اللہ نے اسی دوران وفات پائی مدینہ شریف میں تو اس وقت فرشتوں نے جناب باری تعالیٰ میں عرض کی اے ہمارے معبود حق انبیاء کا سردار اور تیرا نبی یتیم ہو گیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہوا کہ ہم اس کے محافظ مددگار ہیں تم میرے حبیب پر صلوة و سلام خوب پڑھو۔

پیر کی رات ۱۲ ربیع الاول

خصائص کبریٰ حصہ اول ص ۱۲۳

بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

کہ حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خود ذکر فرماتی ہیں کہ جب آپ کے نور کے ظہور کا وقت قریب آیا رات جاری تھی اور صبح آ رہی تھی پیر کا دن تھا ربیع الاول کی ۱۲ تاریخ تھی میں نے ایک نورانی جماعت کو آسمان سے اترتے دیکھا جن کے پاس تین جھنڈے تھے ایک جھنڈا میرے گھر کے صحن میں گاڑ دیا اور ایک کعبہ کی چھت پر اور ایک بیت المقدس کی چھت پر گاڑ دیا اس سہانی رات آسمان کے ستارے قریب آ رہے تھے اس ستاروں کی روشنی نے تمام دنیا کو نور سے بھر دیا اور آسمان کے دروازے کھل گئے میں گھر میں اکیلی تھی حضرت عبدالمطلب طواف کعبہ کو گئے ہوئے تھے اور اس وقت ملائکہ کے صلوات سلام کی آواز سے زمین آسمان کا سما گونج رہا تھا اور حوران جنت مجھے بار بار مبارک بادیاں دے رہی تھی تمام کیفیت حال کو دیکھ کر میرا دل گھبرایا اور اچانک ایک پرندہ نے اپنے سفید پر میرے سینہ پر پھیرا اس کے اثر سے میری بے چینی زائل ہو گئی بعد میں میرے سامنے شربت کا ایک پیالہ پیش کیا گیا جس کا رنگ سفید تھا اسے دودھ سمجھ کر پی گئی وہ شہد سے زیادہ شیریں تھا پھر میرے پاس چند عورتیں آئیں میں نے ان سے پوچھا آپ کون ہو کس لئے آئی ہو ایک نے کہا میں مریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ہوں دوسری بولی میں آئیہ فرعون کی بیوی ہوں تیسری بولی کہ میں حاجرہ والدہ حضرت اسماعیل ہوں اور ہم اس لئے آئی ہیں کہ تم اکیلی ہو اور اس وقت نور مجسم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے نور کا ظہور ہونے والا ہے تمہاری خاطر تسلی قلب اور خدمت کیلئے ہم آئی ہیں پھر میں نے زمین آسمان کے درمیان ایک چادر ریشم کی لٹکتی ہوئی نور میں معمور دیکھی ایک پکارنے والا پکار رہا ہے اس کو دنیا کی نگاہوں سے چھپا لو اور پھر آسمان سے خوب صورت عورتوں کی جماعت دیکھی جن کے ہاتھوں میں سفید آفتاب تھے۔ پھر بادل کا ایک ٹکڑا دیکھا جس میں سبز رنگ کی چڑیاں تھیں جن کی چونچیں یا قوت کی مانند سرخ تھیں یہ دیکھ کر میرا دل بدن پسینہ پسینہ ہو گیا پھر بادل سے

ایک قطرہ گرا اس سے کستوری کی خوشبو آتی تھی کیا دیکھتی ہوں مشرق مغرب زمین و آسمان ایک دم روشن ہو گئے حتیٰ کہ گھر بیٹھی ملک شام کے محلات اور بصری کے جنگلوں میں اونٹوں کی قطاریں نظر آنے لگیں اس نور کا منبع میرا وجود تھا اطراف عالم میں اعلان ہوا کہ قد جاء کم من اللہ نور آ گیا ہے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو گئے ہیں نبی معظم نور مجسم فخر دو عالم آخر الزماں تشریف لائے ہیں ہر طرف یہ شور تھا

کہ خوشی ہے سیدہ آمنہ کے لال کے تشریف لانے کی
خوشی ہے رب کے محبوب کے تشریف لانے کی
کنت کنزاً دا در یتیم سوہنا ابن عبداللہ دا در یتیم آیا
ظلمت دور ہو گئی دنیا نوں ہو گئی دنیا وچ جدوں نبی کریم آیا
اللہ اللہ پتھر بھی بول اٹھے جدوں مسکراندا ہوا الف میم آیا
جاگے بھاگ سیدہ آمنہ دے جس دی گودی وچ نبی کریم آیا

خصائص کبریٰ حصہ اول ص ۱۲۱ محدث ابو نعیم نے عمرو بن مقلہ سے روایت کی ہے اور انہوں نے اپنے باپ کہ جب سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں ولادت با سعادت کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم کیا کہ آسمانوں اور جنتیوں کے تمام دروازے کھول دو اور فرشتوں کو حاضر ہونے کا حکم دیا فرشتے آپس میں خوشیاں مناتے ہوئے اترے دنیا کے تمام پہاڑ خوشی سے بلند ہو گئے سمندر کی سطح گہری اور دریا کی روانگی تیز ہو گئی شیطان ملعون کو ستر زنجیر کے طوقوں میں جکڑا گیا بحر عمیق میں ڈال دیا گیا آفتاب عالم کو نور عظیم کا لباس پہنایا گیا اور ستر ہزار حورین خلاء میں آپ کی شان میں قصیدے پڑھنے شروع کئے اور جہان کی عورتوں کیلئے بحرمت سید کونین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ تمام جہاں کی عورتوں کیلئے کہ اولاد نرینہ لڑکوں کے حاملہ ہوں اسی سال تمام جہاں کی عورتوں کے ہاں لڑکے پیدا ہوئے سارا جہاں نذہت و نور سے معمور ہو گیا ملائکہ آپس میں مبارک بادیاں دینے لگے اور آسمان میں ایک ستون زبرجد کا یعنی نور کا قائم کیا گیا ولادت با سعادت کی خوشی میں نور افشاں کر دیا گیا اور معراج کے سفر آسمانی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا اور فرمایا کہ یہ ستون میری ولادت کی خوشی میں قائم کیا گیا تھا زمینوں اور آسمانوں کو منور کیا گیا اور فرشتے خوشی میں جھوم

اٹھے اور آپ کی شان اقدس میں صلوة و سلام کے تحفے پیش کئے حوران جنت نے آپ کی شان میں قصیدے پڑھے اور رضوان جنت کو حکم ہوا کہ قرآن اعلیٰ کو کھول دے اور سارے جہان کو خوشبوؤں سے معطر کر دے اور حوض کوثر کے کنارے پر مشک اذخر سے معطر کر کے ستر ہزار درخت اگائے گئے اور ان کے پھل پھول کی خوشبوؤں کو اہل جنت کے لئے بخور بنایا گیا۔

جو منکر ہے ان کی عطاؤں کا بھلا وہ یہ بات بتائے تو
 کون ہے جس کے دامن اس در کی خیرات نہیں
 کون آیا آج دنیا اندر ہو یاں گلی گلی رشنایاں
 ابراہیمی گلشن اندر آیاں عجب بہاراں
 آگئے گھر وچ آمنہ دے رنگ لایا نور نے
 مٹ گئی ظلمت جدوں جلوہ دیکھا نور نے
 تیری نسل پاک کا ہے بچہ بچہ نور کا
 توں ہیں عین نور تیرا سب گھرا نا نور کا

زندگی آگئی رونقیں آگئی بزم عالم میں کیف و سرور آگیا
 آمنہ کے مقدر پہ قربان میں گود میں جس کے خالق کا نور آگیا
 آج سائے آقا کا میلاد ہے وہ ہے بد بخت جو کہ نہ شاذ ہے
 وہ بخشا گیا ہے خدا کی قسم جو کہ شامل ہوا محفل میلاد میں

حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ولادت کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ سجدہ کی حالت میں ہیں زبان مبارک سے رب اغفر لی امتی کی آواز میں نے سنی پھر میں نے سفید ابر دیکھا جو آسمان کی جانب سے آ رہا تھا اس نے آپ کو مجھ سے روپوش کر لیا پھر وہ غائب ہو گیا پھر میں نے آواز سنی وہ کہنے والا کہہ رہا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین کے مشاق و مغارب میں پہنچاؤں اور سمندروں کی سیر کراؤں تاکہ سب آپ کی زیارت کریں آپ کے نام نامی اسم گرامی اوصاف حمیدہ صورت گرامی کو پہچان لیں پھر میں نے کچھ دیر بعد آپ کو حاضر پایا آپ سفید اون کے کپڑوں میں ملبوس

ہیں اور آپ کے نیچے سبز حدید کا بچھونا ہے اور آپ کے ہاتھ میں تین کنجایاں ہیں ایک پر نصرت دوسری پر غلبہ تیسری پر نبوت لکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد ایک اور ابر سامنے آیا پھر آپ مجھ سے غائب ہو گئے ندی کرنے والا کہہ رہا ہے کہ آپ کو تمام انبیاء کی پیدائش کی جگہ پر لے جاؤ اور آپ کو حضرت آدم علیہ السلام کی صفاء حضرت نوح علیہ السلام کی رقت اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خلعت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زبان حضرت یعقوب علیہ السلام کی مسرت اور حضرت یوسف علیہ السلام کا جمال حسن حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر حضرت یحییٰ علیہ السلام کا زہد تقویٰ رقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کرم عطاء اور تمام نبیوں کے اخلاق حمیدہ اوصاف کریمہ فضائل جلیلہ مراتبہ رفیعہ سے آراستہ کر دو۔

دوسری روایت میں ہے کہ ایک جھنڈا میں نے دیکھا یا قوت کی لکڑی کا تھا جس کو زمین و آسمان کے درمیان نصب کر دیا گیا تھا اس کے سرے سے ایسا نور نکل رہا تھا جو آسمان تک پہنچ رہا تھا جو شعلہ آتش فروزاں تھا اور میرے بدن سے خارج من بطنی نور اپنے بدن سے سواء نور کے کچھ نہ دیکھا اس نور سے میں نے شام کے محلات دیکھے بصری کے میدانوں میں اونٹ کو چرتے دیکھا اور ادھر سے اللہ کریم نے بھی اعلان فرمایا قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَ كِتَابٌ مُبِينٌ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ

میاں صاحب فرماتے ہیں۔

عرش فرشتے خوشیاں ہو یاں رب نے کرم کمایا
 آمنہ بی بی دی گودی وچ سوہنا پاک محمد آیا
 حوراں زلمل عرش بریں توں سہرہ گادون آیاں
 آمنہ بی بی ہو مبارک لکھ لکھ دین دوہایاں
 بتاں نے بت خانیاں اندر اپنا سیس نوایا
 دنگ ہوئے کافر بھی اس دم شیطان وی گھبرایا
 شمس نبی توں صدقے جائے رتبہ جدا عالی
 پاک محمد ﷺ نام سداوے تے دو جگ دا ہے والی

ایک یہودی کی پیشین گوئی

خصائص کبریٰ حصہ اول: ابن سعد حاکم، امام بیہقی، ابو نعیم محدث نے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی رفیقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ ایک یہودی تاجر مکہ میں رہتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شب ولادت کی رات کے بعد دن میں اس نے قریش کی مجلس میں آ کر کہا اے گروہ قریش کیا آج رات تمہارے یہاں کوئی فرزند پیدا ہوا ہے قریش نے کہا ہمیں معلوم نہیں اس نے کہا پتہ کرو اور میں جو بات بتاتا ہوں اسے یاد رکھنا یقین کے ساتھ۔ آج رات آخری امت کا نبی پیدا ہو گیا ہے اس کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت کا نشان ہے اور وہ دو رات تک دودھ نہ پیئے گا لوگ یہودی کی باتوں پر متعجب ہوئے اور وہ اپنے اپنے گھروں میں جا کر دریافت کیا پتہ چلا کہ آج رات عبد اللہ مرحوم ابن عبدالمطلب کے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے اس کا نام محمد رکھا ہے چنانچہ یہودی کو لے کر حضرت عبدالمطلب کے گھر آئے تو حضرت بی بی سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور کو ان کی گود میں دے دیا یہودی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو اٹھا کر علامات نبوت دیکھی اور وہ بے ہوش ہو گیا اور گر پڑا جب حالت درست ہوئی تو کہا بنی اسرائیل سے نبوت کا سلسلہ ختم ہوا اور یہ تم سب پر غالب آئے گا اور زمین آسمانوں میں اس کا نام بلند ہوگا۔

۲- محدث ابو نعیم اور ابن عساکر نے سینب بن شریک سے روایت کی ہے۔

ایک راہب جس کا نام عیسیٰ تھا وہ مکہ میں آیا حضرت عبدالمطلب کے ہاں اور کہا کہ اے سردار قریش عبدالمطلب تم ہی ہو اس فرزند ارجمند کے دادا جس کی ولادت کے بارے میں تم سے باتیں کرتا تھا کہ وہ دو شنبہ کے روز پیدا ہوگا اسی روز وہ بعثت کا اعلان کرے گا اور اسی روز اس جہان سے رحلت فرمائے گا اور آج رات ہی اس کا ستارہ طلوع ہوا ہے حاسد لوگ ان کے ساتھ جس قدر حسد کریں گے وہ زیادہ بلندی پر ہوگا حضرت عبدالمطلب نے پوچھا اس بچہ کی عمر کتنی ہوگئی جواب دیا اس کی عمر کم از کم ستر کو نہ پہنچے گی اس کی عمر سال طاق پر ہوگئے یعنی ۶۳ سال ہوگئی۔

رضاعت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دودھ پلایا تین یوم کے بعد حضرت بی بی ثویبہ نے دودھ پلایا جو ابو سب سے پہلے بی بی ثویبہ نے آپ کو دودھ پلایا اس وقت یہ دستور تھا کہ شہداء اور شیخوخ اور بچوں کو اطراف کے قصبات اور دیہات میں بھیج دیتے تھے یہ واقع اس غرض سے تھا کہ بدوؤں میں رہ کر فصاحت و بلاغت کا جوہر پیدا کرتے تھے اور انہوں نے قبیلہ فصاحت و بلاغت میں بہت مشہور تھا اور ابن سعد نے طبقات میں روایت کی ہے کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ میں تم سب میں فصیح تر ہوں یہ حدیث میں قریش کے خاندان سے ہوں اور میری زبان بنی سعد کی زبان ہے۔

آپ کی والدہ ماجدہ کو غیبی اطلاع

پشت تیری بھی ایک بچہ ہوتی رب دیاں سمجھ عطا کیں
مالک ہوتی کل دنیاں دا مشرق مغرب تا کیں
تس نوں حاصل کرن دی خاطر پیاں مکے وچ دہایاں
انظم اعلیٰ حلیمہ کے گئی ہاتھ ملدیاں رہ گیاں دایاں

طواف الوداع روانگی مکہ سے

مسائل کبریٰ حصہ اول ص ۳۹/۱۳۸ ابن اسحاق ابن راہویہ ابو یعلیٰ امام طبرانی امام بیہقی المتوفی ۲۵۸ھ ابو نعیم المتوفی ۲۳۰ھ ابن عساکر المتوفی ۵۷۱ھ نے حضرت عبداللہ بن زعفر بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ حضرت حلیمہ سعدیہ بنت حارث نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ میں بنی سعد بن بکر کی عورتوں کے ساتھ مکہ میں آئی ہمارے پاس ایک بچہ ایک اونٹنی تھی بچوں کی جستجو میں آئی یہ سال خشک سالی کا تھا جو اونٹنی ہماری تھی وہ ایک قطرہ دودھ نہ دیتی تھی بہت کمزور تھی اور میری چھاتی میں بھی اتنا دودھ نہ تھا کہ میرا

بچہ پی کر رات سیر کرتا رات حرم کعبہ میں گزاری صبح بچوں کی تلاش میں شہر میں داخل ہوئی۔ حسن اتفاق سے میری ساتھ کی تمام عورتوں کو بچے مل گئے اب میرے لئے سوائے آمنہ کے الال کے کوئی بچہ نہ تھا اور وہ بھی یتیم تھا جس کو وہ چھوڑ گئیں میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ تمام عورتیں امیروں کے بچے لے کر لوٹ گئیں ہیں اور ہم پیچھے رہ گئے ہیں لہذا میں جاتی ہوں اسی کو ہی لے آتی ہوں چنانچہ جب میں نے اس مشورہ پر عمل کرنے کا ارادہ کر لیا تو میں نے راستہ سے غیبی آواز سنی اے سرزمین مکہ آج تمہیں مبارک ہو آج تم پر نور میں دین اسلام عزت حرمت و کمال بخشا جا رہا ہے اس فرزند دلہند آمنہ کے طفیل جو تمہیں دوائی حیثیت سے حاصل رہے گا اے حلیمہ سعدیہ تجھے بھی مبارک ہو جس کو حاصل کرنے کے لئے جاری ہو وہ خیر و برکت والا ہے یہ سارا ماجرا میں نے حضرت عبدالمطلب سے بیان کیا آپ نے جواب دیا اے حلیمہ سعدیہ بلاشبہ یہ میرا فرزند بڑی شان والا ہے اور میری آرزو ہے کہ میں اس کے زمانہ کو پاؤں جس میں اس کی شان شوکت کا ظہور ہوگا۔ حضرت عبدالمطلب نے کہا کہ میں اس رات کعبہ شریف میں اللہ کریم کی عبادت ریاضت میں محو تھا۔

کرے بیان زبانی اپنی دادا شاہ ابرار
 میں اس راتیں کعبہ اندر کردا زور پکاراں
 پچھلی رات ہوئی جس ویلے کعبہ آن ڈالانا
 اللہ اکبر منہ تھیں کہہ کے سجدہ وچ سدانا
 ابراہیم مقام وچالے اس سجدہ شکر کمایا
 کھڑا ہویا پھر اسے ویلے میں حیرت وچ آیا
 آسوں پاسوں ہوں آوازے عبدالمطلب تائیں
 اے سردار تمام قریشاں توں کیوں خوف کھائیں
 گھر تیرے وچ سرور عالم آج تشریف لیاندی
 جس دی برکت سب چیزاں تھیں خوشی نہ جھلی نہ جاندی

حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں بہر حال میں گئی بلا تردد حضور کو لے کر اپنے شوہر کے پاس آ گئی میں نے اپنا پستان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں دیا آپ نے خوب سیر ہو کر پیا

اور آپ رضاعی بھائی نے بھی خوب سیر ہو کر پیا اور میرے شوہر نے دودھ اونٹنی کا دوبا اور ہم نے بھی خوب سیر ہو کر پیا اور آرام سے رات دوسری حرم کعبہ میں گزاری اس سے قبل نہ میرا بچہ کبھی رات کو سویا بھوک کی وجہ سے اور نہ ہمیں آرام ملا میرے شوہر نے کہا حلیمہ میں نے محسوس کیا کہ تم بڑے خوش نصیب اور بڑی برکت والے صاحبزادہ کو حاصل کر لائی ہو اس صاحبزادہ کے تو سل ان کی برکتوں کا نتیجہ ہے کہ جو کبھی دودھ نہ دیتی اونٹنی اس کے تھن دودھ سے بھر گئے اور تیری چھاتی میں بھی دودھ کی فراوانی ہو گئی ہے جب صبح کو واپسی کی تیاری ہوئی طواف کعبہ کرنا شروع کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں لے کر تو قدرت خداوندی اور شان حضور کا ظہور ہوا۔ جد حجر اسود کے سامنے حضرت حلیمہ آئی۔

حجر اسود خود بوسہ دیون آپ نبی ول آیا
شان حضور دا میرے تائیں رب ظاہر کر دکھلایا
وہ سبحان اللہ سب چیزاں بنیاں حب پیاری
جس دل وچ جب نہ ہوگ رسولاں پاسی بہت خواری
قدرت ویکھ حلیمہ دائی بہت ہوئی قربانی
اندر حب دیوانی ہو کر بولی حمد ثنائیں
ویکھ تماشہ قدرت والا بولی حمد ثنائیں
عالی دولت رب نے بخشی آساں غیر سہاں تائیں

طواف کعبہ سے فارغ ہو کر اپنی سواریوں کو تیار کیا میں صاحبزادہ کو گود میں لے کر اپنے شوہر کے پیچھے بیٹھی اونٹنی کو ایزی ماری مگر اونٹنی کھڑی نہ ہوئی بہت کوشش کی مگر غیب سے آواز آئی جب تک تم حضور کو اپنے آگے نہ بیٹھاؤ گی تو اونٹنی کھڑی نہ ہوگی پھر ہم نے حضور کو آگے گود میں بیٹھایا تو اونٹنی کے اندر اتنا جوش خروش قوت بھر گئی ہم حیران رہ گئے اور اتنی تیز رفتار سے چلی جو آگے قافلہ تھا اس کے بھی آگے ہو گئی وہ متعجب ہو کر پوچھنے لگے اے حلیمہ سعد یہ وہ اونٹنی نہیں اتنی طاقت ورجوشیلی کہاں سے لائی ہو دائی حلیمہ نے جواب دیا کہ یہ اونٹنی وہ ہی ہے مگر اسوار انوکھا ہے یہ صاحبزادہ جسے تم سب یتیم سمجھ کر چھوڑ آئی تھیں یہ بڑی شان والا اوصاف حمیدہ مراتبہ رفیعہ والا ہے جس کی برکت سے ہم سب میں تمام کمی پیشی دور ہو گئی ہیں ہمارے نصیب کھل گئے ہیں۔

اپنے اپنے مقدر دی ہوندى اے گل
 آسایاں دایاں ہزاراں سی مکہ دے دل
 جہوی ڈاچی قدم وی نہ سکدی سی چل
 عرش دے شاہ سواراں دے کم آ گئی

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میں اپنے گھر لے آئی ان کے دم قدم سے سب تنگی
 ترشی دور ہو گئی میرا گھر خیر و برکت سے بھر گیا میرے گھر میں دودھ کی اتنی فراوانی ہو گئی
 کہ محلہ دار بھی میرے گھر سے دودھ لینے لگے میری بھیڑ بکریاں اتنی ہو گئی کہ میرا گھر بھر
 گیا ایک دن میں نے صاحبزادہ کو گود میں لے کر بائیں جانب چھاتی پر دودھ دینا شروع
 کیا تو آپ نے نہ پیا دوسری جانب کیا تو دودھ پینا شروع کر دیا یہ حقوق العباد کے عمل پر
 پہلا قدم تھا چنانچہ میں گھر میں رات کو دیا نہیں جلاتی تھی تمام رات میرے گھر میں روشنی
 رہتی تھی میرے پڑوس والے مجھ سے کہتے کہ اے حلیمہ ساری ساری رات دیا نہ جلایا کر
 میں ان کو کہتی میں نے کبھی دیا نہیں جلایا جب سے میرے گھر عالی شان والا تشریف لایا
 ہے رات کو اس کے وجہ اللہ چہرے کی روشنی سے میرے گھر چانن رہتا ہے جب آپ
 نے بولنا شروع کیا آپ کا پہلا کلام یہ تھا اللہ اکبر کبیرا۔

الحمد لله كثيراً وسبحان الله بكرة واصیلاً جب آپ چلنے پھرنے کی عمر میں
 آئے تو باہر جاتے مگر بچوں کے ساتھ کھیلنے سے اجتناب کرتے حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی
 ہیں کہ ایک دن آپ نے پوچھا اے امی جان دن بھر دودھ شریک بھائی کو نہیں پاتا کیا
 وجہ ہے میں نے کہا اے جان من تجھ پہ قربان جاؤں وہ بکریاں چرا نے جلدی سے چلے
 جاتے ہیں اور رات کو دیر سے واپس آتے ہیں فرمایا مجھے بھی ان کے ساتھی کیوں نہیں
 بھیجا کرتیں آپ کے اسرار پر بھائی کے ساتھ بکریاں چرا نے کیلئے جانے لگے چنانچہ آپ
 جنگل میدان میں جس جگہ پر قدم رکھتے وہاں پر سبز گھاس فوراً اگ آتا جدھر آپ چلتے
 پیچھے پیچھے بکریاں چلتی دوسروں سے زیادہ میری بکریاں موٹی تازی پیٹ بھرا ہوتا دودھ کی
 بھی فراوانی ہوتی چنانچہ ایک مرتبہ آدھا دن گزرنے کے بعد میرا لڑکا ضمیرہ روتا پینتا دوڑتا
 ہوا آیا پسینو پسینہ تھا اس نے پکار کر بولا اے امی جان محمد قریشی بھائی کے پاس جلدی چلو
 وہ مرجائیں گے ہم نے پوچھا میرے ال کو کیا ہوا اس نے بتایا ہم کھڑے تھے اچانک

تین شخص آئے ان کو پکڑ کر پہاڑ پر لے گئے لٹا کر بھائی کا سینہ چاک کیا یہ سن کر میں اور اس کے باپ دونوں دوڑے وہاں جا کر دیکھا کہ حضور پہاڑ پر بیٹھے ہیں نظر اوپر آسمان کی جانب ہے تبسم فرما رہے ہیں پھر میں پہاڑ پر چڑھ کر لپٹیں آپ کو سینہ سے لگایا پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا میری جان تم پر فدا ہوں تمہیں کیا مصیبت پہنچی ہے آپ نے فرمایا امی جان میں بالکل خیریت سے ہوں۔ حلیمہ سعدیہ نے فرمایا سوہنیا۔

آپ کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں
میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں در بے بہا دیئے ہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا بس اک جاں کیا دونوں جہاں فدا
دونوں جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروں جہاں نہیں
عرش پہ ہے تازہ چھینر چھاڑ فرش پہ ہے دھوم دھام
کان جدھر لگائے تیری ہی داستاں ہے

آپ نے جواب دیا اے امی ابو اور میرے بھائی۔ تین شخص میرے پاس آئے مجھے پکڑ کر پہاڑ پر لے آئے تھے مجھے لیٹا دیا پیار سے لہذا ایک کے ہاتھ میں چاندی کا آفتاب برتن ہے اور دوسرے کے ہاتھ میں سرسبز مرد کا طشت یعنی برتن تھا جو برف سے لبریز تھا پھر میرا سینہ ناف تک چیرا اپنی انگلی سے نہ مجھے گھبراہٹ ہوئی نہ درد تکلیف محسوس ہوئی پھر اپنے ہاتھ سے میرے پیٹ سے آنتوں کو باہر نکال کر طشت کے پانی میں انہیں دھویا اور پیٹ میں اپنے مقام پر رکھ دیا پھر دوسرا شخص جو کھڑا تھا اس نے پہلے سے کہا ہٹ جائے وہ ہٹ گیا پھر اس نے میرا دل نکالا اس کو شق کیا اس کے اندر سے خون آلودہ گوشت کا ٹکڑا نکال کر پھینکا اور کہا کہ اے اللہ تعالیٰ کے حبیب یہ تھا شیطان کا حصہ پھر دل کو چاندی کا جو برتن آفتاب کی مانند تھا اس میں غسل دیا دل کو انوار تجلیات سے بھر کر پیٹ میں اپنی جگہ پر رکھ دیا اور نور کی مہر سے اس پر مہر لگا دی اور میرے پیٹ سینہ پر اپنا ہاتھ پھیرا اشکاف بند ہو گیا یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتا رہا پھر تیسرا شخص میرے قریب آیا اس نے میری امت کے دس آدمیوں سے وزن کیا تو میں دس پر وزنی ہوا پھر

یکصد سے تو اتنا تو میں سو پر بھاری ہوا پھر ایک ہزار سے وزن کیا تو میں ہزار پر غالب رہا پھر کہا اس کو چھوڑ دو اگر تم ساری امت سے بھی وزن کرو گے تو آپ سب پر بھاری ہوں گے پھر انہوں نے یعنی جو انکا بڑا تھا اس نے سینہ سے لگا کر پیشانی اور آنکھوں کو بوسہ دیا اور کہا کہ اے اللہ کے حبیب آپ خوف نہ کریں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے آپ کو بلند فرمائے گا اولین آخرین آپ کی تعریف کریں گے قال جبرائیل قلب سدید فیہ عینان تبصران واذنان تسمعان. (فتح الباری جلد ۱۳ ص ۴۱۰)

کہا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کے قلب مبارک میں دو آنکھیں ہیں جو ہر طرف دیکھتیں ہیں اور اس میں دوکان ہیں جو سب آوازوں کو سنتے ہیں۔ اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ (ترمذی بخاری)

آپ نے فرمایا میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سن سکتے۔

اہل علم کی ضیافت طبع کیلئے بحوالہ شرح مسلم شریف جلد ۱ ص ۶۳۲

حدیث مبارکہ

تصرف نگاہ نبوت

وعن انس قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوما الخ قال فانی اراکم من امامی ومن خلفی ثم قال والذی نفس محمد بیدہ لورا یتم مارایت لضحکتکم قیلاً ولبکیتم کثیراً قالو وما رایت یا رسول اللہ قال رایت الجنة والنار۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو میں تمہارا امام ہوں تم رکوع جود قیام اور نماز مجھ پر سبقت نہ کیا کرو بلاشک و شبہ میں تمہیں سامنے پس پشت سے یکساں ہی دیکھتا ہوں پھر فرمایا قسم خدا کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے اگر تم ان حقائق کو دیکھ لو جن کو میں دیکھتا ہوں تو تم ہنسو گم اور روؤ زیادہ اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دیکھا آپ

نے تو آپ نے فرمایا میں نے جنت اور دوزخ کے احوال کو دیکھتا ہوں۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں پھر میں آپ کو بستی میں لے آئی لوگوں نے حال دریافت کیا میں سب کچھ حالات واقع بتا دیئے لوگوں نے مشورہ دیا کہ اس کو کسی کاہن کسی حساب لگانے والے کے پاس لے جاؤ تاکہ اسے دیکھ بھال کر اس کا علاج کرے اس کے اوپر کسی ہوائی چیز کا اثر نہ ہو جب میں کاہن کے پاس لے گئی اس کو پورا واقعہ سنایا اور اپنا حساب لگا کر اچھلا کھڑا ہوا اور بلند آواز سے کہنے لگا اے اہل عرب تم اس بچے کو قتل کر دو اور تمہارے آدیان کی تکذیب کرے گا اور اپنے دین کی دعوت دے گا جس کا تمہیں علم نہیں حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ میں گھبرا گئی اور میں نے فوراً آپ کا ہاتھ کاہن سے چھوڑا لیا اور اپنے گھر لے آئی اور حضور کا خاص خیال رکھنے لگی۔

حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ التوفیٰ ۱۰۵۲ھ رقم طراز ہیں کہ ہر روز ایک نور آفتاب کی مانند آپ پر اترتا اور آپ کو ڈھانب لیتا پھر آپ متجلی ہو جاتے اور ہر روز دو سفید مرغ کی مانند آپ کے گریبان میں داخل ہو کر روپوش غیب ہو جاتے لیکن نہ آپ روتے نہ گھبراتے نہ شور مچاتے تھے جب سب لوگ واقف ہو گئے تو سب نے مشورہ دیا کہ آپ کو ان کے دادا کے پاس پہنچا دو تم اپنی امانت سے سبکدوش ہو جاؤ۔

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور کا ہی کرم ہے کہ جنتیاں بہاراں آیاں میرے گھر میں یہ سب حضور کی برکت سے ہیں۔ رات کو بغیر بتی کے میرے گھر میں روشنی ہوتی تھی وجہ اللہ بدر منیر کا معجزہ تھا۔
حضرت میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

شداں مداں زبیراں زبراں شان تیری وچہ آیاں

عاماں لوکاں خبر نہ کائی تے خاصاں رمزاں پایاں

حضرت مائی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور کے دم قدم سے

سب تنگی ترشی درد تکلیفیں دور ہو گئیں۔

تیرا نام لیندیاں دور ہوندیاں بلاواں نے یا رسول اللہ

تیرے ناں وچ مولا رکھیا شفاواں نے

جہناں لوکاں کیتیاں گدیاں تیرے ناں دیاں

کنکراں وی دتیاں گواہیاں تیرے ناں دیاں
 عزتاں نہیں سمجھیاں سو دایاں تیرے ناں دیاں
 شانناں میرے مولا نے ودھیاں تیرے ناں دیاں
 جگ وچ پیاں نے دھائیاں تیرے ناں دیاں
 نظر نیازی کیتی جدوں سرکار نے
 ویڑے میرے پیر پایا مہکدی بہار نے
 پھر جتیاں بہاراں آئیاں آئیاں تیرے ناں دیاں
 جگ وچ پیاں نے ودھائیاں تیرے ناں دیاں

حضور کی واپسی مکہ مکرمہ میں

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور کو مجبوراً اپنی جان سے جدا کیا جب میں مکہ آئی آپ کی والدہ صلابہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اور آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب کے گھر آپ کو ان کے سپرد کیا انہوں نے بہت سی میری خدمت کی پھر میں واپس اپنی بستی میں آئی لیکن میرے دل کو آپ کی وجہ سے بے چینی رہتی تھی حضور کو ملنے سال بھر میں ضرور آتی تھی۔ حضور میرے پاس چھ برس تک رہے اور رحمتوں برکتوں سے نوازتے رہے۔

ابن اسحاق المتوفی ۳۱۱ھ نے وثوق کے ساتھ لکھا بھی ہے کہ آپ چھ برس حضرت حلیمہ سعدیہ کے ہاں رہے طبقات ابن سعد میں روایت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں تم سب میں فصیح تر ہوں کیوں کہ میں قریش کے خاندان سے ہوں اور میری زبان بنی سعد کی زبان ہے۔

طبقات ابن سعد جلد ۱ ص ۷۳ میں ہے کہ جب آپ کی عمر چھ برس کی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو لے کر مدینہ منورہ آئی چونکہ آپ کے دادا کے نہال خاندان بنی نجار تھے وہ ہیں ٹھہری اس سفر میں حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی ساتھ تھی تنہائی رشتہ کی وجہ سے ان کے ہاں ٹھہری اور حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر

مبارک کی زیارت کیلئے گئی تھیں جو مدینہ میں مدفون تھے ایک ماہ تک مدینہ منورہ میں مقیم رہیں واپسی پر جب مقام ابواء پہنچیں تو ان کا انتقال ہو گیا بخار کی وجہ سے انا لله وانا الیہ راجعون اور وہ ہیں مدفون ہوئیں اور حضرت ام ایمن کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ ماجدہ کی قبر انور کو اپنے دونوں بازوؤں میں لے کر اوپر منہ رکھ کر جدائی کے صدمہ سے روتے تھے اور حضرت ام ایمن جن کا نام برکتہ تھا دلا سے دیتی تھی اور حضور اپنے ساتھ لے کر مکہ میں آگئیں جب یہ خبر حضرت عبدالمطلب کو ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں لے کر بہت روتے تھے اور والدہ ماجدہ کے انتقال کے بعد دادا نے آپ کو اپنے دامن تربیت و کفالت میں لیا اور ہمیشہ آپ کو اپنے ساتھ محبت شفقت کے ساتھ رکھتے تھے۔

بارش کی دعاء حضور کے وسیلہ سے

خصائص کبریٰ جلد پہلی ص ۹۲-۹۱

م ۲۱۵ھ

ابن سعد امام بیہقی متوفی ۳۵۸ھ امام طبرانی محدث ابو نعیم متوفی ۴۳۰ھ ابن عساکر متوفی ۵۷۱ھ نے متعدد سندوں کے ساتھ روایت کی ہے کہ قریش کے چند آدمی آپ کے دادا کی خدمت اقدس میں آئے اور کہا کہ اے سرداران قریش قحط سالی خشک سالی اس حد تک حالات تنگ ہو گئے ہیں کہ جانور بیچاروں کی ہڈیاں تک چب گئی ہیں کہ ندی نالے تالاب وغیرہ سب خشک ہو گئے ہیں اب آپ دعا کریں یہ سختی کے دن چلے جائیں اور بارش ہو جائے حضرت عبدالمطلب حضور کو ساتھ لے کر جبل ابوالقیس پر چڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کندھوں پر بیٹھا کر دعا مانگنے لگے ہاتھوں کو بلند کیا منہ کو کعبہ کی طرف کر کے عرض کیا اے باری تعالیٰ اے خالق مالک حضور کے چہرہ انور کی طرف اشارہ کیا کہا۔

سوہنے مکھ والا مینہ منگداتے تھیں یارب سائیاں
سوہنیاں سوہنیاں کالیاں زلفاں پانی منگن آیاں
رحمت بدل کارن حکم حضوروں آیا
سوہنیاں کالیاں زلفاں والا پانی منگن آیا

فجاء بالماء جو فی له سبیل
سعا فقاشت به الانعام والشجر
تو موسلا دھار بارش ہوئی جس سے ندی نالے دریا بھر گئے چوپائے درخت زندا ہو
گئے۔

منا من الله بانميمون طائرہ
وخيرمن بشرت يوما به مضر
مبارک الامر يستشفى الغمام به
ما فی الانام له عدل ولا خطر
ہم سب کی سیرابی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے یہ اس کے وسیلے سے ہے جس کا نصیب
برکت والا ہے بابرکت ہے نام جس کے وسیلے سے پانی مانگا گیا وہ ایسی ذات ہے جس
کی اس زمانہ میں ہم مرتبہ ذات لوگوں میں نہیں ہے۔

رتبہ بیان کراں کی اس محبوب دا

ثانی نہ کوئی ہے آمنہ دے الال دا

قربان جائیے

یہ فلک خوب صورت سجایا نہ ہوندا
کسے شئی دا وی اتھے سایہ نہ ہوندا
نہ عرش و فرش نہ چن تارے
شب و روز دے نہ ہوندے نظارے
نہ جن و بشر نہ کوئی ہوندا پرندہ
نہ حیاتی مماتی نہ مویا نہ زندہ
نہ حوراں دے قصے نہ آدم نہ حوا
نہ یعقوب یونس نہ یوسف زلیخا
نہ تختاں دے تاج دے سلطان ہوندے
نہ والی محاندے دربان ہوندے
نہ ملدی کسے نوں وی زندگانی

نہ ایہہ ہوا ہوندی نے ملدا ایہہ پانی
 نبی ولی نہ ایہہ غوث ابدال ہوندے
 نہ ہوندے مہینے نہ ایہہ سال ہوندے
 جے نہ ہوندا ربیع الاول دا مہینہ
 کون جاندا سی مکہ مدینہ
 نہ ایہہ میاں د ہوندے نہ ایہہ نعت خوانی
 ثناء خواں نہ ہوندے نہ ایہہ خوش بیانی
 نہ عرش فرش خاکی نہ نوری
 زمانے تے کچھ وی نہ ہوندا ظہوری
 کسے شئی دا اتھے سایہ نہ ہوندا
 جسے نہ رب نے محمد ﷺ بنایا نہ ہوندا

فلا ورب العرش جس کو بھی ملا جتنا ملا جو کچھ ملا صدقہ تیرا یا رسول اللہ
 جب آپ کی عمر شریف آٹھ برس کی ہوئی تو آپ کے دادا کا وصال بھی ہو گیا پھر
 آپ کی کفالت آپ کے چچا ابو طالب نے اپنے دامن تربیت شفقت میں لے لی اور
 ہمیشہ اپنے ساتھ محبت شفقت نگرانی میں آپ کو رکھتے تھے تا اعلان نبوت بلکہ تمام عمر بھر
 خدمت شفقت ہمدردی سے کی اس کا صلہ اللہ کریم دے گا آپ سے پوچھا گیا کہ آپ
 کی شفاعت عظمیٰ سے بروز محشر آپ کے چچا ابو طالب کو فائدہ ہوگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا ہاں ضرور ہوگا۔

ابو طالب کی شفاعت کا ذکر

کتاب الایمان شرح صحیح مسلم شریف باب ۷۷ ص ۳۷۰ امام مسلم بن حجاج قشیری

متوفی ۲۶۱ھ حدیث ۴۱۸

عن العباس ابن عبدالمطلب انه قال يا رسول الله هل نفعت ابا
 طالب بشئى فانه كان يهوطك ويفضلك قال صلى الله عليه
 وسلم نعم هو فى ضحضاح من نار ولولا انا لكان فى الدرک

الاسفل من النار

حضرت عباس ابن عبدالمطلب بیان کرتے ہیں کہ میں نے نے حضور سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ نے ابو طالب کو بھی نفع پہنچایا ہے کہ وہ تو آپ کی حفاظت کرتے تھے اور آپ کی وجہ سے لوگوں پر غضب ناک ہوتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا ہاں اب وہ جہنم کے صرف بالائی طبقہ میں ہے اور اگر میری شفاعت سے اس کو نفع نہ پہنچتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوتا۔

حدیث ۴۱۹ قال سمعت العباس يقول قلت يا رسول الله ان ابنا طالب كان يحوطك وينصرک ويغضب لك فهل نفعه ذالك

قال نعم وجدته في غمرات من النار فاخذ جنته الى ضحضاح

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طالب آپ کی حفاظت کرتا تھا آپ کی مدد کرتا تھا آپ کی خاطر لوگوں سے لڑتا جھگڑتا تھا کیا ان اعمال نے اس کو نفع پہنچایا آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے اس کو آگ کی گہرائی میں پایا تو میں اس کو آگ کے اوپر والے طبقہ میں لے آیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم منعم ہیں نفع پہنچاتے ہیں غنی کرتے ہیں اور نعمتیں

بانتے ہیں

سوال اور اعتراض اس حدیث پر یہ ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں ہے۔ لا یخفف عنهم العذاب ولا هم یُنظرون (پ ۲ ص ۱۶۲) ترجمہ: کفار کے عذاب میں تخفیف نہ ہوگی اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی تو جب ابو طالب ایمان نہیں لائے اور ان کا کفر پر خاتمہ ہوا تو ان کے عذاب میں کیسے تخفیف ہوگی۔

جواب: صحیح بخاری جلد ۲ ص ۶۳ پر ہے راوی حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اسی طرح پیر کے دن ابولہب کے عذاب میں تخفیف ہوئی کیونکہ اس نے پیر کے دن حضور کی ولادت با سعادت کی خوش خبری سن کر انگلی کے اشارہ سے اپنی باندی ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا۔ لیکن ابولہب بھی ایمان نہیں لایا تھا اس کے عذاب میں بھی تخفیف ہوگی

اور جو قرآن کریم میں ہے کہ کفار کے عذاب میں تخفیف نہیں ہوگی اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید میں جس تخفیف کی نفی ہے وہ مدت کے اعتبار سے ہے یعنی کفار کے عذاب مخلد اور دائمی سزا میں تخفیف نہیں ہوگی اور حدیث سے جس تخفیف کا ثبوت ملتا ہے وہ کیفیت کے اعتبار سے ہے باقی رہا یہ کہ جس کفار کی سزا کی تخفیف نہیں ہوگی یہ اللہ تعالیٰ کا عدل ہے اور جس میں تخفیف ہے وہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے تیسرا جواب اللہ تعالیٰ نے اپنا قانون بیان کیا قرآن حکیم میں کہ کفار کی سزا میں تخفیف نہیں ہوگی لیکن بعض اوقات اللہ اپنے محبوب کی عزت افزائی کیلئے اپنے قانون میں استثناء فرما دیتا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے قانون بنا کہ ہر نزاعی معاملہ میں دو گواہ ہونے چاہئیں۔ **وَاسْتَشْهِدُوا شَهِدَيْنِ مِنْ دَجَالِكُمْ** پارہ ۲ آیت ۲۸۲ یعنی دو مردوں کو گواہ بناؤ لیکن ایک موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا حضرت خذیمہ بن ثابت انصاری کی شہادت کو دو گواہوں کے برابر قرار دیا۔ (ابو داؤد ص ۵۰۸) اسی طرح کفار کی سزا کا قانون تو یہی ہے کہ ان کے عذاب میں تخفیف نہیں ہوگی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اگر کسی کے حق میں شفاعت کر دیں تو اللہ تعالیٰ اپنے کلی اور عمومی قاعدہ میں استثناء کر کے اپنے حبیب کی بات ٹال نہیں سکتا آپ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم ہیں اپنے حبیب کو سارے علوم غیبیہ عطا فرمائے ہیں وہ تو ابتداء ہی سے ہر ایک کی حقیقت اور انجام سے خبردار ہیں کیونکہ معراج میں سب کفار اور مومنین کو دیکھ کر آئے ہیں اور صحابہ کرام کو بھی مومنین اور کفار کے ناموں کے رجسٹر دکھا دیئے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ حضور نے دونوں ہاتھوں میں کتابیں دکھائیں کہ فرمایا اس میں جنتیوں کے نام فلاں بن فلاں اور اس کتاب میں دوزخیوں کے نام ہیں اس کے علاوہ آپ نے بڑے بڑے بدکاروں کے ایمان کی خبر دی تو وہ آخر کار مومن ہی ہو گئے اور بڑے بڑے ظاہر متقیوں کی جہنمی ہونے کی خبر دی تو آخر کار جہنمی ہو کر ہی مرے آپ نے یہ بھی بتا دیا کہ حسن حسین جو انان جنت کے شہیدوں کے سردار ہیں میری لخت جگر فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں آپ نے یہ فرما دیا کہ ابو طالب چچا میرا دوزخ میں نہیں بلکہ اس کے جھیرے میں رہیں گے اور ان کے تلوے میں آگ کی محض ایک چنگاری ہو گی وغیرہ وغیرہ اس سے معلوم ہوا کہ آپ جنتیوں اور جہنمیوں کو پہچانتے ہیں اور ان کے درجات اور درجات سے بھی واقف ہیں اس طرح اولیاء کرام بھی اپنے نورانی نور ایمانی

سے مومن اور کافر کو پہچان لیتے ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے مومن کی فراست سے ڈرو وہ اللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ نورانیت کی طاقت سے ظاہر باطن سے دیکھ لیتے ہیں بلکہ اللہ والوں کے پاس بیٹھنے والے جانور بھی کافر اور مومن کی پہچان کی تمیز کر لیتے ہیں جیسے کہ حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ایک شیر آ گیا جنگل میں تو حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ اے شیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں وہ یہ سن کر کتے کی طرح دم ہلانے لگا اور کہا:

شیر کہا سفینہ تائیں اے راہی راہ جاندے

جو غلام رسول اللہ دے اسیں غلام انہاندے

اور جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا اے اللہ ابو لہب کے بیٹے عتبہ پر ایک کتا مقرر کر کیونکہ اس بد بخت گستاخ نے تجارتی قافلہ کی روانگی سے قبل آپ کی خدمت اقدس میں آ کر بد تمیزی کی اور فخر یہ کہا باپ سے کہ میں اپنے خداؤں کی طرف داری میں اس کی ججو کر کے آیا ہوں باپ نے پوچھا انہوں نے بھی جو ابنا کچھ کہا وہ کہنے لگا صرف اتنا ہی کہا کہ اے اللہ اپنے کتوں میں سے ایک اس پر مسلط کر دے ابو لہب نے کہا کہ اے میرے بیٹے تجارتی قافلے کے ساتھ نہ جا مجھے ڈر ہے کہ کہیں راستے میں درندہ نہ نقصان کر جائے مجھے یقین ہے اس کی زبان سے جو نکلتا ہے وہ پورا ہو جاتا ہے مگر بیٹا نہ مانا دوران سفر کے ایک جگہ رات کو ٹھہرے ابو لہب نے اپنے بیٹے عتبہ کو چار دیواری میں سوا لیا اور حفاظت کیلئے پہرے داروں کو مقرر کیا جب آدھی رات گزر گئی تو ایک شیر آیا جو چار دیواری کے باہر تھے ان کے منہ سوتھے پھر دیوار چھلانگ کر اندر آ گیا وہ سب کے منہ سونگ کر عتبہ کا منہ سونگما جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تھی شیر نے منہ سونگ کر پہاڑ دیا آپ کا ارشاد پورا ہوا آپ کا سراپا حق ہیں جو منہ سے نکلتا ہے وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میاں

مصطفیٰ منانے کی توفیق و رفیق اور عشق رسول عطا فرمائے آمین ثم آمین

تیرے اشارے سے سب کی نجات ہو کے رہی

تمہارے منہ سے جو بات نکلی وہ ہو کے رہی

اگر شب کو کہہ دیا دن ہے تو دن نکل آیا

اگر دن کو کہہ دیا شب تو رات ہو کر رہی
 فقیروں یعنی نبیوں کی زباں اللہ کی تقدیر ہوتی ہے
 کبھی وہ پھول کبھی شمشیر ہوتی ہے
 موج میں جب آگے قطرے سے دریا کر دیا
 پڑھ گئی جس پہ نظر بندے سے مولا کر دیا
 نگاہ نبی میں یہ تاثیر دیکھی
 بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی
 جس طرف چشم محمد کے اشارے ہوتے گئے
 جتنے ذرہ سامنے آئے سب ستارہ ہو گئے

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا سے ان کی موت نزع کے وقت فرمایا اے چچا کہولا الہ الا اللہ
 محمد رسول اللہ میں تمہارے لئے روز قیامت شاہد ہوں گا چچا نے کہا اگر مجھے قریش کے
 عار دینے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ضرور ایمان لا کر تمہاری آنکھ ٹھنڈی کرتا اس کے بعد چچا
 نے یہ شعر پڑھے۔

ولقد علمت بان دین محمد
 من خیر ادیان البدیہ دیناً
 لولا الملامۃ او حذار مسبۃ
 لوجد قنی سمحاً بذاک میناً

اور البتہ میں یقین سے جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین تمام جہانوں کے
 دینوں سے بہتر ہے اگر ملامت و بدگوئی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نہایت صفائی کے ساتھ
 اس دین کو قبول کرتا۔ اس وقت تمام رشتہ دار سردار مکہ پاس بیٹھے ہوئے تھے تو پھر اپنے
 منہ میں ہی کچھ کلمات کہے جو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سن کر حضور سے کہا جو
 کچھ آپ فرما رہے ہیں وہ ہی کہہ رہا ہے یعنی وہ ہی کلمہ پڑھ رہا ہے اس کے بعد ان کی
 روح نکل گئی اس سے ثابت ہوا کہ آخر بغیر علانیہ اس نے کلمہ حق پڑھا اور حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ارشاد عالیہ سے ثابت ہے روز قیامت میں بھی آپ کی شفاعت ضرور ہوگی

چنانچہ اس بحث میں نہ پڑھنا چاہیے کسی سے خاموشی بہتر ہے۔

دورہ حاضرہ کے دیوبند غیر مقلد گستاخ رسول دشمن والدین کریمین ہے

سوال: فاضل دیوبند شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کے مترجم قرآن کے حاشیہ (صفحہ ۲۹۲ جلد ۱) پر حدیث نقل کی ہے مفسر مولانا عبدالستار محدث دہلوی صاحبان بڑی شدت سے دلائل دیتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ماں باپ جہنمی ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے اجازت چاہی کہ والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت واسطے مجھے اجازت مل گئی پھر میں نے ان کیلئے استغفار کی اجازت چاہی مجھے نہ ملی اور مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (پ ۲۱۱) مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أَوْلِيَا قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

نبی اور ایمان والوں کو اذوق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جب کہ انہیں کھل چکا ہے کہ وہ دوزخی ہیں جو اوجہ شان نزول کی صحیح نہیں ہے لیکن مختصر المستدرک میں علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی تصنیف کی اور کہا کہ ایوب بن ہانی کو ابن معین نے ضعیف بتایا ہے علاوہ بریں یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کے مخالف بھی ہے جس میں اس آیت کے نزول کا سبب آپ کی والدہ کیلئے استغفار کرنا نہیں بتایا گیا بلکہ بخاری کی حدیث سے یہی ثابت ہے کہ ابو طالب جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے استغفار کرنے کے بارے میں ہے اس کے علاوہ اور حدیثیں جو اس مضمون کی ہیں جن کو طبرانی اور ابن سعد اور ابن شاہین وغیرہ نے روایت کیا وہ سب ضعیف ہیں ابن سعد نے طبقات میں حدیث کی تخریج کے بعد اس کو غلط بتایا اور سند الحدیثین امام جلال الدین سیوطی المتوفی ۹۱۱ھ نے اپنے رسالہ التعظیم والمنہ میں اس مضمون کی تمام احادیث کو معلول بتایا ہے لہذا یہ وجہ شان نزول میں صحیح نہیں اور یہ ثابت ہے اس پر بہت دلائل قائم ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَمْ أَزَلْ أَنْقُلْ مِنْ أَصْلَابِ الرِّجَالِ إِلَىٰ أَرْحَامِ الطَّاهِرَاتِ فِي هَيْئَةٍ هَيْئَةٍ مِثْلَ نِقْطِ الذَّرَىٰ مِنْ حَبِّ الْبُرِّ ۝ (پ ۲۱۱) اصلاب الرجال الی ارحام الطاهرات میں ہمیشہ ہمیشہ پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا رہا ہوں۔

نور نبی دا وچہ جہاں پشٹاں چلدا چلدا آیا
 آدم تھیں عبداللہ سیدہ آمنہ تائیں سب نانورنگ لایا
 (پ ۱۵۱۹) الَّذِي يَدَاكَ حِينَ تَقُومُ وَتَقْلُبُكَ فِي السَّجْدَيْنِ ۝

اللہ وہ ذات ہے جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں ساجدین سے مومنین مراد ہیں اور معنی یہ ہیں کہ زمانہ حضرت آدم و حوا علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ و آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک مومنین کی اصلاب و ارحام میں آپ کے دورے کو ملاحظہ فرماتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ آپ کے تمام اصول آباء و اجداد حضرت آدم علیہ السلام تک سب کے سب مومنین ہیں (مدارک و جمل) وغیرہ

کتاب البیہ و احادیث مبارکہ اثار صحابہ و اقوال اکابرین میں یہ بات ظاہر من الشمس ہو گئی ہے کہ سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماں باپ موحدہ اور دین ابراہیمی پر تھے۔ (بحوالہ مترجم قرآن اعلیٰ حضرت مجدد ملت شاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ پ ۲۱۱ پر)

خلاصہ: جس آیت کا شان نزول کا حوالہ دیا گیا ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے وہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے چچا آذر کے ایک وعدہ پر کی تھی جو مشرک تھا جس کا ذکر دوسری آیت میں اس طرح ہے۔ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيمَ لِابْنِهِ اِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَّعَدَّتْهَا اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ اَنَّهُ عَدُوٌّ لِلّٰهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ لَآوَاهٌ حَلِيمٌ ۝

ترجمہ: اور ابراہیم کا اپنے باپ کی بخشش چاہنا وہ تو نہ تھا مگر ایک وعدے کے سبب تھا جو اس سے کر چکا تھا پھر جب ابراہیم علیہ السلام کو ظاہر ہو گیا کہ وہ (چچا آذر) اللہ کا دشمن ہے رشتہ ناطہ توڑ دیا استغفار کرنا ترک فرما دیا دور حاضرہ کے دیوبند حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ماں باپ کے بے ادب گستاخ ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پاک حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پیٹ میں تھا تو ہر ماہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہر نبی آپ کی والدہ ماجدہ کو مبارک باد اور زیارت کرواتے رہے۔ کتنی شان ہے آپ کی والدہ ماجدہ کی سبحان اللہ۔

دعاء خاص

بوقت تہجد و ترسنتوں سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھا کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 اللهم اجعل فی قلبی نوراً و فی بصری نوراً و فی سمعی نوراً و عن
 یمنی نوراً و عن سیاری نوراً و فوقی نوراً و تحتی نوراً و امامی نوراً
 و خلفی نوراً و اجعل لی نوراً و فی لسانی نوراً و فی عصبی نوراً
 و لحمی نوراً و ذمی نوراً و شعری نوراً و بشری نوراً و اجعل لی فی
 نفسی نوراً و اعظم لی نوراً اللهم اعطنی نوراً (رواہ بخاری)

دعاء نور پ ۱۹۲۸ پر

ترجمہ :- اے اللہ میرے قلب میں نور کر دے اور میری آنکھ میں میرے کان میں
 میری داہنی طرف میری بائیں طرف میرے اوپر میرے نیچے میرے آگے میرے پیچھے
 نور کر دے اور کر دے میری زبان میں اور میرے پٹھوں میں اور میرے گوشت میں نور
 کر دے اور میرے خون اور میرے کھال بالوں میں اور میرے بشریت میں نور کر دے
 اور میرے نفس میں نور کر دے بہت زیادہ اے اللہ مجھے نور عطا فرما۔ (رواہ بخاری)
 میرے آقا نے فرمایا بوقت تہجد جو دعاء مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔ یہ قبولیت کا
 وقت ہے یہ تو ہے ایمان دار امتی کے لئے اگر ہر روز میرے آقا رحمت عالم خود دعا
 مانگتے تو کیا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو خالی ہاتھ موڑے گا۔ یہ کبھی نہیں
 ہو سکتا۔

حدیث پاک : عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال یا رسول اللہ اخبرنی
 عن اول شیئ خلقه اللہ قبل الاشیاء قال یا جابر وان اللہ تعالیٰ خلق
 قبل الاشیاء نور نیک من نورہ فجعل ذالک النور یدور بالقدرة
 حیث شاء اللہ تعالیٰ ولم یکن فی ذالک الوقت لوح ولا قلم ولا جنۃ
 ولا نار ولا ملک ولا سماء ولا ارض ولا شمس ولا قمر ولا جن ولا
 انس۔ (زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد ۱ ص ۳۷)

ترجمہ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ مجھے ارشاد فرمائیے کہ کس چیز کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پیدا فرمایا آپ نے فرمایا اے جابر بیشک اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی کے نور کو پیدا کیا اپنے نور سے پس یہ نور محمدی اللہ کی قدرت کے ساتھ جہاں اللہ تعالیٰ تے چاہا پھرتا رہا۔ اس وقت نہ لوح تھی اور نہ قلم تھا نہ جنت نہ دوزخ نہ فرشتے نہ آسمان اور نہ زمین نہ سورج نہ چاند نہ جن نہ انسان تھا۔

حدیث نمبر ۲: اول ما خلق اللہ نوری کل خلایق من نور (ترمذی)
ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا پھر میرے نور سے تمام خلق کو پیدا کیا۔

حدیث نمبر ۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
فلما اراد اللہ تعالیٰ ان یخلق الخلق قسم ذالک النور اربعة اجزاء فخلق من الجزء اول القلم ومن الثانی اللوح ومن الثالث العرش ثم قسم الجزء الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول حملة العرش ومن الثانی الكرسي ومن الثالث باقی الملائكة ثم قسم الجزء الرابع اربعة اجزاء فخلق الاول اسموات ومن الثانی الارض ومن الثالث الجنة والالنار. (موہب اللدنیہ جلد پہلی ص ۹، اسرۃ الخلیبہ جلد ۱ ص ۵۰، زرقانی علی الموابہ ج ۱ ص ۲۶، رویت کندہ محدث عبدالرزاق)

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا مخلوق کو پیدا کرنے کا تو میرے نور کو چار وقتوں میں تقسیم کیا پہلے حصے سے قلم دوسرے حصے سے لوح تیسرے حصے کو چار حصوں میں تقسیم کیا پہلے حصے سے حاملانِ عرش یعنی عرشِ عظیم کو اٹھانے والے فرشتے پیدا کئے۔ دوسرے حصے سے کرسی والے فرشتے تیسرے حصے سے باقی تمام فرشتے۔ پھر چوتھے حصے کو چار حصوں میں تقسیم کیا پہلے حصے سے آسمان دوسرے سے زمین تیسرے سے جنت چوتھے سے دوزخ پیدا فرمایا۔

حضور ﷺ کیلئے اولین و آخرین کے علم کا ثبوت

بحوالہ ہدیۃ الحرمین باب اول صفحہ ۶ مصنف مولانا الحاج الحافظ ابو الرشید محمد عبدالکحیم بن مولانا محمد عبدالرحیم فاضل دیوبند دہلوی نانا جس کا ہے الحاج الحافظ مولوی محمد قاسم دہلوی بانی دیوبند دارالعلوم المتوفی ہذا کتاب مکمل تحریر شدہ عربی ۱۲۸۰ کو اور طبع شدنی ۱۳۵۳ بمبئی در ترجمہ انڈیا۔ تصدیقات و مواہیر علماء و فقہاء حرمین الشریفین و مدینہ منورہ ۲۷ کل ہیں۔ ابلغکم رسلت ربی و انصح لکم و اعلم من اللہ ما لا تعلمون۔ او عجبتم۔ ترجمہ: تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچاتا ہوں تمہارا بھلا چاہتا ہوں اور میں خدا کی طرف سے ان امور غیبیہ کی خبر رکھتا ہوں جسکا تم کو علم نہیں کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو یعنی تم حیران و پریشان ہو اس صفت پر۔ (القرآن)

(۱) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله قد رفع الدنيا فانا انظر اليها وما هو كآء ن فيها الى يوم القيمة كانما انظر الى كفى هذا (رواه الطبرانی) م ۳۸۵ ھ

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ سبحانہ نے جب اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا دنیا کو پس میں دیکھتا ہوں اس وقت سے۔ ہر طرف دنیا کے اور جو کچھ ہونیوالا ہے اس میں قیامت تک مثل اس کے جیسا کہ میں دیکھتا ہوں طرف اپنی ہاتھ کی ہتھیلی کو نقل کیا۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے (التوفی ۳۸۵ ھ)

(۲) اور ذکر کیا اس کو صاحب مواہب لدنیہ میں وورد فی حدیث مشکوٰۃ الذی وقع فیہ فعلت ما فی السموات والارض وقال ابن الحجر المکی فی شرح هذه الحدیث فعلت جميع الكائنات ۵

وارد ہوا بیچ حدیث مشکوٰۃ شریف میں کہ جس میں واقع ہوا پس جانا میں نے جو کچھ کہ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور کہا ابن حجر کی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں یہ کہ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا میں نے سب موجودات کو۔

(۳) وفي المواہب عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال ابی ذر لقد ماتد کنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یحدک الطائد جناحیہ فی السماء الا ذکر منه علماً ولا شک ان اللہ تعالیٰ قد اطلعه علی

ازید من ذالک والقی علیہ علم الاولین والآخرین

(در مشکوٰۃ) (رواہ مسلم)

اور نقل کیا صاحب مواہب نے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ابو ذر نے البتہ تحقیق نہیں چھوڑا رسول اللہ نے جو کہ ہلاتا ہے یعنی جو حرکت کرتا ہے پرندہ اُنہوں پروں سے آسمانوں میں مگر ذکر فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کا از روئے علم اور جاننے کے اور کچھ شک نہیں ہے اس میں کہ اللہ نے خبردار اور آگاہ کیا ہو آپ کو اس سے بھی زیادہ تر اور القاء کیا ہو حضور کو علم اولین اور آخرین کا۔

(۴) وفي حدیث ابی دائود قال الصحابی قام فینا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم مقاماً فما تدک شیئاً الی یوم القیمة الا حدثنا

(در مشکوٰۃ) (رواہ مسلم)

فرمایا پس نہ چھوڑی کوئی شے قیامت تک کی مگر بیان کر دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے واسطے پس جتنا جتنا حافظ تھا کسی کا اتنا اس نے یاد رکھا۔

(۵) اور ذکر کیا الحافظ علامہ عبدالرحمن جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی

۹۱۱ھ نے رسالہ خصائص کبریٰ میں عرض علیہ ما ہو کائن فی امتہ حتی

تقوم الساعة کھوا گیا علم غیب حضور پر جو کچھ کہ ہونے والا تھا آپ کی

امت میں قیام قیامت تک۔

دو کتابیں

(۶) وفي حدیث الترمذی عن عبد اللہ ابن عمر قال خرج الینا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفي یدیه کتابان فقال اتر رؤن

ما هذا ان الكتابان قلنا لا يا رسول الله الا ان تنجدنا فقال الذي في

یدی الیمنی هذا الكتاب من رب العالمین فیہ اسماء اهل الجنة

واسماء ابائهم وقبائلهم ثم اجمل علی اخذهم فلا یزاد فیهم ولا

ینقص فیهم ثم قال الذي في شمالی هذا من رب العالمین فیہ

اسماء اهلی النار واسماء ابائهم وقبائلهم ثم اجمل فی اخرهم

فلايزاد ولا ينقص فيهم ابدا (رواؤ ترمذى)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک دن نکلے اور تشریف لائے ہماری طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دونوں ہاتھوں میں تھیں دو کتابیں ہیں پس فرمایا آپ نے کہا جانتے ہو یہ کیا ہیں دو کتابوں میں کہا ہم نے یا رسول اللہ ہم کو معلوم نہیں مگر آپ اگر خبر دیں ہم کو پس ارشاد فرمایا جو میرے دست راست میں ہے یہ کتاب ہے اللہ رب العالمین کی طرف سے اس میں نام ہیں جنتیوں کے اور ان کے باپ دادا اور قبائل کنبے کے پھر مجمل رکھا احوال ان کا فرمایا نہ زیادہ ہوں گے ان میں اور نہ کم ہوں گے ان میں اور پھر فرمایا جو میرے دست چپ میں ہے یہ کتاب اللہ رب العالمین کی طرف سے اس میں نام دوزخیوں کے اور ان کے باپ دادا اور خویش قبیلوں کے ہیں پھر پوشیدہ رکھا احوال ان کا پھر فرمایا نہ زیادہ ہوں گے اور کم اس میں تا آخر اس حدیث کو نقل کیا امام ترمذی نے۔

(۷) وقال خاتم المجتہدین ابن الحجر المکی فی شرح الاربعین قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عالماً بما یقع بعدہ جملة وتفصیلاً لما صلح انہ کف له عما یكون الی ان یدخل اهل

الجنة والنار منازلہم

ترجمہ: اور کہا خاتم المجتہدین ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے پچ شرح اربعین کے کہ تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے اس کو جو کچھ کہ واقع ہونے والا ہے بعد آپ کے مجمل اور مفصل کو اس واسطے کہ صحیح ہو چکا ہے البتہ کھلا واسطے جناب حضرت کے جو کچھ کہ ہوئے گا تا داخل ہونے جنتیوں کے اور دوزخیوں کے اپنے اپنے مکانوں میں۔

(۸) وقال الخطیب القسطلانی فی المواہب الزائر یتحضر علمہ بوقونہ بین یدہ وسماعہ وکلامہ کما فی حیوتہ اذلا فرق بین حیوتہ وموتہ الامتہ ومعرفتہ باحوالہم ونیاتہم وعزائمہم وخطوہم

ترجمہ: کہا امام خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۱۱ھ نے مواہب لدنیہ میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم روضہ اطہر گنبد خضریٰ پر حاضر ہونے والے کو جانتے ہیں اور سننا

کلام اور فریاد اس کی کاروبرو آپ کے جانتے ہیں اس طرح جیسا کہ تھے جانتے زندگی میں یعنی حیاتی میں کیونکہ فرق نہیں زندگی اور وفات آپ کی میں بیچ ملاحظہ کرنے کے اپنی امت کے اور دریافت کرنے میں احوالوں اور نیتوں اور مقصدوں اور خواہرات کے

(۹) اور و فی قصیدۃ بردہ: فان من جودک الدنیا و فرتها و من

علومک علم اللوح و القلم

ترجمہ: تحقیق بعض جود اور بخشش تیرے سے دنیا اور آخرت ہے اور بعض علموں تیرے کے علم لوح اور قلم کا ہے اور حاصل ہوا علم وسیع بہت اولیاء اللہ کو بطیفیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تو نبی ہمارے اولیٰ ہیں ساتھ حصول علم وسیع کے جیسا کہ نقل کیا علامہ شیخ نور الدین نے بھجے الاسرار میں۔

(۱۰) و نقل الامام الیافعی عن تاج الکارفین ابی الوفا فی الخلاصة المفاخر قال لایکون الشیخ شیخاً حتی یعرف من کاف الی قاف فقیل له ما من کاف الی قاف فقال یطلعه اللہ تعالیٰ علمی جمیع ما فی ایکون من ابتداء خلق یکن الی مقام وقف بہم انہم مسئولون و ایضاً فیہ قال الغوث الاعظم انا سلاب الاحوال و عزة ربی ان السعداء و الاشقیاء یعرضون علی و عینی فی اللوح المحفوظ و انا غا ص فی بحار علم اللہ تعالیٰ لکن اثبات علم الغیب یولی من اولیاء اللہ تعالیٰ و لنبی من انبیاء اللہ تعالیٰ بذاتہ شرک

ترجمہ: اور نقل کیا ہے امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تاج العارفین ابی الوفاء سے خلاصۃ المفاخر میں کہ کہا نہیں ہوتا شیخ کامل جب تک کہ جانے کاف سے کاف تک پس پوچھا گیا ان سے کیا چیز ہے کاف سے کاف تک کہا کہ مطلع اور آگاہ کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ تمام شے پر جو ہستی میں ہے ابتداء خلقت سے یہاں تک کہ واقف ہو ان سے کہ امام یافعی نے کہا حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کہ میں سلب کرنے والا ہوں احوالوں کا اور قسم ہے مجھ کو عزت رب اپنے کی نیک اور بد کو جانتا ہوں اور نظر میری لوح محفوظ میں ہے اور میں غوطہ خور ہوں اور تیرے والا ہوں بیچ دریا علم اللہ تعالیٰ کے اور علم

غیب کا واسطے کسی ولی کے اولیاء اللہ کے کسی نبی کے بذاتہ یہ شرک ہے اور علم غیب عطائی کی کوئی حد نہیں جتنا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہ کسے اولیاء اللہ کسی نبی کو اور کسی رسول کو عطا فرماتا ہے سب سے زیادہ علم غیب اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو عطا فرمایا جس کی کوئی حد نہیں۔

آیات قرآنی

(۱) پ ۲-۸ وما كان الله ليطلعكم على الغيب ولكن الله يجتبي

من رسله من يشاء O

اور اللہ تعالیٰ ایسے امور غیبیہ پر مطلع نہیں کرتا لیکن جس کو اللہ پسند کرے اپنے رسولوں سے ان کو منتخب فرمالتا ہے اپنے پیغمبروں سے اور اپنی مخلوق سے۔

(۲) پ ۲۹-۱۲ علم الغيب فلا يظهر على غيبه احداً O الا من

ارتضى من رسول

علم غیب کا جاننے والا وہی ہے سو وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا باں مگر اپنے کسی برگزیدہ پیغمبر کو پیغمبروں سے۔

(۳) پ ۲۹/۶ وما هو على الغيب بضنين

اور نہیں وہ یعنی نبی رحمت او پر غیب کی بات کے بخیل

شان نزول

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلقت و آفرینش سے قبل جب کہ میری امت مٹی کی شکل میں تھی اسی وقت وہ میرے سامنے اپنی صورتوں میں پیش کی گئی جیسا کہ حضرت آدم پر پیش کی گئی اور مجھے علم دیا گیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا یہ خبر جب منافقین کو ہوئی تو انہوں نے براہ استہزاء کہا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا گمان ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ جو لوگ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ان میں سے کون ایمان لائے گا کون کفر کرے گا باوجودیکہ ہم ان کے ساتھ ہیں اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے اس بات پر سید عالم نور مجسم فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر قیام فرمایا اللہ تعالیٰ کی

حمد و ثناء کے بعد فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم میں طعن کرتے ہیں آج سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اس میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کا تم مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں اس کی خبر نہ دے دو چنانچہ عبداللہ بن حذافہ نے کھڑے ہو کر کہا میرا باپ کون ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے حذافہ پھر دوسرا شخص منافقوں میں سے کھڑا ہوا کہا کہ میرا باپ کون ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فلاں شخص وہ منافق نے کہا یہ غلط ہے میرا باپ فلاں ہے جس کے ساتھ میری ماں کا نکاح ہوا ہے آپ نے فرمایا نہیں تو فلاں چرواہ کا بیٹا ہے جب وہ اپنے گھر گیا اپنی ماں سے کہا توں یہ بتا میں کس کا بیٹا ہوں اگر تو نے صحیح بتا دیا تو معاف ورنہ میں تیری گردن تلوار سے کاٹ دوں گا ماں نے کہا اگر تو نے سچ ہی پوچھنا ہے تو جس نے تجھے خبر دی ہے وہ سچی ہے میرا خاوند کمزور تھا میرے ہاں اولاد نہ تھی مجھے شریک طعن کرتے رہتے تھے لہذا ایک دن اس طعن کو دل دماغ میں رکھ کر باہر گئی چرواہ سے ملاقات ہوئی اسے توں پیدا ہوا اور جب حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کو یہ خبر ہوئی اپنے بیٹے عبداللہ کو ڈانٹا کہا اگر مجھ سے زمانہ جاہلیت میں کچھ گناہ سرزد ہو جاتا تو میں بھی اس منافق کی ماں کی طرح بے عزت ذلیل ہو جاتی اے میرے بیٹے آندہ کسی گزری ہوئی بات کے متعلق سوال حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کرنا چنانچہ ایسے موقع پر آیت نازل ماکان اللہ لیطلعکم نازل ہوئی پھر عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے فرمایا یا رسول اللہ ہم اللہ کی ربوبیت پر راضی ہوئے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوئے قرآن کے امام ہونے پر راضی ہوئے اور آپ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں حضور نے فرمایا کیا تم باز آؤ گے تین مرتبہ فرمایا پھر آپ منبر سے اترے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: مسئلہ اس حدیث سے ایک مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب ثابت ہوا کہ قیامت تک کی تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا گیا اور نمبر ۲ یہ بھی ثابت ہوا کہ حضور کے علم غیب میں طعن کرنا منافقین کا طریقہ ہے نمبر ۳ اللہ برگزیدہ رسولوں کو غیب کا علم دیتا ہے اور سید عالم نور مجسم حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم رسولوں میں سے افضل اور اعلیٰ اجمل اکمل ہیں اس آیت سے اور اس کے سوا بکثرت آیات و احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو غیب کے علوم عطا

فرمائے ہیں۔ اور علم غیب آپ کا معجزہ ہے اور یہ حدیث محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ
التونی ۲۵۶ھ نے صحیح بخاری باب العلم میں اور صحیح مسلم میں امام مسلم بن حجاج القشیری
التونی ۲۶۱ھ نے نقل کی ہے۔

وعن ابی موسیٰ الشعری قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن
اشیاء کرہھا حضرت ابو موسیٰ شعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک دفعہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چند سوال پوچھے گئے جو آپ کے مزاج شریف کے خلاف تھے
آپ نے جواب نہ دیا فلما اکثر علیہ غضب تم لہذا جب آپ کے سامنے بار بار
اسرار کیا گیا تو پھر آپ نے فرمایا ثم قال سلونی عما شئتم قال رجل من ابی قال
ابوک حذافة فقاما اخر فقال من ابی یا رسول اللہ قال ابوک سالم مولیٰ
شیبہ فلما رای عمر ما فی وجہہ قال یا رسول اللہ انا نتوب الی اللہ عزوجل
تو آپ کو جوش آ گیا فرمایا جو کچھ تم چاہو مجھ سے پوچھو اس پر ایک شخص نے کہا میرا
باپ کون ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ جذافہ ہے پس پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا کہا کہ میرا
باپ کون ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ سالم ہے شیبہ کا مولیٰ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے آپ کے چہرہ کو دیکھا سرخی مائل میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہم توبہ کرتے ہیں آپ سے اور اللہ سے یعنی معافی چاہتے ہیں حضور انور کے قدموں کو
بوسہ دیا اور پھر حضور منبر سے نیچے اتر آئے اور اسی موقع پر وحی کا نزول ہوا پے رکوع ۳
سورہ المائدہ۔

یا ایہا الذین امنوا لا تسئلوا عن اشیاء ان تبدالکم تسئلوکم
اے ایمان والو مت پوچھو ایسی فضول باتیں میرے حبیب سے اگر ظاہر کی جائیں
واسطے تمہارے بری لگیں تم کو۔

صحابہ کا عقیدہ حضور ﷺ غیب دان ہیں

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوازن کے وفد سے
دریافت کیا کہ مالک بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہاں ہے انہوں نے بتایا کہ وہ بنی ثقیف
کے ساتھ طائف میں ہے آپ نے فرمایا کہ تم لوگ مالک بن عوف کو خبر کر دو کہ اگر وہ

مسلمان ہو کر میرے پاس آ جائے تو میں اس کا سارا مال اس کو واپس دے دوں گا اس کے علاوہ اس کو ایک سو اونٹ اور بھی دوں گا مالک بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب یہ خبر ملی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسلمان ہو کر حاضر ہو گئے اور حضور نے ان کا کل مال ان کے سپرد فرما دیا اور وعدہ کے مطابق ایک سو اونٹ اس کے علاوہ بھی عنایت فرمائے حضرت مالک بن عوف آپ کے اس خلق عظیم سے بے حد متاثر ہوئے اور آپ کی مدح تعریف میں ایک قصیدہ پڑھا آپ کے سامنے کیونکہ یہ شاعر بھی تھے وہ شعر یہ ہیں۔

ما ان رأيت ولا سمعت لواحد في الناس كلهم كمثل محمد
يعني تمام انسانوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل نہ میں نے دیکھا نہ سنا۔

اوفى فاعطى لجذيل لمحمد ومتى تشاخي خبرك عما في غدا
جو سب سے زیادہ وعدہ کو پورا کرنے والا اور سب سے زیادہ مال کثیر عطا فرمانے والے اور جب تم چاہو ان سے پوچھ لو وہ کل آئندہ کی خبر تم کو بتا دیں گے لہذا نعت کے یہ اشعار سن کر حضور رحمت اللعالمین نے خوش ہو کے اس کے لئے دعائے خیر کی انہیں بطور انعام ایک حلہ بھی عنایت فرمایا۔ سیرت ابن ہشام جلد ۴ ص ۴۹۱ مدارج جلد ۲ ص ۳۲۳

۱۔ حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جس طرح کمال سیرت میں تمام اولین و آخرین سے ممتاز اور افضل اکمل اجمل اعلیٰ بنایا ہے اسی طرح آپ کو جمال صورت میں بھی بے مثل پیدا فرمایا ہے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین جو دن رات سفر حضر میں جمال نبوت کی تجلیاں دیکھتے رہے ان کو بھی یہی کہنا پڑھا لم یخلق الرحمن مثل محمد ابدأ وعلمی انه لا یخلق۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل پیدا فرمایا ہی نہیں اور ہم یہی جانتے ہیں کہ وہ کبھی نہ پیدا کرے گا۔ (علامہ دمیری در حیوۃ الحيوان جلد ۱ ص ۴۲)

۲۔ صحابی رسول بلبل گلشن رسالت تاجدار دو عالم کے درباری شاعر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ نے در قصیدہ ہمزیہ و بخاری و مسلم۔ وعن حضرت امن المؤمنین عائشہ صدیقہ فقیہہ رضی اللہ عنہا

واحسن منك لم ترقط عینی واجمل منك لم تلد انساء

یا رسول اللہ آپ سے زیادہ حسن و جمال والا میری آنکھ نے کبھی کسی کو دیکھا ہی نہیں اور آپ سے زیادہ حسن کمال۔ وہ کسی عورت نے جنا ہی نہیں۔

خلفت مبرء من کل عیب کانک قد خلقت کما تشاء

یا رسول اللہ آپ ہر عیب و نقصان سے پاک پیدا کئے گئے گویا کہ آپ ایسے ہی پیدا کئے گئے جیسے کہ حسن و جمیل پیدا ہونا چاہتے تھے آپ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے خیردی یا اللہ حسان کی مدد روح القدس سے فرمایا۔

فتح خیبر یہود کی دعوت

۳۔ مشکوٰۃ باب المعجزات فصل ۳ رواہ البخاری محمد بن اسماعیل بخاری المتوفی ۲۵۶ھ

وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال لما فتحت خیبر اہدیت

لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاة فیہا سم

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب خیبر کا قلعہ فتح کیا

گیا حضور کیلئے بھنی ہوئی بکری کے گوشت کا تحفہ بھیجا گیا اس میں زہر ملا ہوا تھا۔

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجمعوا لی من کان ہہنا من

الیہود فجمعوا لہ

پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہاں جتنے یہودی رہتے ہیں سب کو یہاں جمع

کرو لہذا تمام کو جمع کیا گیا۔

فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی ساء لکم عن شنی

فہل انتم مصدقی عنہ

پس آپ نے فرمایا میں تم سے ایک چیز کے متعلق سوال کرتا ہوں کیا تم مجھے سچ سچ

بتاؤ گے۔

قال نعم یا ابا القاسم فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من

ابوکم قالو فلان

اور انہوں نے کہا ہاں اے ابو القاسم آپ نے ان کو فرمایا تمہارا باپ کون ہے یہود

نے کہا فلاں۔

قال كذبتكم بل ابركم فلان قالوا صدقت وبررت قال فهل انتم
مصدقى عن شنى

آپ نے فرمایا تم جھوٹ بولتے ہو تمہارا باپ فلاں ہے وہ بولے آپ نے سچ کہا
اور درست کہا پھر آپ نے فرمایا کیا جواب دو گے ایک چیز کے متعلق سوال کرتا ہوں میں
تم سے سچ بتاؤ گے۔

ان سالتکم عنہ قالو نعم یا ابا القاسم ان کذبتناک عرفت کما
عرفتہ فی ابیتنا فقال لهم من اهل النار

یہودیوں نے کہا ہاں اے ابو القاسم اگر ہم اب جھوٹ بولے تو آپ کو معلوم ہو
جائے گا ہمارا جھوٹ جیسا کہ آپ کو ہمارے قبیلہ کا مورث اعلیٰ جد باپ کے متعلق معلوم
ہو گیا تھا آپ نے یہودیوں سے فرمایا کون دوزخ ہے انہوں نے کہا ہم دوزخ میں رہیں
گے مگر تھوڑے دن پھر تم ہمارے بعد جائیں گے رسول اللہ نے فرمایا ہرگز نہیں تم جھوٹے
ہو اپنی خبروں میں اللہ کی قسم ہم تمہارے خلیفہ نہیں ہوں گے دوزخ میں کبھی بھی۔

ثم قال هل انتم مصدقى عن شنى ان سالتکم عنہ فقالوا نعم یا ابا القاسم
پھر اللہ کے رسول نے فرمایا کیا تم میری تصدیق کرو گے یعنی سچ بتاؤ گے ایک
چیز کے متعلق اگر میں سوال کروں تم سے یہودیوں نے کہا ہاں اے ابو القاسم۔ قال هل
جعلتم فی شاة سما قالوا نعم قال فما حملکم علی ذالک آپ نے فرمایا کیا تم
نے اس بکری کے گوشت میں زہر ملایا تھا انہوں نے کہا ہاں جی۔ آپ نے فرمایا کس چیز
نے تم کو برا بیخنتہ کیا پھر

قالوا اردنا ان کنت کاذباً ان نشتریح منک وان کنت صادقاً لم
یضرک (رواہ بخاری)

یہودیوں نے کہا کہ اس لئے ہمارا ارادہ تھا اگر آپ جھوٹے نبی ہیں تو ہم آپ
سے راحت امن پائیں گے اگر آپ سچے نبی ہیں تو آپ کو ہرگز تکلیف نہ ہوگی یعنی
وصال نہ پاؤ گے۔

خلاصہ

- (۱) اس عورت کا نام زینب بنت حادث تھا مرحب ابن ابی مرحب کی بہن تھی اور سلام ابن مسلم کی بیوی تھی اس نے گوشت پکا کر زہر ملا کر گوشت بطور ہدیہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا تھا دوسروں سے ہم مشورہ ہو کر۔
- (۲) اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا بندے کا طرہ امتیاز ہے حضور کو اللہ نے علم غیب کل بخشا آپ کو ہر چیز کی حقیقت معلوم ہے مگر اس وقت مرضی الہی تھی کہ بعض صحابہ اس گوشت سے شہید ہو جائیں بلکہ رضا بالقضا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے بعض کا وفات پانا ارادہ الہی میں آچکا ہے۔
- (۳) اور یہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم الغیب آپ لوگوں کی نسلوں تک واقف ہیں اسرار الہیہ سے خبردار ہیں جو کچھ ہوا اللہ رسول کے درمیان طے شدہ پروگرام کے تحت ہوا یہاں اعتراض کی گنجائش نہیں۔
- (۴) معلوم ہوا کہ وہ یہود بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے قائل تھے تب ہی تو بولے کہ ہمارا جھوٹ آپ پر چھپ نہ سکے گا لہذا جو آپ کے علم غیب کا انکار کرے وہ ان یہود سے بدتر ہے حضور کو سب کی نسل اور اصل کی خبر ہے کسی کا بیٹا ہونا ایسی غیبی خبر ہے جیسے کہ بجز پروردگار کوئی نہیں جانتا۔
- (۵) عورت اور سب نے کہا ہم نے آپ کا معجزہ دیکھنا چاہا کہ آپ پر زہر اثر نہ کرے تو ہمارے نزدیک آپ کی نبوت کا ثبوت ہے اور صحابہ کو تکلیف ہوئی بشر صحابی موقع پر وفات پا گیا اور بشر کے وارثوں سے معافی حضور نے دلوا دی انہوں نے قصاص معاف کر دیا اس موقع پر کوئی یہودی اور وہ عورت زینب بنت حادث کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ ہونا یہ معجزہ تھا آپ کا۔
- (۶) اگرچہ زہر ملانے والی صرف ایک یہودن عورت تھی مگر چونکہ یہ کام ان سب کے مشورہ سے ہوا تھا لہذا سب کا فعل تھا اس لئے ان سب سے حضور انور نے یہ سوال فرمایا اور انہوں نے یہ مذکورہ جواب دیا اگر وہ لوگ حضور کا علم غیب ابھی ابھی آزما چکے نہ ہوتے تو ہرگز اپنا جرم قبول نہ کرتے وہ سمجھ گئے۔

کیا بنے بات جہان بات بنائے نہ بنے
یہی تو علم غیب ہے علم لدنی جس کو کہتے ہیں
یہی تو علم غیب ہے علم غیب سنی جس کو کہتے ہیں

کل کی خبر

مشکوٰۃ باب المعجزات

(۱) وعن سهيل بن حنظلية انهم ساروا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حنين النخ

حضرت سہیل ابن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ حنین کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے تو انہوں نے بہت دراز سفر کیا حتیٰ کہ شام ہو گئی تو ایک سوار آیا حضور اقدس کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے دیکھا کہ قبیلہ ہوازن کا بجمعہ اپنی عورتوں جانوروں کے ساتھ حنین میں جمع ہو گیا ہے جنگ کے ارادہ سے آپ کے ساتھ اور بجمعہ مال و اسباب حرب کے ساتھ۔

فبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال تلك غنيمة المسلمين غدا انشاء الله تعالى۔

یہ خبر سن کر آپ نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ انشاء اللہ یہ سب کچھ کل مسلمانوں کی غنیمت ہوگی اور یہ لوگ قیدی ہوں گے دوسرے دن ایسا ہی ہوا لہذا یہ ہوا حضور کے علم غیب کا معجزہ۔ ابوداؤد ۲۷۷۵ھ

در مشکوٰۃ باب المعجزات

(۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں حضرت عمر فاروق اہل بدر والوں کی خبر دینے شانے لگے قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يديننا مصارع اهل بدر بالامس يقول هذا مصرح فلان غدا انشاء الله وهذا مصرع فلان غدا انشاء الله قال عمرو الذي بعثه بالحق ما اخطوا الحدود التي حددها رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ (رواه مسلم) ۲۷۶۱ھ

فرمایا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو ایک دن پہلے کفار کے قتل گاہ دکھاتے تھے ایک چھڑی کے ساتھ نشان لگا کر فرمایا انشاء اللہ کل یہ جگہ فلاں کافر کی قتل گاہ ہوگی اور انشاء اللہ کل یہ جگہ فلاں کی قتل گاہ ہوگی جناب عمر فرماتے کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ وہ لوگ اس دائرہ حد کے اندر ہر شخص قتل ہوا جہاں حضور نے دائرہ کھینچ کر جگہ مقررہ فرمائی تھی۔

خلاصہ

اس فرمان عالی میں تین غیبی خبریں ہیں (۱) وقت موت کی خبر کہ فلاں شخص کل مرے گا (۲) جگہ موت کی خبر کہ فلاں جگہ مرے گا (۳) نوعیت موت کی خبر کہ کفر پر مرے گا اور فلاں ہمارے ہاتھوں مارا جائے گا۔ غرض کہ علوم خمسہ میں تین چیزوں کی خبر حضور نے دی۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کو علم غیب خصوصاً علوم خمسہ بخشا ہے۔ دیکھو کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے اور اس بچے کے حالات کیا ہوں گے اس حال میں بنے گا کس حال میں مرے گا یہ تمام چیزیں علوم خمسہ سے ہیں مگر تعلیم الہی سے چنانچہ حضرت زکریا علیہ السلام نے خبر دی اپنے بیٹے یحییٰ علیہ السلام کی جب ان کی بیوی ایشاء حاملہ ہوئی اور ہمارے آقا و موالانا نے حضرت حسنین علیہ السلام کے صالح و شہید ہونے کی خبر پہلے ہی دی جنگ بدر میں ایک دن پہلے ہی بتا دیا نام بنام لے کر اور امیہ بن خلف کی بابت فرمایا کہ یہ کل ہمارے ہاتھوں قتل ہوگا اور آپ نے دوسرے روز خود اپنے ہاتھ سے قتل کیا۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی بابت خبر

(۳) مشکوٰۃ جلد ۶ صفحہ ۳۶۱ و عن انیسۃ بنت زید ابن ارقم عن ابیہا ان

النبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل علی زید یعودہ من مرض کان بہ

قال لیس علیک من مرضک باس

حضرت انیسۃ بنت زید ابن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہمارے گھر جب میرا باپ سخت بیماری میں بے ہوش تھے آپ نے فرمایا گھبراؤ نہ یہ مرض خطرناک نہیں اے زید تم اس

مرض سے وفات نہیں پاؤ گے ابھی تمہاری عمر باقی ہے۔

ولكن كيف لك اذا عمرت بعدى فعميت قال احتسب واحمد
لیکن تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب تم کو میرے بعد دراز عمر ملے گی تو تم نابینا
ہو جاؤ گے عرض کیا یا رسول اللہ میں صبر اور طلب اجر کروں گا یعنی میں رب کی مدد طلب
کروں گا اللہ کی رضا پر صبر کروں گا۔

قال اذن تدخل الجنة بغير حساب فعمى بعد امامات النبی صلی
اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایسا کرے گا تو جنت میں بغیر حساب و کتاب
کے داخل ہوگا۔

راوی اسحابیہ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وصال شریف کے بعد میرا باپ
نابینا ہو گے۔

ثم رد الله عليه بصره ثم مات: رواه البيهقي في دلائل النبوة المتوفى ٤٥٨ھ

پھر بینائی واپس دی گئی پھر اس کے بعد فوت ہوئے خیال رہے کہ حضور انور کو اس
شفاء کی بھی خبر تھی مگر آپ نے انہیں بتایا نہیں اس لئے تاکہ ان کا امتحان اور صبر اعلیٰ درجہ
کے ہوں چنانچہ یہ ہے حضور کا علم غیب کہ لوگوں کی زندگی اور موت سے آپ خبردار ہیں۔
حضرت ایسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں تابعین
سے ہیں اور حضرت زید ابن ارقم صحابی ہیں انصاری خذرجی ہیں آخر کوفہ رہے وہاں ہی
۵۷۸ھ میں وفات پائی ۵۸ سال عمر ہوئی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بگھیاڑ کا بولنا یہودی کا ایمان لانا

وعن ابی ہریرۃ قال جاء ذئب الی راعی غنم فاخذ منها شاة فطلبه
الراعی (باب المعجزات مشکوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بھینڑیا کسی بکریوں کے اجڑ
کی طرف گیا ان میں سے ایک بکری پکڑی اسے چرواہے نے چھوڑا لیا پیچھا کر کے شور مچا
کر اسکے منہ سے چھوڑا لی۔

حتى انتزمتها منها قال فصعد الذئب على تل فاقمى واستنفر وقال
قد عمدت الى رزق رزقيه الله اخذته ثم انتزعته منى فقال الرجل
تالله ان رايت كاليوم زئب يتلكم فقال الذئب اعتجب من هذا
رجل فى النخلات

فرمایا پھر وہ بھیڑیا ٹیلہ پر چڑھ گیا وہاں بیٹھ گیا اور دم نیچے دبا لی اور بولا کہ میں نے
پر ابراہہ کیا اپنی روزی کا جو مجھے اللہ نے دے دی پھر تو نے وہ مجھ سے چھین لی یعنی تو نے
مجھ پر ظلم کیا کہ رب کی دی ہوئی روزی مجھ سے چھین لی پس کہا یہودی نے اللہ کی قسم میں
نے ایسا کبھی نہ دیکھا نہ سنا کہ بھیڑیا انسان کی طرح کلام کرتا ہے۔ تو بھیڑیا بولا کہ اس
سے تعجب والی بات یہ ہے کہ ایک صاحب جو کھجوروں کے درمیان جو بستی مدینہ ہے اس
میں ہے لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں۔

بین الحرین بخبر وکم بما معنی وما هو کان بعدکم
تم کو ساری گزشتہ اور بعد میں آنے والی باتوں کی خبر دے رہے ہیں از آدم علیہ
السلام تا روز قیامت ہر بات لوگوں کو بتا رہے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ حضور پر نور کا علم
غیب جانور بھی مانتے تھے جو انسان ہو کر اس کا انکار کرے وہ جانوروں سے بھی بدتر گیا
گزارا ہے۔

قال فكان الرجل يهوديا فجاء الى النبي صلى الله عليه وسلم
فاخبره واسلم

کہا کہ پس وہ شخص یہودی تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ
کو تمام واقعات سنایا آپ نے اس بھیڑیے کی بات تصدیق فرمائی اور وہ یہودی جس کا
نام ہبار ابن اوس خزاعی ہے اور اس کا لقب معلم الذئب ہے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔
فصدقه النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم انها اما
رات بين يدي الساعة قد اوشك الرجل ان يخرج فلا يرجع حتى يحدثه
نعلاه وسوته بما احدث اهل بعده۔ (رواه شرح سنه)

پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ تعجب کی بات نہیں تعجب کی بات یہ ہے کہ
قرب قیامت کے ایک شخص اپنے گھر سے نکلے گا جب واپس گھر آئے گا اس کی جوتی اور

کوڑا خبر دے گا جو اس کے گھر والوں نے کیا اس کے بعد وہ دونوں چیزیں گھر والوں کی آوازیں کیج کر لیں گے اس شخص کے آنے پر یہ دونوں سب کچھ بتا دیں گے یہ علامات قیامت ہے اور حضور کا گزرا ہوا اور آنے والا واقعات بتانا یہ آپ کا علم غیب کا حصہ ہے آپ کا معجزہ ہے۔

شعر:

نیلے چڑھ بگھیاڑ پیا بولے دیکھو آکھے یہودی ایڈی گل بندی نہیں
 ہوئے بے زبان تے کرے گاں طاقت اہندے منہ زبان دی نہیں
 آگو بول بگھیاڑ کہن لگا ایہہ گل وہم خیال تے ظن دی نہیں
 جیہڑا دسے دیوانیہ غیب سارے خلق نبی کیوں اوس نوں من دی نہیں

قرب قیامت اللہ تعالیٰ ایک دابة الارض نکالے گا جو فصیح کلام کریگا

واذا وقع القول عليهم اخرجنا لهم دابة من الارض تكلمهم ان
 الناس كانوا بايتنا لا يوقنون ۝ (القرآن پ ۲۰-۲)

اور جس وقت وعدہ قیامت کا ان پر پورا ہونے کا ہوگا تو ہم ان کیلئے ایک عجیب جانور نکالیں گے کہ وہ ان سے فصیح زبان سے کلام کرے گا بیشک کافر و منکر منافق لوگ ہماری یعنی اللہ کی آیتوں پر یقین نہیں لاتے۔

تشریح: یعنی ان پر غضب الہی ہوگا اور عذاب واجب ہو جائے گا اور حجت پوری ہو جائے گی اس طرح لوگ امر بالمعروف اور نہی منکر ترک کر دیں گے اور ان کی درستی کی کوئی امید نہ باقی رہے گی یعنی قیامت قریب ہو جائے گی اس کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں گی اور اس وقت توبہ نفع نہ دے گی تو ایک چوپایہ جس کو قرآن نے دابة الارض کہا ہے یہ عجیب شکل کا جانور ہوگا جو کوہ صفاء سے برآمد ہوگا تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا۔ سوائے مکہ و مدینہ المنورہ کے فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا ہر شخص کی پیشانی پر ایک نشان لگائے گا ایمان داروں کی پیشانی پر عصائے موسیٰ علیہ السلام سے نورانی خط سے لکھے گا اور کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری سے سیاہ مہر لگائے گا اور بزبان فصیح کہے گا ہذا مومن و ہذا کافر یعنی یہ مومن ہے اور یہ کافر ہے یہ بھی علم غیب

کا ایک حصہ ہے اللہ جس کو چاہتا ہے علم غیب پر مطلع کرتا ہے۔ (در تفسیر نعیمی و خازن)
مگر منافق لوگ نہیں یقین لاتے۔

حدیث کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم

وعن ابی ہریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم ثم
انصرف وقال یافلان الاتحسن صلوتک الا ینظر المصلی اذا
صلی کیف یصلی وانما یصلی لنفسہ انی واللہ لا یبصر من ورائی
کما ابصر من بین یدی (صحیح مسلم حدیث نمبر ۸۶۱ مشکوٰۃ) ۴/۲۲۷ ۲۲۷ھ مسلم ۳/۲۱۱
ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک روز ظہر کی نماز باجماعت پڑھائی سلام کے بعد ایک شخص کی طرف
متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا اے شخص تم نے نماز اچھی طرح کیوں نہیں ادا کی کیا نمازی نماز
پڑھتے یہ غور نہیں کرتا کہ وہ کس طرح نماز پڑھ رہا ہے اور وہ محض اپنے لئے نماز پڑھتا
ہے یا اللہ کی رضا کیلئے اللہ کی قسم اس بات میں کوئی شک نہیں کہ تم کو میں پس پشت بھی
یقیناً ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسا کہ میں سامنے سے دیکھتا ہوں۔

حدیث نمبر ۷۶۲

وعن ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال هل تدون قبلتی ہمنا فواللہ لا یخفی علی رکوعکم
ولا سجودکم وانی لا راسم من وراء ظہری (رواہ مسلم) ۲/۶۱۲ ۶۱۲ھ
ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں صرف قبلہ کی طرف دیکھتا ہوں قسم خدا کی
مجھ پر تمہارا رکوع اور تمہارا سجود مخفی نہیں ہوتا یعنی پوشیدہ نہیں ہوتا بے شک میں تم کو اپنی
پس پشت سے بھی دیکھتا ہوں۔

روایت دوسری:

وعن ابو ہریرۃ قال صل بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اظہر
وفی موخر الصفوف رجل فسأء الصلوۃ فلما سلم نادى رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یافلان الاتقی اللہ الا تلتی کیف تصلی
انکم تدون انه یخفی علی شیئی مما تصنعون واللہ انی لا اکرئی من
خلفی کما ارئی من بین یدی (رواہ احمد) در مشکوٰۃ باب الملتہ ص ۲۴۱

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہا ایک روز رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی جماعت کروائی سلام کے بعد ایک شخص کو آواز دی یا
فلاں بن فلاں وہ آدمی پچھلی صف میں یعنی سب سے آخری صف میں تھا اس نے اچھی
طرح نماز نہیں پڑھی تھی جب وہ قریب حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ سے
نہیں ڈرتا تو دیکھتا نہیں کس طرح نماز پڑھتا ہے اور تمہارا خیال ہے کہ تم جو کچھ کرتے ہو
مجھ پر پوشیدہ رہتا ہے اللہ کی قسم بے شک میں اپنے پیچھے اس طرح دیکھتا ہوں جس طرح
میں اپنے آگے دیکھتا ہوں یہ بات قسمیہ فرمائی مسجد نبوی میں مصلیٰ پر بیٹھ کر ظہر کی جماعت
کے فوراً بعد۔

حدیث نمبر ۸۶۳

وعن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال اقیموا الرکوع واسجدوا فواللہ انی لا راکم من بعدی
وربما قال من بعدی ظہری اذا رکعتم وسجدتم

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا رکوع اور سجود اچھی طرح ادا کیا کرو قسم اللہ کی بلا شک شبہ میں تمہیں اپنی پس
پشت سے بھی دیکھتا ہوں بعض دفعہ یہ بھی فرمایا میں تمہیں رکوع اور سجود کی حالت میں بھی
دیکھتا ہوں۔

حدیث نمبر ۸۶۳

وعن انس ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتموا رکوع
واسجدوا فواللہ انی ارکم من بعدی ظہری اذا مارکعتم واذا ما
سجدتم

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا رکوع اور سجدہ پورا پورا کیا کرو اللہ کی قسم میں تم کو رکوع اور سجدہ کی

حالت میں بھی دیکھتا ہوں اس موضوع کے تحت بخاری شریف میں بھی ایک روایت اس طرح ہے۔

وعن ابو هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هل تدرون
 قبلتي ههنا والله ما يخفى علي ركوعكم ولا خشوعكم وانتي
 لاراكم من وراء ظهري (رواه بخاری، رواه مسلم) ۲۶۱۱ ۲۶۱۲ ۲۶۱۳ ۲۶۱۴ ۲۶۱۵
 ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں صرف سامنے ہی دیکھتا ہوں اللہ کی قسم
 نے مجھ پر تمہاری نماز کی ظاہری حالت اور نہ باطنی حالت خضوع خشوع پوشیدہ ہوتی
 ہے۔

ایک اور روایت حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طویل حدیث کے ضمن میں
 بیان کرتی ہیں۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من شئ لم اكن اريته لا
 راسية في مقامي هذا حتى الجنة والنار
 حضور نے فرمایا مجھے ہر وہ چیز دکھائی گئی جو مینے اس سے پہلے نہیں دیکھی تھی یہاں
 تک کہ جنت اور دوزخ بھی دیکھائی گئی۔ (رواه بخاری و مسلم)

شرح صحیح مسلم جلد پہلی حدیث نمبر ۶۳۲ ترمذی

عن انس قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم
 الخ قال فاني اراكم من اماى وبين خلفي ثم قال والذي نفسى
 محمد بيده لورايتم ماريت لضيكم قليلاً ولبكيتم كثيراً قالوا وما
 رايت يا رسول الله قال رايت الجنة والنار

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے
 اور فرمایا اے لوگو میں تمہارا امام ہوں تم رکوع و سجود قیام اور سلام میں مجھ پر سبقت نہ کیا
 کرو بلاشبک شبہ میں سامنے اور پشت پیچھے دونوں طرف یکساں ہی دیکھتا ہوں پھر فرمایا
 قسم خدا کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اگر تم ان حقائق کو دیکھ لو جن کو میں دیکھتا

ہوں تو تم ہنسو کم روؤ زیادہ اسحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دیکھا آپ نے حضور نے فرمایا میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا اور ان کے حالات و واقعات: جو سب سے آخری شخص جنت میں داخل ہوگا اس کو بھی میں جانتا ہوں۔

سب سے آخری شخص جو جنت میں داخل ہوگا

اس کو بھی میں جانتا ہوں اور اس کی کیفیت

حدیث نمبر ۳۵۹ شرح صحیح مسلم شریف کتاب الایمان۔ امام مسلم التوفی ۲۶۱ھ

وعن ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ثم یفرغ اللہ من اتقضاء بین العباد ویبتقی رجل مقبل

بوجہہ علی النار وهو اخر اهل الجنة دخولا فی الجنة

ترجمہ: روز قیامت جب اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے سے

فارغ ہو جائے گا اور ایک شخص ابھی باقی ہوگا جس کا منہ جہنم کی طرف ہوگا اور یہی شخص

آخری جنتی ہوگا۔

پہلا سوال: فیقول ای رب اصرف وجہی عن النار فانہ قد قشبنی رہا

واحرقتنی ذکائوہا: وہ اللہ تعالیٰ سے عرض کرے گا اے میرے رب میرا منہ جہنم کی

طرف سے پھیر دے اس کی بدبو مجھے ایذا پہنچاتی ہے اور اس کی تپش گرمی مجھے جلا رہی

ہے۔ کافی دیر دعاء کرتا رہے گا۔ ثم یقول اللہ تبارک و تعالیٰ هل عسیت ان

فعلت ذالک بک ان تسئال غیرہ۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمائے گا

اگر میں نے یہ تیرا سوال پورا کر دیا تو پھر تو اور سوال تو نہ کرے گا وہ شخص کہے گا لا

اسئالک غیدہ اور کوئی سوال نہیں کروں گا ویقطنی ربہ عزوجل من عہود و موثیق

ماشاء اللہ فیصرف اللہ وجہہ عن النار اور پھر اللہ تعالیٰ عزوجل اپنی مرضی کے مطابق

اس سے عہد و پیمانے لے گا پس اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ جہنم کی طرف سے جنت

کی طرف کر دے گا جب وہ شخص جنت کو اپنے سامنے دیکھے گا کچھ دیر چپ رہے گا پھر

کہے گا۔ پھر دوسرا سوال کرے گا اے میرے رب مجھے جنت کے دروازے تک لے جا تو

اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے مجھ سے بختہ عہد و پیمان نہیں کئے تھے کہ تو مزید سوال نہیں کرے گا اللہ فرمائے گا وتلک یا ابن آدم ما اعدک اے ابن آدم تو کس قدر عہد شکن ہے افسوس ہے تجھ پر وہ شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا اگر میں تیرا یہ سوال بھی پورا کر دیا تو پھر اور کچھ نہیں مانگے گا وہ شخص کہے گا اے میرے رب تیری عزت و جلال کی قسم میں اور کچھ نہیں مانگوں گا پھر اللہ تعالیٰ نے عہد و پیمان لے گا اپنی مرضی کے مطابق فيقدمه الى باب الجنة: پس اس شخص کو جنت کے دروازہ پر کھڑا کر دے گا جب وہ شخص جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوگا تو جنت اپنی تمام وسعتوں کے ساتھ اس کو نظر آئے گی اور وہ اس میں سرور انگیز اور خوشگوار مناظر دیکھے گا تو پھر سوال کرے گا۔ تیسرا سوال: ثم يقول اي رب ادخلني الجنة اے میرے رب مجھے جنت میں داخل کر دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے ابھی بختہ عہد و پیمان نہیں کئے تھے کہ میں اس کے بعد کوئی سوال نہیں کروں گا افسوس اے ابن آدم تو کس قدر عہد شکن ہے وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب میں تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہ ہوں گا کہ جنت سے دروازہ پر کھڑا ہوں اور پھر جنت کے اندر نہ جا سکوں وہ یوں ہی بار بار دعا کرتا رہے گا حتیٰ کہ يضحك الله تبارك و تعالیٰ منه فاذا ضحك الله منه قال ادخل الجنة اللہ تعالیٰ کو اپنی شان کے مطابق ہنسی آ جائے گی پھر جب اللہ ہنس پڑے گا تو فرمائے گا اس شخص کو جا جنت میں داخل ہو جا اور جب وہ شخص جنت کی لیل و نہار گل گزار دیکھے گا تو پھر دیدار خداوندی کا سوال کر دے گا تو اللہ تعالیٰ کے دیدار سے بھی مستفید ہوگا۔ القرآن لا يستتم الانسان من دعاء الخير آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں اکتاتا اپنے رب سے اللہ دینے سے نہیں اکتاتا مومن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے القرآن۔

۱- وجوه يومئذ ناخرة الى ربها ناخرة كچه چہرے اس دن اپنے رب کو دیکھتے ہوئے تروتازہ ہوں گے

۲- كلا انهم عن ربهم يومئذ لمعجبون: ہاں ہاں بے شک اس دن کفار اپنے رب کے دیدار سے محروم ہوں گے۔

خلاصہ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امور غیبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر منکشف تھے

ہر شخص کے اعمال اور ان کی کیفیت اور اس کا خاتمہ آپ کے پیش نظر تھا ایک دفعہ جنگ حنین میں ایک شخص کے بارے میں قبل از وقت فرما دیا تھا کہ یہ شخص جہنمی ہے۔ وعن ابویہریہ رضی اللہ عنہ حدیث نمبر ۲۱۳

حدیث ۲۱۲ شرح صحیح مسلم ص ۲۱۳ امام ابو الحسن مسلم بن الحجاج القشیری متوفی

۲۶۱ھ

صحیح مسلم جلد ۱ ص ۲۱۹

وعن سهل بن سعد الساعدي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم الخ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام کے گہوارے میں آنکھ کھولی اور ۱۸۸ حدیث مروی ہے ۹۶ سال عمر گزار کر ۹۱ھ میں وصال فرمایا لوگ عموماً صحابہ کرام کے ابر کرم کے سایہ سے محروم ہو چکے تھے حضرت سہل خود فرمایا کرتے تھے کہ میری وفات کے بعد قال قال رسول اللہ کہنے والا کوئی شخص باقی نہیں رہے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کفار مشرکوں میں مقابلہ ہوا نوبت زبردست نشت و خون تک پہنچی لشکر اسلام میں ایک ایسا بہادر شخص تھا جس پر بھی حملہ کرتا اسے مار ڈالتا صحابہ کرام نے اس شخص کے بارے میں کہا آج اس جیسا جہاد کسی نے نہیں کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن وہ شخص جہنمی ہے صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا میں اس شخص کی نگرانی کروں گا تا کہ معلوم ہو وہ شخص کس فعل کے سبب جہنمی ہوتا ہے پس وہ صحابی اس کی نگرانی سخت کرنے لگا حتیٰ کہ وہ دوڑتا تو یہ بھی دوڑتا بالآخر وہ شخص سخت زخمی ہو گیا اور کئی کفار کو فی النار کیا زخموں کی تکلیف سے تلوار کی نوک اپنے سینہ پر رکھی خود کشی کر لی وہ صحابی اسی وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا بات ہے اس وقت میں نے فیصلہ کیا تھا کہ میں ان لوگوں کی حیرانی دور کر دوں گا چنانچہ میں اس کا پیچھا کرتا رہا جب وہ شخص بہت زخمی ہو گیا تو اس نے تلوار کی نوک اپنے سینہ پر گھونپ کر اس نے خود کشی کر لی آپ نے یہ سن کر اللہ اکبر نعرہ تکبیر بلند کیا آپ نے فرمایا بعض شخص ایسے کام کرتے ہیں جن کی وجہ سے لوگ ان کو جنتی سمجھتے ہیں اور وہ جہنمی ہوتے ہیں اور بعض لوگ ایسے کام کرتے ہیں جن کی وجہ سے لوگ ان کو

جنہی سمجھتے ہیں اور وہ جنتی ہوتے ہیں اصل میں یہ شخص منافق تھا۔

نعرۂ تکبیر اور نعرۂ رسالت یا رسول اللہ کا جواز

خلاصہ: ۱- اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ امور غیبیہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم پر منکشف تھے ہر شخص کے اعمال اور ان کی کیفیت اس کا خاتمہ پیش نظر تھا آپ قبل از وقت فرمادیا تھا کہ یہ شخص جنہی ہے۔

۲- صحابی سے خودکشی کی تصدیق سن کر حضور نے نعرۂ تکبیر بلند آواز سے کہا نعرۂ تکبیر اس حدیث سے ثابت ہے اور نعرۂ رسالت کا ثبوت مسلم شریف کے باب الہجرت میں ہے جب حضور اکرم نور مجسم اور صحابہ کرام مدینہ منورہ کی گھائیوں سے باہر آئے مدینہ کے مرد عورتوں اور بچوں نے دیکھ کر خوشی سے آواز بلند کہہ رہے تھے یا محمد یا رسول اللہ صحیح مسلم جلد ۱ ص ۲۱۹

۳- اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کو غیب کا علم خصوصاً علوم خمد بخشتا ہے دیکھو ماں کے پیٹ میں کیا ہے اور اس بچے کے حالات کیا ہوں گے کس حال میں جنے گا اور کس حال میں مرے گا یہ تمام چیزیں علوم خمد سے ہیں۔

حدیث نمبر ۲۱۸ شرح صحیح مسلم ۲۱۶ کتاب الایمان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح خیبر کرنے گئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح عطا فرمائی وہاں سے مال غنیمت میں سونا چاند نہیں ملا بلکہ مختلف قسم کا سامان نلہ اور کپڑے وغیرہ ملے واپسی پر ہم ایک وادی کی طرف چل پڑے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رفاعہ بن زید نامی ایک شخص تھا جو آپ کو قبیلہ جذام کے ایک شخص نے نذر کیا تھا جب ہم اس وادی میں اترے اور آرام کیا تو اس غلام نے یعنی رفاعہ بن زید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سامان کھولنا شروع کیا اسی دوران اچانک کہیں سے ایک تیرا آ کر اسے لگا جس سے اس کا انتقال ہو گیا اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے شہادت مبارک ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلاً والذي نفس محمد بيده

ان الشملة لتلتهمب عليه ناراً اخذها من الفنائم يوم شير لم
تصبها المقاسم الخ

آپ نے فرمایا ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے جو چادر اس نے فتح خیبر کے مال غنیمت میں سے لی تھی وہ اس کے حصہ کی نہ تھی وہ ہی چادر بصورت شعلہ آتش اس کے اوپر جل رہی ہے یہ سن کر سب خوفزدہ ہو گئے۔ ایک شخص چڑے کے ایک دو تسمہ لے کر آیا حضور نے فرمایا یہ تسمے بھی آگ کے ہیں۔

خلاصہ: ۱- مال غنیمت میں سے امام کی تقسیم سے پہلے کوئی چیز لینا حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے۔

۲- شہید کے حقوق العباد معاف نہیں ہوتے جب تک صاحب حق معاف نہ کرے۔

۳- اس حدیث سے عذاب قبر ثابت ہوا کیونکہ جس آگ میں اس کو حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلتے ہوئے دیکھا وہ قبر کے اندر عالم برزخ میں جل رہی تھی کیونکہ جہنم میں دخول قیامت کے بعد ہوگا۔

۴- حضور اکرم نور مجسم کی نگاہ سے عالم برزخ کے احوال اوجھل نہ تھے اور آپ نہ صرف اس کو آگ میں جلتا ہوا دیکھ رہے تھے بلکہ اس کے عذاب کا سبب بھی جانتے تھے اور جس طرح اس وقت آپ عالم دنیا میں رہ کر اہل برزخ کے احوال سے ناواقف نہ تھے اسی طرح اب عالم برزخ میں جا کر اہل دنیا کے احوال سے ناواقف نہیں ہیں۔

۵- ان تینوں حدیثوں سے ثابت ہوا جسے مال غنیمت میں سے ایک چادر یا ایک جوتی کا تسمہ بھی ناجائز طور پر حاصل کیا وہ جہنم کی سزا کا مستحق ہے اس سے یہ معلوم ہوا کہ قوم کی اجتماعی ملکیت سے کوئی چیز ناجائز طور پر لینا جہنم کی سزا کا موجب ہے۔

جیسا کہ نقل کیا صاحب ہدیۃ الحرمین فاضل دیوبند دہلوی نے صفحہ ۱۸ پر

۱- بزار نے اور طبرانی نے اوسط میں اور محدث ابو نعیم نے ساتھ سند صحیح ہے کہ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشفع لامتي حتى ينادي ربي

تبارك و تعالیٰ رضيت يا محمد فاقول اي رب رضيت قال

رایت ما تعمل امتی بعدی فاخترت لهم الشفاعة ذکره الطبراً
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت کروں گا میں اپنی امت کی اتنے تک
 کہ پکارے گا رب میرا راضی ہو تو یا محمد پس میں کہوں گا اے رب میرے راضی ہو
 میں۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا میں نے جو کچھ کہ عمل کرے گی
 امت میری بعد میرے پس اختیار کی میں نے ان کے لئے شفاعت ذکر کیا اس کو امام
 طبرانی نے التوفی ۳۸۵ھ صفحہ ۳۸ پر

ثابت ہوا ہمارے اعمال حضور خود جانتے ہیں تا قیامت۔

۲- ہدیۃ الحرمین صفحہ ۱۲ پر

واخرج البیهقی فی حیات الانبیاء والاصیہانی فی الترغیب عن
 انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صل علی مائة فی یوم
 الجمعة وليلة الجمعة قضی اللہ له مائة حاجة سبعین من حوائج
 الاخرة وثلاثین من حوائج الدنيا ثم وکل اللہ بذالک ملکاً یدخل
 علی فی قبری کما یدخل علی فی قبری لہدایا ان علمی بعد موتی
 کعلمی فی حیاتی

ترجمہ: روایت کیا امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حیات الانبیاء میں اور امام اصیہانی
 رحمۃ اللہ علیہ نے ترغیب میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھا صلوة مجھ پر دن جمعہ کے روز رات جمعہ کو سو بار روا کرتا
 ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجتیں سو ستر حاجتیں آخرت سے اور تیس حاجتیں دنیا سے پھر مقرر
 کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ اس درود شریف کے ایک فرشتہ کہ داخل ہوتا ہے میرے پر قبر میں
 جیسا کہ داخل ہوتے تمہارے پر ہدیے اور تحفے بیشک علم میرا بعد وفات میری کے ایسا
 ہے جیسا کہ علم میرا زندگی میں ہے۔ لہذا زندگی کا علم صفحہ ۸۷ پر پڑھیں۔

کہ سفر معراج میں

۳- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک ایسے مشرف و مکرم جگہ پر لے
 جایا گیا میں نے وہاں قلم قدرت کے چلنے کی آواز سنی بحوالہ بخاری جلد ۱ ص ۵۱ صحیح مسلم

جلد ۱ ص ۹۳ مع فیہ حریف اقلام اس کتاب و تخریر میں محو اثبات کی گنجائش رکھی گئی ہے جیسے کہ فرمان خداوندی ہے۔

یَمْحُوا اللَّهُ بِمَا شَاءَ وَيُثَبِّتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكُتُبِ پ ۱۳ رکوع ۱۱

اللہ تعالیٰ جس چیز کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے سب کچھ لکھا ہوا اس اصل کتاب میں ہے یعنی لوح محفوظ میں۔

(خصائص کبریٰ جلد ۱ ص ۵۳ اور نزہت المجالس جلد ۲ ص ۱۰۸)

امام الانبیاء حبیب خدا سید الامر سلین شفیع الامزنین رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔ والذی نفسی بیدہ لقد کنت اسمع صریر القلم علی اللوح المحفوظ وانا فی الظلمت الاحشاء فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے البتہ تحقیق جب میں شکم مادر میں تھا تو میں نے لوح محفوظ پر چلنے والی قلم قدرت کی آواز سنتا کرتا تھا۔

خلاصہ: اس سے ثابت ہوا کہ جس محبوب خدا کی نظروں کے سامنے لوح محفوظ پر چلنے والی قلم قدرت کی تحریر ہو بھلا اس سے کوئی اوجھل رہ سکتی ہے۔

مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مشکوٰۃ ص ۵۱۳ ترمذی جلد ۲ ص ۲۰۱

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا سيد ولد آدم يوم القيامة ولا فسخرا وبیدی لواء الحمد ولا فخر ا وانا حبیب الله ولا فخر ا حضور نے فرمایا میں دن قیامت میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور یہ فخر سے نہیں کہتا اور اس دن میرے ہی ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا یہ بات فخر سے نہیں کہتا۔

وانا اول شافع مشفع يوم القيامة ولا فخر ا وانا اکرم الاولین والاخرین ولا فخر ا اور میں سفارش کرنے والا ہوں جس کی سفارش قبول کی جائے گی یہ بات فخر سے نہیں کہتا اور میں اگلوں اور پچھلوں میں سے اللہ کے نزدیک معزز ترین مکرم مشرف ہوں اور نہ میں فخر سے کہتا ہوں یہ حقیقت ہے۔

غیر مقلدوں اور دیوبندیوں کی منافقت یہودیوں کی طرح

پ: اقل من كان عدوا للبجریل فانه نزل له علی قلبك باذن الله
 آپ ان سے یہ کہیے جو شخص جبرائیل کا دشمن ہے پس تحقیق اس نے اتارا ہے
 قرآن کو تیرے قلب پر اللہ کے حکم سے۔

شان نزول

بحوالہ تفسیر کبیر، عزیزی اور روح البیان در تفسیر نعیمی جلد ۱ ص ۵۴۳ امام طبرانی
 المتوفی ۳۸۵ھ اور امام بیہقی م ۴۵۸ھ اور مسند امام احمد م ۹۷۱ھ وغیرہ سے روایت ہے۔
 کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو فدک کے
 چند یہودی کی جماعت نے اپنے سردار عبداللہ بن صوریہ کو لے کر امتحان کی غرض سے حضور
 پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ابن صوریہ بولا کہ ہماری کتابوں میں نبی
 آخر الزمان کی چند علامتیاں لکھی ہیں ہم چاہتے ہیں کہ وہ علامات کی تحقیقات کر لیں اور
 دیکھیں آپ نے فرمایا تحقیق کر لو۔ وہ بولا بتائیے کہ آپ کے سونے کا کیا حال ہے حضور
 نے فرمایا ہماری آنکھیں سوتی ہیں دل بیدار رہتا ہے وہ بولا آپ نے ٹھیک کہا فرمایا
 کیونکہ نبی آخر الزمان کی یہی علامت ہے پھر بولا اچھا چند باتیں دریافت کرتا ہوں جن کو
 نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا آپ نے فرمایا پوچھو وہ بولا کیا وجہ ہے کہ بچہ کبھی ماں کے ہم
 شکل ہوتا ہے اور کبھی باپ کے آپ نے جواب فرمایا بچہ ماں باپ دونوں کی منی سے بنتا
 ہے مگر ان میں سے جس کی منی اوپر رہے یا جس کی منی روم میں پہلے داخل ہو یا جس کی
 منی زیادہ اور غالب ہو بچہ اس کی شکل پر تیار ہوتا ہے وہ بولا ٹھیک ہے سچ فرمایا آپ نے
 اچھا فرمائیے بچے کا کون سا عضو ماں کی منی سے بنتا ہے اور کون سا عضو باپ کی منی سے
 آپ نے فرمایا ہڈی اور پٹھے باپ کی منی سے اور گوشت اور خون اور بال ناخن ماں کی
 منی سے وہ بولا سچ فرمایا آپ نے اچھ بتائیے جنتیوں کو جنت میں کون سی غذا دی جائے
 گی آپ نے فرمایا مچھلی اور گائے کا گوشت کہا سچ فرمایا آپ نے پھر بولا بتائیے کہ
 حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے پرکون سی غذا حرام کی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ان کو عرق النساء کی بیماری تھی آپ نے نذر مانی تھی اگر خداوند کریم مجھے اس بیماری سے نجات دے تو میں اپنی مرغوب غذا یعنی اونٹ کا گوشت اور اس کا دودھ اپنے پر حرام کراؤں گا۔ وہ بولا آپ کی تمام باتیں بالکل سچی ہیں۔

پس ایک بات اور بتا دیجئے تو میں اپنی جماعت کے ساتھ آپ پر ایمان لے آؤں گا بتائیے آپ پر وحی کون اتا ہے اور آپ کا رفیق و غمساہ کون سا فرشتہ ہے آپ نے فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام اور یہی سارے پیغمبروں پر وحی لاتے ہیں اور یہی میرا بھی رفیق ہے بولا پس ہم آپ پر ایمان نہ لائیں گے کیوں کہ یہی تو ہمارا بہت بڑا دشمن ہے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو شخص دشمن ہو اللہ اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسالوں کا اور جبرائیل اور میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے کافروں کا اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و ملائکہ کی عداوت کفر اور غضب الہی کا سبب ہے اور محبوبان حق سے دشمنی خدا سے دشمنی کرنا ہے ابن صورت یا یہودی نے تمام علامات کی تحقیقات کر کے تصدیق بھی آپ کی کر دی مگر بغض عناد حسد کی بنا پر آپ کی رسالت پر ایمان لانے کا انکار کر دیا یہی سب سے بڑی منافقت ہے۔ ایسے ہی دور حاضر کے وہابی دیوبندی کا طرز عمل ہے تمام قرآنی آیات و روایات حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اقوال صحابہ اقوال محدثین کرام کے پڑھ سن کر دیکھ کر بھی حضور کے علم امور غیبیہ کی صفت کے انکاری ہے اور برملا اپنے منبر پر انکار کرتے ہیں یہودیوں کی طرح اور مخالفت کرتے ہیں اہل سنت و الجماعت کے سچے پکے عقیدہ کی اور کفر کے مرتکب ہوئے ہیں جیسے کہ اہل کتاب نے حضور کی مخالفت عداوت میں مشرکین مکہ کے بتوں کو سجدہ کیا اللہ ہمیں ان دونوں فرقوں سے بچائے۔

آمین

دلیل قرآنی

پ ۴۵: الم ترا الی الذین اتوا نصیباً من الکتب یؤمنون بالجبت والطاغوت ویقولون للذین کفروا هولاء اهدی من الذین امنوا سیلاً

کیا آپ نے ان لوگوں کی طرف نہ دیکھا جن کو کتاب دی گئی ہے یعنی تورات پھر

باوجود اس کے وہ بتوں کو اور شیطانوں کو مانتے ہیں اور وہ لوگ کفار کی بابت کہتے ہیں کہ یہ لوگ بہ نسبت مسلمانوں کے زیادہ راہ راست پر ہیں۔

اولئك الذين لعنهم الله ومن يلعن الله فلن تجدله نصيراً

یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے ملعون بنا دیا ہے اور اللہ تعالیٰ جس پر لعنت کرے اس کا کوئی حامی مددگار نہیں۔

شان نزول

کعب بن اشرف وغیرہ اور علماء یہود کے حق نازل ہوئی جو ستر سواروں کی جمعیت لے کر قریش مکہ کے پاس پہنچے سید عالم نور مجسم فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں جنگ کرنے پر حلف لینے اور یہ سب غزوہ احزاب کا ہے یہ غزوہ شوال ۵۰۴ ہجری پیش آیا جب یہود بنی نضیرہ کو جلا وطن کیا گیا تو ان کے اکابر کعب بن اشرف وغیرہ مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس پہنچے اور انہیں سید عالم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کی ترغیب دلائی اور وعدہ کیا کہ ہم تمہارا ساتھ دیں گے یہاں تک کہ مسلمان نیست و نابود ہو جائیں قریش مکہ ابوسفیان نے اس تحریک کی بہت قدر کی اور کہا کہ ہمیں دنیا میں وہ سب سے پیارا ہے جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت مخالفت میں ہمارا ساتھ دے پھر قریش مکہ کے سرداروں نے ان یہودیوں سے کہا کہ تم پہلی کتاب والے ہو اور وہ بھی اہل کتاب ہیں چونکہ تم بھی کتابی ہو اس لئے تم سید عالم نبی آخر الزمان کے ساتھ زیادہ قرب رکھتے ہو ہم کیسے اطمینان و اعتبار کریں کہ تم ہم سے فریب کے ساتھ نہیں مل رہے ہو اگر اطمینان دانا ہے تو تم سب ہمارے بتوں کو سجدہ کرو تو انہوں نے شیطان کی اطاعت کر کے حضور کی مخالفت عداوت پر بتوں کو سجدہ کیا پھر ابوسفیان وغیرہ نے کہا ان پوپ پادریوں علماء یہود کو ہم ٹھیک راہ پر ہیں یا کہ محمد یعنی ہمارا مذہب سچا ہے یا کہ محمد کا کعب بن اشرف جو کہ یہود کے اکابر علماء تھے کہا کہ تم ٹھیک راہ پر ہو تمہارا عقیدہ حق ہے اس پر قریش مکہ بہت خوش ہوئے اور ان کی بہت قدر کی اور ان کے ساتھ مل کر بہت بھاری جمعیت کے ساتھ مدینہ منورہ پر حملہ کیا اور منہ کی کھا کر ظلت کے ساتھ واپس لوٹے اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے فتح نصرت عطا فرمائی اس کو غزوہ خندق یا احزاب کہتے ہیں۔

خلاصہ:

یہودیوں کی طرح دور حاضرہ کے دیوبند اہل سنت و الجماعت کے عقیدہ کی مخالفت عداوت پر وہابیوں کے عقیدہ کی پرستش کر کے وہابیوں کی مدد لے کر ہم پر حملے کرتے ہیں اور اپنے پرانے اکابرین علماء دیوبند کے عقیدہ کو اور تحریر کو چھوڑ کر سنی عقیدہ کو مٹانا چاہتے ہیں چنانچہ یہودیوں نے سچی کتاب تورات شریف اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے حق دین کو پس پشت ڈال کر کفر کو ترجیحی دی اور حق کو چھوڑ کر کفر کی تصدیق کی صرف اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت پر ایسے ہی موجودہ دیوبندیوں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سید یوم النور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ فضائل جلیلہ مراتبہ رفیعہ امور غیبیہ وصف علم اولین و آخرین آپ کی صفت نور اور وصف حاضر ناظر میلاد مصطفیٰ اور امور خیر فاتحہ قل ساتھ چالیسواں بزرگان دین اولیاء کرام کے عرس وغیرہ کو چھوڑ کر وہابیوں کے پیروکار ہو کر کفر کے مرتکب ہوئے صرف ہماری مخالفت کرنے کیلئے لعنت ہے یہودی کی طرح اللہ کی جو حضور کی عیب جوئی اور آپ پر اعتراض کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان دونوں گروہوں سے بچائے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اکرام کے صدقہ سے آمین۔

معرض پر قرآنی فیصلہ

پ ۱۳۱۰: ومنہم یلمذک فی الصدقت فان اعطوا منها رضوا وان لم یعطوا منها اذامہم یسخطون ولوانہم رضوا ما اتہم اللہ ورسولہ وقالوا حسبنا اللہ سیتوتینا اللہ من فضلہ ورسولہ انا الی اللہ راغبون۔

اور ان میں بعض لوگ ایسے ہیں جب خیرات تقسیم کرتے ہیں آپ تو وہ طعن کرتے ہیں یعنی اعتراض کرتے ہیں اگر اس سے ان کی مرضی کے موافق ملے تو خوش ہوتے ہیں اگر ان کی خواہش کے مطابق نہ ملے وہ ناراض ہو جاتے ہیں اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو کچھ ان کو اللہ اور اس کے رسول نے دیا تھا۔ اور آئندہ اللہ اور رسول دے

گا اپنے فضل سے بیشک ہماری اللہ کی طرف رغبت ہے۔

ولید بن مغیرہ کی عیب جوئی

پ ۲۹ سورہ نون: ولا تطع کل حلاف مہین ہماز مشاء بنمیم مناع

للخیر معتد اثیم ۵

اے میرے محبوب: اور ایسے شخص کا کہنا نہ مان جو بہت چھوٹی قسمیں کھانے والا ہو طعنے دینے والا ہو نیک کام سے روکنے والا ہو۔ حد سے نکلنے والا ہو بہت گنہگار اور گناہوں کا کرنے والا درشت خو عتل بعد ذالک زنیم اس کی اصل میں خطا ہے یعنی حرام کے نطفہ کا ہے۔

جو حلال کا نطفہ ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عشق رسول کا منبع ہوگا۔ اس کا شان نزول یہ ہے کہ جھوٹی اور باطل باتوں پر قسمیں کھانے میں دلیر ہے۔ اس مراد سے ولید بن مغیرہ ہے۔ تاکہ لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے والا بخیل نہ خود خرچ کرے نہ دوسروں کو نیک کاموں میں خرچ کرنے دے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کے معنی میں یہ فرمایا ہے کہ بھلائی سے روکنے سے مقصود اسلام سے روکنا ہے کیونکہ ولید بن مغیرہ اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں سے کہتا تھا اگر تم میں سے کوئی اسلام میں داخل ہوا تو میں اسے اپنے مال میں سے کچھ نہ دوں گا حد سے بڑھنے والے سے مراد فاجر بدکار ہے۔ درشت خو سے مراد بد مزاج بد زبان ہے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جا کر کہا کہ محمد (مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) نے میرے متعلق میں دس باتیں کہی ہیں۔ نوپ کو تو میں جانتا ہوں کہ مجھ میں موجود ہیں لیکن دسویں بات جو اصل میں خطا ہونے کی ہے اس کا حال مجھے معلوم نہیں تو مجھے سچ بتا دے ورنہ میں تیری گردن مار دوں گا کیونکہ محمد کے منہ کی بات کبھی جھوٹی نہیں ہوتی اس پر اس کی ماں نے کہا تیرا باپ نامرد تھا مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مر جائے گا تو اس کا مال دولت اس کے شریک لے جائیں گے تو میں نے ایک چرواہے کو بلا لیا اس سے صحبت کی تو اس کے نطفہ سے ہے بات نبی کے دعویٰ کرنے والے کی سچی ہے۔

علم پڑھیاں اشراف نہ ہوں جو ہوں اصل کینے
 پتلو سونا مول نہ تھیندا بھادیں لاکھ جڑیے جگینے
 شوم کولوں کدی داد نہ ملسی بھادیں ہوں لاکھ خزینے
 بنا حسب رسول نہ جنت ملسی بھادیں مرئے وچ مدینے
 مذکورہ آیت کا شان نزول صفحہ ۷۱ پر پڑھئے۔
 ۱۵۶

مناقیق کی عبادت

آیات قرآنی و حدیث نبوی اور روایات علماؤں کی اسباب میں بہت ہیں مگر بسبب طوالت کتاب کے اتنے ہی پراکتفا کیا میں نے۔

دعا: اللہم انی اسئلك بجاه محمد عبدک و کرامتہ علیک ان
 تغفر لی فطیختی

یارب میں تم سے تیرے بندہ خاص حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 جاہ مرتبہ مقام اعلیٰ و ارفع کے طفیل اور اس کرامت قرب خاص کے صدقہ میں جو آپ کو
 تیرے دربار میں حاصل ہے اپنے ماں باپ اور اپنی مغفرت چاہتا ہوں آمین ثم آمین۔
 قارئین کرام مری نصیحت ہے۔

درس عمل

کہ ان خوارج گستاخ رسول اولیاء کرام کے بے ادبوں سے بچیں کیونکہ ان کا مشن
 مقصد یہی ہے کہ بھولے بھالے سنی مسلمانوں کو الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
 پڑھنے والوں کو نماز جماعت کے بعد بلند آواز سے کلمہ طیبہ کا ذکر کرنے والوں کو نبیوں
 کے معجزات بار بار پڑھنے سننے والوں کو ولیوں کی کرامات پر عقیدہ رکھنے والوں کو اللہ کے
 برگزیدہ بندوں کے درباروں پر حاضری دینے والوں کو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن
 کو خوشی سے منانے والوں کو فاتحہ خوانی ایصال ثواب کرنے والوں کو اللہ کے محبوب کی
 نعت منقبت پڑھنے سننے والوں کو اپنی میٹھی میٹھی باتوں میں بھسا کر صحیح عقیدہ سے ہٹائیں
 یہ ہے ان کا مین مقصد اور رات دن بھاگ دوڑ ہے ایسے بہروپ سے بچیں اپنا عقیدہ سچا

پکا حق شیر ربانی والا نہ چھوڑیں یہی عقیدہ انبیاء اسحابہ کرام اولین آخرین کا ہے عقیدہ ہی تمام عبادات کی بنیاد ہے۔

عقیدہ بنیاد ہے: شریعت محمدی کے مکان کی عبادات چار دیواری ہے۔
اور اچھے عمل چھت ہے: جب عقیدہ گندہ خراب ہے تو تمام عبادات اعمال ناقص
جب بنیاد خراب تو سب کچھ برباد ہے۔

خلاصہ:

ولید نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایک جھوٹا گستاخانہ کہا کرتا تھا مجنون اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اسکے دس واقعی عیوب ظاہر فرمادیئے اس سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور شان محبوبیت معلوم ہوئی جیسے کہ سورۃ تبت ید ابی لہب کا نزول ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو حضور کا گستاخ ہے اس کے عیب اس کے نقص ظاہر کرنے جائز ہیں۔

قدرت خداوندی کے کرشمے ولید بن مغیرہ کا بیٹا صحابی رسول تھا خالد بن ولید اسلام کی ترقی اشاعت پر مجاہدانہ جنگیں لڑیں سپہ سالار کا عہدہ پر فائز رہے آپ سے سینف اللہ کا لقب عطا ہوا۔ خلافت فاروقی میں واصل باللہ ہوئے۔

غیر مقلدوں کا فتنہء فساد در اہلسنت و الجماعت میں

دیکھئے مترجم شاہ رفیع الدین مفسر مواویٰ عبدالستار و قہار صفحہ 292 پر بڑی شد و مد سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کو مشرک جہنمی لکھا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک

آٹھویں صدی ہجری میں ابن تیمیہ اطرائی متوفی 737 ہجری نے اس فتنہ کو زندہ کیا اور اپنی متعدد تصانیف میں شفاعت کا انکار کیا لیکن ابن تیمیہ کے پاس صرف قلم کی قوت تھی۔ اس کو اقتدار حاصل نہ تھا۔ صوبہ نجد کے ایک شہر عینیہ میں (یہ وہی شہر ہے جس میں مسیلمہ کذاب پیدا ہوا تھا) وہابی فرقہ کے بانی محمد بن عبدالوہاب نامی ایک شخص پیدا ہوا۔ اس شخص نے ابن تیمیہ اطرائی کی کتابوں سے استفادہ کیا اور شفاعت کا پوری شدت سے انکار کیا اور امور خیر یعنی فاتحہ و ایصال ثواب گیارہویں حضرت محبوب حقانی شیخ عبدالقادر دبیانی زیارات مقدسہ و حاضری روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میاں د منطفی وسیلہ اور غیر اللہ سے مدد حاصل کرنی۔ فاتحہ قل ساتھ دسواں چالیسواں اور شفاعت کبریٰ وغیرہ کا شدت کے ساتھ انکار کیا اور 1206ھ کو مرا چونکہ اس شخص کو تلوار کی قوت تھی اس لیے یہ تمام مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتارتا چلا گیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت طلب کرنے کا اور امور خیر وغیرہ پر عقیدہ رکھتے تھے۔

تفسیر عبدالستار ترجمہ شاہ رفیع الدین ص 215

محمد بن عبدالوہاب نجدی شفاعت کے بارے میں لکھتا ہے کہ کشف اشہات مطوب۔

نجد ص 21 پر و عرفت ان اقدارهم بتو حید الربوبیتہ لم یدخلہم فی لاسلام وان
قطرہم الملائکتہ و النبیاء یریدون شفاعتہم الی اللہ بذالک هو الذی اجل و ماء
ہم و اموالہم

تم جان چکے ہو کہ ان لوگوں کا صرف اللہ تعالیٰ کو واحد مان لینا ان کو مسلمان نہیں کرتا
اور فرشتوں کو اور نبیوں کو اور ولیوں سے شفاعت طلب کرنا اور ان کے وسیلہ سے اللہ کا
قرب چاہنا یہی وہ چیز ہے جس نے ان کے قتل کرنے اور مال لوٹنے کو جائز کر دیا ہے۔
ابن عبدالوہاب نجدی کے بعد انکار شفاعت اور امور خیر و غیرہ کی بد عقیدگی کو برصغیر
میں غیر مقلدین کے امام اسماعیل دہلوی متوفی 1247ھ نے فتنہ پھیلا دیا۔ وہ کہتا ہے کہ
پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی
کی مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی حالت ثابت کرتے تھے مگر
یہی پکارنا اور منتیں ماننا اور نذر و نیاز کرنی ان کو اپنا وسیلہ اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و
شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ مخلوق ہی سمجھے سو وہ ابو
جہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔ اسی طرح اس غیر مقلد تبع ابن عبدالوہاب نجدی نے
فتنہ و فساد خوب پھیلا دیا۔

صاحب حدیث الحرمین نے اس فتنہ کو جز سے اکھاڑا۔ صفحہ 67 پر 66 پر۔
وفی النزہتہ المجالس من مطبع المصر و فی صفحہ 16 میں عن
النبی مار من قوم اجتمعون و یدکرون اللہ لا یریدون بذلک الا وجہہ
الا تادہم مناد من السماء ان یقومو مغفورا لکم فقد بدلت سیناتکم
حسنات و ایضاً وعن اب الدرد آتہ عن النبی یبعث اللہ اقواما یوم
القیامتہ فی وجوہہم النور علی سابد النوتوء یسطہم لیسو بانبیاء
ولا شہداء و فحشی اعربی علی رکتیتہ وقال جلہم یا نبی اللہ ای
صفہم لنا قال ہم المتحابون فی اللہ من قبائل شتی و بلاد شتی و
مدائن یجتمعون علی ذکر اللہ تعالیٰ و یدکرونہ و ایضاً غیر قال علی
ان اللہ تعالیٰ یتجلی للذاکرین عند الذکر و قراة القرآن و قال عطاء
رحمہ اللہ من جلس مجلسا یدکر اللہ فیہ کفر اللہ عنہ عشر مجالس

من مجالس ايسوء و جاء فى الخير ان العبل ياءتى الى مجلس الذكر
بذنوب كما الجبال فيوقوم من المجلس و ليس عليه شينى فلذلك
سماه النبى صلى الله عليه وسلم روضته من رياض الجنة

ترجمہ: درزہت المجالس کے ہے مطبع مصر سے صفحہ 16 کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے کہ فرمایا نہیں ہے کسی قوم کہ جمع ہوتی ہے اور ذکر کرتی ہے۔ خدا کا اور نہیں ارادہ
کرتی۔ ساتھ ذکر کے مگر خاص توجہ اللہ تعالیٰ مگر ندا کرتا ہے قوم ذاکرین کو ندا کرنے
والے کھڑے ہو جاؤ در الخالیکہ بخشے گئے تمہارے سب گناہ پس بدلی گئیں بدیاں تمہاری
ساتھ نیکیوں کے۔ روایت کیا ابی درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ
عالیہ وآلہ وسلم نے اٹھادے گا اللہ تعالیٰ ایک قوم کو قیامت کے روز کہ منہ پر ان کے نور
ہوگا اوپر اوپر منبر مرورید کے ہو گئے اور وہ نور ڈھانپے ہوگا ان کو اور ہوں گے انبیاء اور
شہید۔ پس یہ سن کر کھڑا ہوا ایک اعرابی گھٹنوں کے بل اور عرض کی آپ بیان کریں کہ وہ
لوگ کون ہوں گے۔ فرمایا حضور نے وہ لوگ آپس میں محبت رکھتے۔ واسطے اللہ کے اور
جمع ہوتے ہیں جدا جدا قبیلوں اور بستیوں اور شہروں میں سے اوپر ذکر اللہ کے مجلس میں
ایضاً۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا تجلی نور کی کرتا ہے۔ اللہ واسطے ذاکرین کے
وقت ذکر تلاوت قرآن۔ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے کہا جو بیٹھا مجلس ذکر میں مٹاتا ہے
اللہ اس کے گناہ اور کفارہ دس مجلسوں بد کا اور حدیث میں ہے کہ فرمایا نبی علیہ السلام نے
کہ تحقیق بندہ آتا ہے۔ طرف مجلس ذکر کے ساتھ گناہ کے مانند پہاڑ کے اور جبکہ کھڑا ہوتا
ہے مجلس ذکر سے گویا نہیں اس پر کوئی گناہ پس اسی واسطے نام رکھا۔ اس مجلس کا نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روضۃ من ریاض الجنۃ یعنی جو کہ جس میں ہو ذکر خدا مثل وعظ اور
نصیحت یا درس تدریس یا ذکر یا مجلس گیارویں شریف حضرت محبوب حقانی اور مولود شریف
سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا فاتحہ کسی بزرگ کی۔ یہ مجلسیں ذکر خدا میں داخل ہیں۔ اس
واسطے کہ ان میں سوا پڑھنے کلمہ طیبہ وغیرہ یا تلاوت قرآن شریف یا درود سلام یا قل
شریف یا ذکر احوال صفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ موجب
ارشاد حضرت کے ایک باغچہ ہے۔ باغچوں جنت سے۔ اور شرح عقائد نفسی اور شرح فقہ
اکبر میں ہے کہ تحقیق بیچ دعاء کرنے انزوں کے واسطے مردوں کے اور خیرات کرنی ان ذو

کی مردوں کی طرف سے نفع ہے۔ واسطے مردوں کے خلاف ہے۔ واسطے معتزلہ خوارج بدعتی کے اور انکار کرتے ہیں اس امور خیر سے اصحاب ضلالت اور گمراہی اور ان ہی میں سے ابن عبدالوہاب الخیری اور قبیع اس غیر مقلد کے جیسا کہ ذکر کیا صاحب ردالمحتار باب ابغاث میں ساتھ تشریح کے اور مولانا فضل رسول بدایونی نے در بوراق محمد یہ ہیں کہ یہ سب مذاہب باطل ہیں اس باب میں بہت رسائل اور فتویٰ مواہیر علماء نے مکتہ المکرمہ و مدینۃ المنورہ اور ہند اور سندھ اور کلکتہ مدارس وغیرہ موجود ہیں۔ حالانکہ اس سے ثابت ہوا کہ 1280 ہجری سے قبل اہلسنت کا صحیح عقیدہ دیا عرب عجم ہند اور سندھ کلکتہ وغیرہ میں فاتحہ ایصال کا رواج ہے۔

تعارف

مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت اور مسلم قومیت کے پروردار مبلغ حضرت الحاج مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳ جون ۱۸۵۶ء کو شہر بریلوی (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ دادا نے آپ کا نام احمد رضا رکھا۔ ان کے آباؤ اجداد کا تعلق افغانستان کے مشہور شہر قندھار سے تھا اور ان کے خاندان کے ایک بزرگ سعید اللہ خاں مغل دور حکومت میں کابل سے لاہور آئے اور شش ہزاری کا منصب پایا۔ ان کے والد نقی علی خاں اپنے وقت کے بلند پایہ علماء میں شمار ہوتے تھے۔ ان کی بلند پایہ تصانیف میں سرور القلوب جواہر الایقان اور تفسیر سورۃ الم نشرح یادگار ہیں۔

اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ دیگر بہت سے بلند مرتبہ علماء سے بھی تحصیل علم کا شرف حاصل ہوا آپ نے چودہ برس کی عمر میں تمام مروجہ علوم میں کمال حاصل کیا تھا اور والد کے کہنے پر فتویٰ نویسی کی ابتداء کر دی تھی۔ انہوں نے چودہ برس کی عمر میں پہلا فتویٰ لکھا۔ اس سے آپ کے علم و فضل کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ آپ کی قوت حافظہ کو چانچنے کے لئے یہی بتا دینا کافی ہے کہ آپ نے صرف ایک ماہ کے مختصر عرصے میں قرآن پاک مکمل حفظ کر لیا تھا۔ بائیس سال کی عمر میں آپ

سید آل رسول مارہروی کے حلقہء ارادت میں شامل ہو گئے اب آپ کی شہرت پورے برصغیر میں پھیل چکی تھی۔

اعلیٰ حضرت نے درس و تدریس کا آغاز شہر بریلی کی عظیم درس گاہ مصباح العہدیب سے کیا۔ آپ کے حلقہء درس میں اندرون و بیرون ملک سے ہزاروں افراد شریک ہوتے رہے۔ ۱۳۲۳ھ میں انہوں نے بریلی میں مدرسہ مظہر الاسلام قائم کیا جو آج بھی اپنی روایتی شان و شوکت سے علم دین کی روشنی بکھیر رہا ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت نے درس و تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا اور بڑی بڑی ضخیم کتابیں ان دنوں میں تصنیف کر ڈالیں۔ قرآن، حدیث، فقہ، منطق اور فلسفہ وغیرہ کے موضوع پر ان کی تصانیف کو سند کا درجہ حاصل ہے۔ انہوں نے کنز الایمان کے نام سے قرآن پاک با محاورہ اردو ترجمہ کر کے ایک عظیم الشان دینی خدمت سرانجام دی۔ فقہ کے موقع پر آپ کے فتاویٰ رضویہ کو ابدی اہمیت کی حامل ہے۔ انہوں نے عشق رسول میں ڈوب کر ایمان افروز اشعار اور نعتیں کہیں۔ آپ ۱۹۲۱ء میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ ۶۵ سال کی عمر پائی۔ انا لله وانا الیہ راجعون۔

سیاسی خدمات

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے سیاسی اعتبار سے اسلامیان ہند کی گرانقدر خدمت سرانجام دی ہیں اور تحریک آزادی میں بھرپور حصہ لیا ہے۔ اعلیٰ حضرت مسلم قومیت کے پرزور حامی اور مبلغ تھے۔ آپ مسلمان قوم کو خواب غفلت سے جگانے کے لئے انہیں خبردار کرتے رہے کہ ہندو کبھی بھی مسلمانوں کا دوست نہیں ہو سکتا۔ ہندوؤں کے خلاف تحریکیں چلائیں اور بڑے بڑے جلسوں میں ان کے خلاف قراردادیں منظور کرائیں۔

تعارف

مولانا سید نعیم الدین مرادی آبادی رحمۃ اللہ علیہ

الحاج مفسر قرآن مولانا سید نعیم الدین ۱۸۸۳ء میں مراد آباد (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد اور دادا باکمال شاعر تھے۔ مولانا نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ عربی، فارسی کا مروجہ نصاب مکمل کرنے کے بعد طلب علم میں کمال پیدا کیا آپ نے قادر یہ سلسلہ میں مولانا گل محمد صاحب مراد آبادی سے بیعت کی۔

جن دنوں بریلی اور دیوبند کے درمیان چپقلش چل رہی تھی۔ انہی دنوں میں مولانا نعیم الدین نے ایک پرزور مضمون میں اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے عشق و محبت کے خیالات کی حمایت کی۔ اسی طرح دونوں ایک دوسرے کے قریب آ گئے۔ حضرت مولانا نے ۱۹۰۸ء میں مراد آباد میں مدرسہ جامعہ نعیمیہ قائم کیا۔ یہاں سے بہت سے علماء نے علم و فضل کی پیاس بجھائی۔ آپ نے مراد آباد میں انجمن اہل سنت والجماعت بھی قائم کی۔ جس کی شاخیں ملک کے کونے کونے میں قائم ہوئیں۔ آپ بہت بڑے مناظر اور مبلغ دین تھے۔ زیادہ تر اکان اسلام اور ان کے متعلقہ مسائل کی تبلیغ کرتے تھے۔ مبلغین کی ایک بڑی جماعت بھی آپ کی نگرانی میں کام کرتی تھی۔ آپ آریہ سماج کے فتنہ کا سدباب کرنے کے لئے بھی کوشاں رہے۔

۱۹۲۰ء میں تحریک خلافت اور کانگریس کے اتحاد کے نتیجہ میں ترک موالات کی تحریک کا آغاز کیا۔ کچھ مسلمانوں نے اس تحریک کی قیادت گاندھی جی کو سونپ دی۔ بڑے بڑے علماء دیوبند غیر مقلد اور سیاسی رہنماؤں پر گاندھی جی کا جادو چل گیا۔ ہندو مسلم میل جول شروع ہوا۔ دو قومی نظریہ پر کاری ضرب لگی۔ شردھانند جیسے اسلام دشمن عناصر کو مسجدوں کے منبروں پر بٹھایا جانے لگا اور مشترکہ رسومات میں شرکت کی جانے لگی۔ ان حالات میں مجاہد ملت مناظر اسلام مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی نے دو قومی

نظریہ پر پر زور مضامین لکھ کر مسلمانوں کو ہندوؤں کے دام فریب میں گرفتار ہونے سے بچایا۔ آپ دو قومی نظریہ کے پر زور حامی اور مبلغ تھے۔ آپ کا قول ہے کہ دو قومی نظریہ کے خالق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جس وقت آپ نے توحید و رسالت کا اعلان فرمایا۔ دو قومی نظریہ اسی دن قائم ہو گیا تھا۔ حضرت مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی نے ۱۹۲۳ء میں جمعیت رضائے مصطفیٰ قائم کر کے آگرہ میں تبلیغی سرگرمیوں کا آغاز کیا اور شدھی اور سنگھٹن جیسی اسلام دشمن تحریکوں کی پر زور مخالفت کی آپ کی قائم کردہ آل انڈیا سنی کانفرنس نے سیاسی معاملات میں آل انڈیا مسلم لیگ کی پر زور حمایت کی۔ آپ نے جمعیت علماء ہند کے علماء سے اپیل بھی کی کہ وہ کانگریس کی مسلم دشمن امور پر حمایت نہ کریں مگر غیر مقلد علماء اور دیوبند علماء نے گاندھی جی کی حمایت کی۔

تحریک پاکستان میں کردار

- ۱- مولانا سید نعیم الدین کی قائم کردہ آل انڈیا سنی کانفرنس کی مجلس عاملہ نے قرارداد پاکستان ۱۹۴۰ء کی پر زور تائید کی۔
 - ۲- آپ نے پورے برصغیر کا دورہ کیا۔ مسلمانوں کو مسلم لیگ کا ساتھ دینے پر آمادہ کیا۔
 - ۳- آپ نے اپریل ۱۹۴۶ء میں بنارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس کا ایک تاریخی اجلاس منعقد کروایا جس میں حصول پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کا عہد کیا گیا اور لوگوں کو مسلم لیگ کا ساتھ دینے پر تیار کیا گیا۔ اس اجلاس میں دو لاکھ سے زائد مسلمانوں نے شرکت کی۔
 - ۴- آپ نے دو قومی نظریہ بڑے زور شور سے پیش کیا کہ مسلمان کا نظریہ الگ ہے اور غیر مسلم کا نظریہ الگ ہے۔
- شیخ القرآن مفسر قرآن شیخ الحدیث الحاج مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی مجاہدانہ خدمت دین و اسلام کرتے ہوئے اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۸ء میں عمر ۶۵ سال پائی۔ انا لله وانا عليه راجعون۔
- ان کی تصانیف شدہ کتابیں بے شمار ہیں۔ آپ کی مشہور کتاب تفسیر نعیمی اور مرآت

شرح مشکوٰۃ شریف ہے۔ جو آٹھ جلدوں میں مکمل ہے۔ اگر آپ نے محبت الہی عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرنا ہے تو تفسیر نعیمی اور ان کی شرح مشکوٰۃ یعنی مرآت کا مطالعہ کریں اور جب مترجم قرآن پاک پڑھیں تو اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کا پڑھیں کیونکہ ہامحاورہ حاشیہ تفسیر مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی کی ہے جو کہ عشق رسول پیدا کرنے میں روشن قندیل کی طرح ہے۔ دور حاضرہ کے غیر مقلد دیوبند کا مترجم قرآن کا مطالعہ نہ کریں ورنہ تم گستاخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام بن جاؤ گے۔ چنانچہ ہندوستان میں اسلام اہل تصوف اولیاء کرام کے ذریعہ آیا ہے جب بھی دین محمدی کو قربانی کی ضرورت پیش آئی۔ اہل تصوف علماء حق اہل سنت والجماعت نے ہی جہاد کیا ہر قسم کی قربانی دی۔

انگریز کی سازش

انگریز نے ہندوؤں سے مل کر اسلام کو ختم کرنے کے لئے مسلمانوں میں منافقت پیدا کرنے کے لئے ڈالر کی رقم دے کر کئی علماء دیوبند مشتیان اور غیر مقلد ملاؤں کو خریدا ان کے مدرسوں کے لئے چندے مقرر کئے مگر اہل تصوف یعنی اولیاء کرام علماء حق اہل سنت والجماعت نے ہر قسم کے لالچ کو پس پشت ڈال دیا اور عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقدم رکھا جیسے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں نے اپنا عقیدہ ظاہر فرمایا۔

یا رسول اللہ

کروں تیرے نام پہ جاں فدا بس اک جاں کیا دونوں جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کیا کروں کیا کروں جہاں نہیں
کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ نان نہیں

اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام اہل سنت و جماعت اور سید مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمہم اللہ تعالیٰ عنہم نے انگریزوں کی سازشوں اور دیوبند علماء اور غیر مقلد وہابیوں کی گستاخیوں بے باقیوں کو جزہ سے اکھاڑنے کے لئے منظروں، تقریروں اور کئی مضامین کی تحریروں سے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ انگریزوں نے کانگریس سے مل کر مسلمانوں

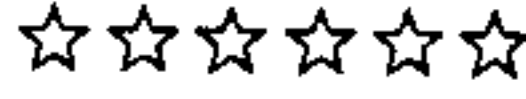
میں دو گروہ تیار کئے۔

۱۔ ایک کو جذبہء جہاد ختم کرانے کے لئے اور دوسرے کو اہل تصوف یعنی اولیاء انبیاء کرام سے لوگوں کو متنفر کرنے کے لئے کہ لوگوں کے پاس جائیں جماعت کی شکل میں ہاتھ میں تسبیح ہو، شلوار چھوٹی ہو، کندھوں پر بستر ہو، لبوں پر اُسترا ہو۔ ہر شہر ہر گاؤں میں مساجد میں تین تین روز قیام کریں۔ لوگوں کو کہیں ہم دین کی فکر لے کر تمہیں تبلیغ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ تم لوگ نمازیں پڑھیں اپنے لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ یہی سب سے بڑا جہاد ہے۔ اصل جہاد کا جذبہ مسلمانوں کے ذہنوں سے ختم کرانا ہے جو قرآن کا سبق دیا ہوا ہے کہ تم غیر مسلم سے جہاد کرو۔ یہی ان لوگوں کا طریقہ اور اہم مقصد ہے۔ غیر مسلم سے دوستی اور مسلمان اہل سنت والجماعت کے ساتھ دلی لڑائی۔

۲۔ دوسرے گروہ کو سبق یہ دیا کہ تم لوگ اہل تصوف حضرات یعنی اولیاء کرام و انبیاء عظام سے لوگوں کو متنفر کرائیں تاکہ ان کے پاس نہ بیٹھیں۔ ان کے ذہنوں میں یہ بات ڈالیں کہ ان میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں سب آدم کی اولاد ہیں اور ہماری طرح بشر ہیں۔ ان حضرات کے چاہنے میں کچھ نہیں ہوتا نہ فائدہ نہ نقصان تاکہ اہل تصوف حضرات اور انبیاء کرام کی تعظیم و تکریم ان کے ذہنوں سے نکل جائے اور ان کی صحبت معیت و رفاقت اختیار نہ کریں۔ جب اس پر یہ لوگ لگ جائیں گے تو خود بخود اسلام کی اہمیت حقیقت اور جذبہء جہاد غیر مسلم کے ساتھ مٹ جائے گا۔ برائے نام مسلمان رہ جائیں گے اور ہم لوگ ان پر مسلط ہو جائیں گے۔ یہی ان کا مقصد ہے اور یہی طریقہ ہے۔ چنانچہ ہندوستان میں اسلام اہل تصوف حضرات کے ذریعہ آیا لہذا اولیاء کرام بزرگان دین اور علماء حق ہے۔ اہل سنت والجماعت کے ساتھ ہو جاؤ اور ان کی معیت و رفاقت اور صحبت اختیار کرو تاکہ تمہارا عقیدہ تمہارا دین اسلام ایمان ثابت رہے۔ تاکہ عشق رسول کے ساتھ نور ایمان ترقی پذیر ہو اور خاتمہ ایمان پر ہو اور عقیدہ اہل سنت والجماعت کا قائم دائم رہے اور ان دو گروہوں سے بچیں جن کے دلوں میں منافقت اور زبان

پر گستاخیاں بے باقیاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اور بے ادبیاں
گستاخیاں اولیاء کرام کی بابت ہیں۔

اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں انبیاء و سلام اولیاء کرام کی تعظیم و تکریم تعریف و
توصیف کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین۔



قبر کا حساب و عذاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عذاب قبر کا منکر گمراہ ہے۔ قبر میں صرف ایمان کا حساب ہے۔ حشر میں ایمان و اعمال دونوں کا ہے۔ حساب قبر ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے شروع ہوا۔ پچھلی امتوں میں نہ تھا اور نہ ان سے اپنے نبی کی پہچان کرائی جاتی تھی۔ عذاب قبر کے متعلق چند مسائل یاد رکھنے چاہئیں اور یہاں قبر سے مراد عالم برزخ ہے جس کی ابتداء ہر شخص کی موت ہے۔ انتہا قیامت پر لہذا جو مردہ دفن نہ ہوا بلکہ جلا دیا گیا ہو یا ڈبو دیا گیا ہو یا اسے شیر وغیرہ کھا گیا ہو۔ اسے بھی قبر کا حساب عذاب ضروری ہے۔ اس کا منکر کفر کا مرتکب ہے۔ بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔ اس کے تمام اجزاء جمع فرما دیتا ہے۔

حدیث: و عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قال اذا ادخل الميت القبر مثلت له الشمس عند غدوبها فيجلس

ينمسح عينيته و يقول دعوني اصلى (رواه ابن ماجہ مرات جلد پہلی)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب میت قبر میں داخل کی جاتی ہے تو اسے سورج ڈوبتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ یہ احساس منکر نکیر کے جگانے پر ہوتا ہے۔ خواہ دفن کسی وقت ہو تو وہ آنکھیں ملتا ہوا بیٹھتا ہے اور کہتا ہے مجھے چھوڑ دو میں نماز پڑھ لوں۔ اسے فرشتہ سوالات بعد میں کرنا عصر کا وقت جا رہا ہے۔ مجھے نماز پڑھ لینے دو یہ وہی کہے گا جو دنیا میں نماز عصر کا پابند ہوگا۔ ایسا مومن کا حال ہوگا نہ گھبراہٹ نہ پریشان

ثم يقال فيهم كنت فيقول كنت في الاسلام فيقولان من ربك

فيقول ربى الله

پھر کہا جاتا ہے کہ تو کس دین پر تھا وہ کہتا ہے اسلام پر پھر اسے کہتے ہیں تیرا رب

کون ہے وہ کہتا ہے میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر فيقولان ما هذا الرجل الذي بعث فيكم فيقول هو رسول الله -

پھر وہ پوچھتے ہیں کہ یہ کون صاحب ہیں جو تیرے سامنے تشریف فرما ہیں۔ پس وہ کہتا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں تجھے یہ کیسے معلوم ہوا وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی اس پر عمل کیا۔ اس پر ایمان لایا اسے سچا جانا قبر میں حضور کی پہچان ایمانی رشتہ سے ہوگی۔ جتنا ایمان پختہ ہوگا اتنی ہی پہچان جلدی ہوگی۔ تب وہ کہتے ہیں ہم تو جانتے تھے کہ تو یہ کہے گا۔ یہ سوال جواب قانونی طور پر ہے۔ ہم تیرے ایمان سے بے خبر نہ تھے۔ معلوم ہوا کہ فرشتے ہر شخص کی سعادت اور شقاوت کفر و ایمان سے خبردار ہیں۔ ہمارے حضور جو افضل المخلوق ہیں ان کے علم کا کیا پوچھنا (مرقات)

پھر اس کی قبر فراخی دی جاتی ہے۔ ستر گز تک کھولی گئی۔ ثم ينور له فيه پھر اس کے لیے روشنی کر دی جاتی ہے۔ اس کے ایمان سے قبر روشن ہو جاتی ہے۔ پھر اسے کہا جاتا ہے کہ اب تو سو جا دلہن کی طرح پھر اسے دوزخ دکھائی جاتی ہے۔ لوگ چیخ و پکار کرتے ہیں فرشتے کہتے ہیں اس سے تجھے اللہ نے بچا لیا۔ پھر جنت کی کھڑکی کھول دی جاتی ہے۔ یہ ہے تیرا جنت کا گھر۔ مسئلہ حساب قبر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں لیا گیا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہچان کا تو حساب ہے۔

نمبر 2 یہ کہ قبر میں ہر مردے کو قریب سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرائی جاتی ہے جیسا کہ ہذا سے معلوم ہوا۔ ہذا وہاں بولتے ہیں جہاں چیز نظر بھی آ رہی ہو اور قریب بھی ہو۔

نمبر 3 یہ کہ حضور بیک وقت سب کی قبور میں پہنچ سکتے ہیں جیسے کہ سورج کی شعاعیں بیک وقت اکھوں جگہ موجود اور بیک وقت خود ہر جگہ نظر آتا ہے۔ اس سے حاضر ناظر کا مسئلہ حل ہوا۔

نمبر 4 یہ کہ فرشتے خود حضور ہی کی زیارت کرواتے ہیں نہ آپ کے فوٹو کی کیونکہ فوٹو نہ رجل ہے نہ اس فوٹو کا نام محمد ہے نہ وہ فوٹو بنی ہے۔ جیسے کہ پتھر کو خدا کہنا شرک ہے ایسے ہی کسی فوٹو کو نبی بتانا بھی کفر ہے۔

نمبر 5 میت اپنی قبر میں دوزخ اور جنت کو آنکھوں سے دیکھتا ہے حالانکہ یہ دونوں اس کی قبر سے کروڑوں میل دور ہیں۔ جب مرد کی دور بینی کا یہ عالم ہے تو اگر وہ ساری زمین والوں کو دیکھے تو کیا بعید ہے آج حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہر امتی کے حال کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی ہر بات سن رہے ہیں اس لیے ہر نمازی ہر جگہ سے انہیں نماز میں سلام کرتا ہے۔ السلام علیک ایہا النبی

وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان العبد اذا وضع في قبره وتولى عنه اصحابه انه يسمع قدع نكالهم اتاه ملكان فيقعدا فعه فيقولان ما كنت نقول في هذا الرجل لحمد

ترجمہ: اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب بندے کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس لوٹتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آہٹ سنتا ہے اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے کہ ایک یہ کہ مردے سنتے ہیں۔

قرآنی آیات و حدیث بے شمار سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے آقا و مولا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدر میں مقتولین کفار کی لاشوں پر کھڑے ہو کر ان سے کلام کیا۔ مردے کا سننا ہمیشہ رہتا ہے۔ اس لیے حکم ہے کہ قبرستان میں جا کر مردوں کو السلام علیکم کرو حالانکہ نہ سننے والوں کو سلام کیسا جن آیتوں میں سماع مولیٰ کی نفی ہے وہاں مردوں سے مراد دل کے مردے ہیں۔ یعنی کافر۔

انک الا تسمع الموتی ساتھ میں یہ بھی فرما دیا ان تسمع الامن یصر من بایتنا یعنی تم صرف مومنو کو ہی سنا سکتے ہو مسئلہ میت اپنے دینے والوں نماز پڑھنے والوں، جنازہ اٹھانے والوں اور دفن کرنے والوں کو جانتا ہے۔ بعد موت قوت سمع و بصارت بڑھ جاتی ہے کہ ہزار ہا من مٹی میں دفن ہونے کے باوجود میت لوگوں کے جوتوں کی آہٹ سن لیتی ہے تو جو انبیاء و اولیاء زندگی میں مشرق و مغرب دیکھتے ہوں وہ بعد وفات فرش عرش کی یقیناً خبر رکھتے ہیں۔ حدیث شریف میں کہ ہر جمعرات کو میت کی روح اپنے عزیزوں کے گھرانے سے ایصال ثواب کی درخواست کرتی ہے۔ (اشعۃ اللمعات باب زیارة القبور)

مسئلہ دفن کے بعد جو دعاء الودع ستر قدم پر قبرستان کی جانب مانگی جاتی ہے یہ

حدیث اس کی اصل ہے۔

واما المنافق و الكافر له ما كنت تقول في هذا الرجل فيقول لا ادري
ترجمہ: اور منافق اور کافر کا ایک ہی جواب ہو گا کہ ہم نہیں جانتے اور نہ پہچانتے
ہیں یہ صاحب کون ہیں۔ تو فرشتے کہیں گے

قد كنا نعلم انك تقول ذلك

ترجمہ: تحقیق ہم پہلے ہی جانتے تھے کہ تو یہی کہے گا

پھر زمین کو کہا جاتا ہے۔ اس پر تنگ ہو جا اس قدر تنگ ہو جاتی ہے کہ مردے کی
پسلیاں ادھر ادھر ہو جاتی ہیں اور اس پر 99 سانپ مسلط ہو جاتے ہیں اور قیامت تک
ایسے عذاب میں مبتلا رہے گا۔ مسئلہ حساب قبر صرف انسانوں سے ہے۔ جنات یا
جانوروں سے نہیں کیونکہ ان کے لیے نہ جنت ہے نہ وہاں کی نعمتیں کفار جنات جن کے
لیے صرف سزاء جہنم ہے جانوروں جنات کے لیے کچھ نہیں بلکہ مظالم کا بدلہ کرا کر انہیں
مٹی کر دیا جائے گا۔ (مرآت مشکوٰۃ)

منافق کافر کا جواب فيقول هاهاه لا ادري

ان دونوں کا جواب یہ ہو گا کہ ہائے ہائے میں نہیں جنتا

چنانچہ جن لوگوں نے دنیا میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رشتہ غلامی نہ جوڑا
اگرچہ وہ توحید کے قائل رہے مگر قبر میں توحید پرستی کام نہ آدے گی سب بھول جائیں
گے کیونکہ یہ جواب ہر منافق و کافر یا دہریہ شرک ہو یا شیطانی توحید والا موحد ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ کافر میت کو بھی حضور کا دیدار کرایا جاتا ہے مگر وہ پہچان نہیں
سکتا کیونکہ ان کی پہچان بصارت سے نہیں ہوتی بلکہ دل کی بصیرت سے ہوتی ہے۔ نابینا
صحابہ نے حضور کو دیکھ لیا۔ آنکھ والے کافر حضور کو نہ دیکھ سکے۔ بصارت سرمہ سے تیز ہوتی
ہے۔ بصیرت مقبولین کے آستانوں کی خاک سے اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے جیسا بشر اور بڑا بھائی کہنے کو ایمان سمجھتے ہیں۔ اگر اس
سے ایمان مل جاتا تو یہ کافر کہہ سکتا تھا کہ یہ بشر ہیں یا میرے بھائی ہیں۔ بشریت
مصطفوی پہچاننے پر نجات نہیں نبوت کے پہچاننے پر نجات ہے۔ شریعت تو ابو جہل بھی
مانتا تھا یہ اس نے بھی کہہ دیا ہائے ہائے میں نہیں جانتا اسے۔ حالانکہ زندگی میں آپ کو

جادوگر کہا۔ شاعر اپنے جیسا بشر کہا اور آپ کی شان اقدس میں گستاخیاں بدکلام کرتا رہا مگر یہ سب کچھ بھول جائے گا۔ مگر یہاں کملی والے سید عالم نور مجسم فخر نبی آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت عشق سچی سوچی عقیدت کام آوے گی۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
واخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین۔ اے میرے حبیب اپنی رحمت کے بازو میں لطف و کرم فرما کر چھپا لو اپنے عاشقوں کو۔

تشریح: جس پر نام غیر خدا کا لیا گیا ہو

عن سعد ابن عبادۃ انه قال یا رسول اللہ ان ام سعد ماتت فای صدقته

افضل قال الماء فحفر بسراء و قال هذه لام سعد

ترجمہ: اور شرح صدور میں ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری ماں مر گئی ہے پس کون سا صدقہ یعنی خیرات افضل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانی حضرت سعد نے کنواں کھودا اور کنویں کے کنارہ پر لکھا هذه لام سعد یعنی یہ کنواں سعد کی ماں کا ہے۔ چنانچہ پیرام سعد مشہور ہے۔ مراد اس سے ثواب ہے کہ کنویں کا واسطے ام سعد کے جیسے عرف میں مشہور ہے کہ دعوت ولیمہ فلاں کی شادی کا کھانا گیارہویں کی شربنی یا سہ منی حضرت بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ یا توشہ اسحاب کہف یا کھانا فاتحہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ یا قربانی کا بکرا یا عقیقہ کا بکرا وغیرہ ان تمام سے مراد طعام اللہ اور ثواب اس کا بروح بزرگان ہے۔ نہ کہ یہ جسے بدعتی کہتے ہیں کہ مطلقاً جس پر نام غیر خدا کا لیا گیا۔ وہ حرام ہے۔ لہذا اس صورت میں تمام اشیاء ماکولات اور مشروبات اور مرکوبات اور ملبوسات وغیرہ وغیرہ سب حرام ہو جائے گی۔ اس واسطے کہ کوئی نہیں کہتا کہ یہ چیز اللہ کی ہے۔ مگر یہ کہتے ہیں کہ یہ مکان یہ کوٹھی یہ بنگلہ یہ مسجد اور یہ مدرسہ یہ زمین کا پلاٹ یہ کتاب اور یہ گھوڑا اور یہ بھینس یہ بکری یہ گائے گاڑی وغیرہ وغیرہ فلاں کی فلاں نے کی ہے اور حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے ملک اوسی کی کیا ورنہ سزا اور جزا اس پر کیوں مرتب ہو جس کا دل چاہے ہر کسی کی جو چیز چاہے لے لیوے خدا کا مال سمجھ کر اور تمام احکامات شرعی حد سزا قضاء سب معطل ہو جاویں گی۔ جیسا کہ فرمان خداوندی ہے۔

اولم یرو انا خلقنا لهم مما عملت ایدینا انعاما فهم لها مالکون ولهم
فیها منافع و مشارب افلا یشکرون ء

ترجمہ: کیا یہ دیکھتے نہیں ہم نے ان کے لیے اپنی قدرت کے ہاتھ سے چار پائے
پیدا کیے تو یہ ان کے مالک ہیں۔ اور ان کے لیے انہیں کئی طرح کے فائدہ ہیں۔ پینے
وغیرہ کے تو کیا شکر نہ کریں گے۔

حدیثہ الحرمین صفحہ ۶۲ باب تیرھواں ۱۳

فی تعرف الذی شاع فی دیار العرب والعجم بان اتقوم یجتمعون
ویقرؤون القرآن ویذکرون اللہ بانواع الذکر یتصدقون بانواع
الماکولات والمشروبات یتهدون ثوابہم لموتی ہم

ترجمہ: بیچ پھیل نے داوریج دیار عرب اور عجم میں ساتھ اس کے کہ قوم جمع ہوتی
ہے اور پڑھتی ہے قرآن اور ذکر کرتی ہے اللہ تعالیٰ کا ساتھ طرح طرح کے ذکر کے اور
صدقہ خیرات کرتے ہیں قسم قسم کھانے پھل وغیرہ کا بخشتے ہیں ثواب ان کا مردوں اپنوں کو
اور رشتہ داروں کو۔

فی شرح الصدور ان المسلمین ماذا لوا فی کل عصر بمعقرا
یتجمعون ویقرؤون القرآن لموتہم ان غیر نکیر فکان اجماعاً

ترجمہ: بیچ شرح صدور میں ہے کہ مسلمان ہمیشہ ہر زمانے میں جمع ہوتے ہیں اور
پڑھتے ہیں قرآن شریف واسطے بخشے متوفی اپنوں کے سوا انکار کرنے کسی منکر کے یعنی کسی
نے اس کا انکار نہیں کیا مگر بدعتی کے وہ فرقہ اہل ضلالت اور رافضی و خوارج ہیں اور انہی
میں سے عبدالوہاب نجدی المتوفی ۱۲۰۶ ہجری اور قبیح اس کے ہیں وہابی وغیرہ۔
گیارویں کی مجلس میلاد مصطفیٰ اور امور خیر وغیرہ کا رواج تھا اور صاحب حدیثہ
الحرمین اور ان کے استاد مرشد اور نانا مولانا قاسم ناتوی دہلوی صاحب کا بھی یہی عقیدہ
تھا اب موجودہ دیوبندیوں کا عقیدہ بھی وہابیوں والا ہے۔

باب برائے ایصال ثواب

میت کے لئے دعا استغفار یعنی بخشش و مغفرت طلب کرنا اور ایصال ثواب کرنا

قرآنی وحدیث سے ہے جس کی دلیل قرآن کی یہ آیات مقدسہ ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم نحمده ونصلي وسلم على رسوله الكريم
الامين اما بعد فقد قال الله تعالى في القرآن المجيد والفرقان
الحميد والذين جاؤ من بعدهم يقولون ربنا اغفر لنا والاخواننا
الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين امنوا ربنا
انك رؤف رحيم ۝

وہ جو ان کے بعد آئے۔ عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور
ہمارے بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی
طرف سے کینہ نہ رکھ۔ اے رب ہمارے بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

مسئلہ: جس کے دل میں کسی نبی یا صحابی یا ولی کی طرف سے بغض یا کدورت ہو ان
کے لئے دعائے رحمت و استغفار نہ کریں وہ مومنین کی اقسام سے خارج ہے۔ وہ گستاخ ہے۔

وقال ربکم ادعونی استجب لکم

اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا اللہ تعالیٰ بندوں کی
دعائیں اپنی رحمت سے قبول فرماتا ہے۔

حدیث ۱: در مشکوٰۃ جلد پہلی صف ۵۱۵ مرات جلد تیسری باب توبہ استغفار وعن
عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الميت في القبر الا
كالفریق المتغوث ينتظر دعوة تلحقه من اب او ام او اخ او صديق
فاذا لحقته كان احب اليه من الدنيا وما فيها وان الله تعالى ليدخل
على اهل القبور من دعاء اهل الارض امثال الجبال وان هدية
الاحياء الى الاموات الا استغفار لهم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر میں متوفی ڈوبنے والے فریاد کرنے والے کی
مثل ہوتا ہے وہ دعا کا منتظر ہوتا ہے جب دعائے ایصالِ ثواب ماں باپ کی طرف سے
یا بھائی کی طرف سے یا کسی دوست کی طرف سے بے بذریعہ دعائے ایصالِ ثواب پہنچتی ہے تو
یہ دعا اس کو دنیا مافیہا سے بہتر پیاری ہوتی ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ صاحبِ قبور کو پہنچاتا ہے

جو زمین پر حیات ہیں ان کی طرف سے بیشک دعائے ایصالِ ثواب تحفہ ہے زندوں کا جو اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں بخشش مانگنا ہے واسطے ان کے۔

حدیث ۲: علامہ امام محمد یوسف بن اسماعیل نسہانی رحمۃ اللہ علیہ نے

”جو اہل البجاء فضائل النبی المختار صفحہ ۶۵۳ بحوالہ امام بصری قدس سرہ در اوسط“ میں نقل

کیا ہے وعن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امتی امتہ مرحومہ

تدخل قبورہا بذنبہا وتخرج من قبورہا لا ذنوب علیہا تمخص

عنها با استغفار المؤمنین لہا

وحدت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے میری امت مفلح ہے یہ تو اپنی قبروں میں گنہگار داخل ہوتی ہے اور جب اپنی قبر سے

باہر آئے گی تو ان پر کوئی گناہ نہ ہوگا اس لئے کہ ان کے لئے ایمان والوں کا دعائے

مغفرت بخشش کرتے رہنے سے ان کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

جیسا کہ فرمان خداوندی ہے:

ان الحسنات یذهب نسیات

بیشک اللہ وزنی نیکیاں سے گناہ معاف فرماتا ہے۔

حدیث: اذا صلیتم علی المیت فاخصلوا الہ الدعاء = شکوہ

جب تم جنازہ پڑھ لو اپنے بھائی متوفی کے لئے خالص دعا کرو۔

دعا کو لازم کرو

حدیث: ومن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم ان الدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل علیکم عباد

اللہ = نرمنذی

”بیشک دعا نفع والی چیز ہے۔ اے اللہ کے بندو اپنے اوپر دعا کو لازم کرو۔

ومن ابی ہدیة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم لیس شئی اکرم علی اللہ من الدعاء

اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے زیادہ عزت والی کوئی چیز نہیں۔

وعن انس الدعاء مع العبادة "دعا بھی ایک عبادت ہے۔"

وعن سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد القضاء الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا ہر (ترمذی)

نہیں قضا ملتی مگر دعا سے اور نہیں عمر بڑھتی مگر نیکی سے۔

حدیث پاک: صحیح بخاری کتاب البیوع امام محمد بن اسماعیل بخاری م ۲۵۶

وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خراج ثلثة یمشون فاصابہم المطر فدخلو فی غار جبل فانحطت علیہم صخرة.

حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص نکلے اپنے گھر سے دوران سفر کے جنگل پہاڑ میں سخت بارش نے گھیر لیا پس داخل ہوئے وہ تینوں پہاڑ کی ایک غار میں تو اوپر سے ایک پتھر کا بھاری ٹکڑا گرا جس سے غار کا منہ بند ہو گیا وہ تینوں اپنی زندگی حیاتی سے ناامید ہوئے ایک نے کہا اللہ تعالیٰ نیک اچھے عملوں کے وسیلہ سے نجات دیتا ہے اگر تم نے کوئی اچھا نیک عمل کیا ہے تو اس کا واسطہ دے کر دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں نجات دے گا جو اس کی رضا کے لئے کیا ہے۔ ایک نے کہا

اللہم ان کنت تعلم وانی استأجرت اجیراً بفرق من ذرة فاعطیتہ وابی ذالک اتاخذ

اے ہمارے پروردگار یہ کہ جانتا ہے تو بیشک میں نے ایک مزدور کو کام کے لئے مزدوری پر لگایا جب شام ہوئی میں اس کو اور سب کو مزدوری دینے لگا تو ایک نے مزدوری کا اناج مقرر شدہ لینے سے انکار کیا اور غائب ہو گیا تلاش کرنے سے نہ ملا۔ میں نے مزدوری کے اناج کو کھیت میں بو دیا اور اس کی آمدن سے ایک بکری خریدی اسے اللہ تعالیٰ نے برکت کی اور میں نے ایک چرواہا مزدوری پر رکھ لیا وقت گزرتا رہا یہاں تک باڑہ بکریوں کا بھر گیا اور وہ مزدور آ گیا اس نے اپنی مزدوری کا اناج مانگا اور وقت دن مہینہ سال بھی یاد کروایا میں نے کہا یہ تمام بکریاں اور نوکر سب تیرے ہیں اس نے تعجب سے پوچھا کیسے تم مجھے مذاق کرتا ہے میں نے اللہ کی قسم سے سب واقع بیان کیا وہ تمام

بکریاں خوش ہو کر دعائیں دیتا لے گیا۔ عرض کیا:

اللهم ان كنت تعلم انى فصلت ذالك ا بتغاء جهك فاخرج عنا
اے اللہ یہ کہ تو جانتا ہے بیشک میں نے یہ کام تیری رضا کے لئے کیا ہے اس عمل
کے صدقے نجات دے۔

دوسرے نے عرض کیا:

اللهم ان كنت تعلم انى كنت احب امراة من ابناات عمى
اے ہمارے پالنے والے یہ کہ تو جانتا ہے کہ بیشک میں ایک عورت کے ساتھ محبت
کرتا تھا جو میری چچا کی لڑکی تھی۔ عشق میں بیقرار ہو کر اس سے نفسانی خواہش پورا کرنے
کا سوال کیا اس نے ایک سو دینار کی شرط رکھی میں نے محنت مزدوری کر کر اس کی
شرط پوری کی جب میں اس کے پاؤں میں بیٹھا اس نے کہا خدا کا خوف دل میں رکھ۔
اللہ تعالیٰ یہ تیرا فعل برا دیکھے گا اور تیرے دل کی خواہش کو اور میری نیت کو دیکھ رہا ہے
اے اللہ تیری رضا کی خاطر فوراً سب کچھ چھوڑ کر وہاں سے بھاگا۔ اے اللہ تو جانتا ہے یہ
کام برا تیری رضا کے لئے میں نے تو بہ کی ہے ہمیں اس غار سے نجات دے وہ پتھر تہائی
حصہ سرک گیا ہے مگر پورا راستہ نہ بنا۔

تیسرا بولا اور بارگاہ ایزدی میں دعا کی:

اللهم انى كان لى ابوان شيخان كبيران فكنت اخراج فارعى
اے اللہ بیشک میرے ماں باپ بہت بڑھی عمر کے بہت کمزور تھے چل پھر نہیں
سکتے تھے میرے پاس بکریاں تھیں میں تمام دن بکریوں کو چراتا شام کو آتا پہلے بکریوں کا
دودھ نکال کر ماں باپ کو پلاتا پھر اپنے بال بچوں کو ایک دن ایسا ہوا دیر سے گھر آیا
بکریوں کا دودھ نکالا اور ماں باپ کی خدمت میں آیا تو دیکھا وہ سوئے ہوئے ہیں میں
نے ان کو جگانا نامناسب سمجھا دودھ کا برتن لے کر سر ہانے کھڑا ہو گیا کہ خود جاگیں ان کو
دودھ پلاؤں یہاں تک رات کا کافی حصہ گزر گیا اور بال بچے میرے پاؤں میں رو رہے
تھے میں نے ان کو کافی بہلایا سمجھایا پہلے میں اپنے ماں باپ کو پلاؤں گا پھر تم کو اسی کشکش
میں میرے بال بچے بھی رو دھو کر سو گئے پھر جب آدھی رات کے بعد جاگے میں نے
اپنے ماں باپ کو پہلے دودھ پلایا پھر اپنے بچوں کو۔

اللهم ان كنت تعلم انى فعلت ذالك ابه سفاء وجهك فاخرج
عنا فكشف عنهم

اے میرے رب یہ کہ تو جانتا ہے بیشک یہ کام میں نے تیری رضا کے لئے کیا ہے
اس عمل کے صدقہ اس غار سے ہمیں نجات دے پس اللہ تعالیٰ نے دعاء سب کی قبول کی
وہ پتھر غار کے منہ سے ہٹ گیا وہ نکل کر اپنے اپنے مقام پر چلے گئے۔ خلاصہ: اللہ تعالیٰ
نیک اچھے عمل کے وسیلہ سے مشکل کے وقت نجات دیتا ہے۔

ماں باپ کے حقوق

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیکی کا سب سے زیادہ حق کس
کا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال ابوک ثم اذناک واذناک
ترجمہ: - سب سے زیادہ حق ماں کا ہے اسی طرح تین دفعہ فرمایا پھر چوتھی دفعہ
فرمایا باپ کا حق ہے پھر اور قرابت والوں کا۔

۲- وعن ابوهريرة رضى الله تعالى عنه سے قال النبي صلى الله عليه وسلم
رغم انفه رغم انفه قيل من يا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من
ادرك والدين عند الكبر احدهما او كلاهما ثم لم يدخل الجنة

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا خاک میں مل جائے تاکہ اس کی تین دفعہ فرمایا۔ عرض کیا گیا یا رسول
اللہ کس کی فرمایا: جس کے ماں باپ بوڑھے زندہ موجود ہوں یا ایک ان دونوں میں سے
پھر وہ شخص ان کی خدمت ضعیفی میں جنت حاصل نہ کر سکے۔

علامہ بدر الدین عینی تفسیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی ۸۵۵ درعمدة القاری

ماں کے قدم چومنا

انى نذرت ان فتح الله عزوجل عليك بمكته ان ايتني فا قبل
اشغل الاتكعبة فقال قبل قدمي امك وقد وجبت نذرتك

فتح مکہ کے سال جب لشکر اسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سربراہی میں واپس مدینہ میں آیا ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ میں نے نذرمانی تھی کہ جب مکہ فتح ہوگا تو جا کر کعبہ کے دروازے کی دہلیز کو چوموں گا میں کمزور بیمار ہوں میں وہاں جا نہیں سکتا میں نذر کیسے پوری کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ماں کے قدموں کو چوم لے تیری نذر پوری ہو جائے گی۔

حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں اللہ جس کی بھلائی چاہتا ہے اس کو اکل ملال صدق کمال، ساکمین کی حاجت روائی، امانت کی حفاظت، شرم و حیاء مہمانوں کی تواضع، بڑوں کا احترام، چھوٹوں پر کرم، پڑوسیوں سے اچھا سلوک ماں باپ کی خدمت نصیب فرماتا ہے۔

حدیث ۱:

ومن سعد ابن عبادة رضی اللہ تعالیٰ عنہ انس قابل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ام سعد ماتت فای در صدقة افضل الماء قال فحفر برا وقال معده لام سعد (در مشکوٰۃ الصدقہ ابوداؤد شریف التوفی ۲۷۵)

ترجمہ: حضرت سعد ابن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میری ماں فوت ہو گئی ہے کون سا افضل صدقہ ہے جو میں اپنی ماں کے لئے کروں تو فرمایا کہ پانی تو میں نے اپنی والدہ کے ایصالِ ثواب کے لئے مدینہ الرسول میں کنواں لگوا دیا اور اس کے کنارے پر لکھ دیا ہذہ لام سعد یہ نواں سعد کی ماں کا ہے۔

حدیث ۲:

وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان سعد بن عبادة اخابني ساعدة توفيت امه وهو وغائب فاني النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان امي توفيت وانا غائب عنها فهل ينفعها شيني ان صدقت به عنها قال نعم قال اشهدك ان حاطي المخراف صدقة عليها.

(بخاری شریف کتاب الوصایا، حضرت امام محمد بن اسماعیل)

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے بیشک سعد بن عبادہ جو نبی ساعد کے بھائی تھے ان کی ماں فوت ہوگئی وہ ان کے پاس نہ تھے۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیشک میری والدہ فوت ہوگئی میں اس وقت ان کے پاس نہ تھا اگر میں ان کی طرف سے کچھ چیز صدقہ خیرات کروں تو کیا میری والدہ کو فائدہ ہوگا اس سے تو آپ نے فرمایا ہاں ضرور نفع ہوگا۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ میرا باغ مخرف ان کے لئے صدقہ ہے۔

حدیث ۳:

وعن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رجلاً قال للنبي صلی اللہ علیہ وسلم ان امی افتلتت نفسها واراها تو تكلمت تصدقت افا تصدق عنها قال نعم تصدق عنها

(رواہ بخاری المتوفی ۲۵۶ھ، مسلم المتوفی ۲۶۱ھ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے عرض کی کہ میری ماں اچانک فوت ہوگئی ہے اور میرا خیال ہے اگر وہ ہوش میں ہوتی تو خیرات کرتی کیا میں ان کی طرف سے خیرات کروں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکی طرف سے خیرات کرو ضرور اس کو نفع ہوگا۔

روایت بحوالہ ہدیۃ الحرمین مصنف الحاج الحافظ ابوالرشید محمد عبدالکیم نواسہ مولانا

محمد قاسم دہلوی مرتب و تکمیل ۱۲۸۰ھ = صفحہ ۱۰-۱۱

اے پر مقرر کرنا دونوں عرسوں کا بسبب اس کے ہے کہ آیا ہے مجموع الروایات اور سراج الہدایۃ مولانا سید جلال الدین بخاری کے میں اور حاشیہ تفسیر مظہری میں کہ اور احتیاط کرے اوس ساعت کی کہ ہمیں نقل کیا روح اوسکی نے پس مقرر ارواحیں مردوں کی آتی ہیں بیچ دنوں عرسوں کے ہر برس میں اس جگہ اور اسی ساعت میں اور لائق ہے کہ کھلاوے کھانا اور پلاوے پانی اسی ساعت میں پس مقرر دن یہ خوش کرتا ہے ارواح کو

ان کی اور مقرر درمیان اسکے تاثر بہت ہے یعنی نفع اور بلکہ جامع الغنیہ ملا صدیق زبیری کے میں ہے منقول فتاویٰ نوادر اور مجمع الروایات سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاتحہ اور کھانا بروح حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روز سوئم اور دہم اور چہلم اور ششماہی اور برسی کو بخشا اور کھلایا ہے اور اصحابہ بھی اسی طرح کرتے تھے جو کوئی اس کا منکر ہوا پس وہ منکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا ہوا۔

روایت دوسری

رضی فتاویٰ الاوزجندی لملا علی القاری الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی ۱۰۱۳ھ
وکان یوم الثالث من وفات ابراہیم ابن محمد صلی اللہ علیہ
وسلم جاء ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عند النبی بتمرۃ یا بسۃ ولبن
فیہ خبذ من شعید فوفعہا عند النبی فقراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الفاتحة وسورة الاخلاص ثلاث مرات الی ان قال رفع یدیه
للدعاء ومسح بوجہہ فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اباذر
ان یقسمہا بین الناس وایضا فیہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وهبت ثواب هذه الابنی ابراہیم ۰

اور تھان تیسرا وفات ابراہیم فرزند محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ آیا ابوذر رضی اللہ عنہ
نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھجور خشک اور دودھ کے کہ اس میں تھی روٹی جو سے
پس رکھا اس کو نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پڑھی حضرت نے سورۃ فاتحہ اور
سورہ اخلاص تین تین بار یہاں تک کہ کہا کہ اٹھائے حضرت نے اپنے دونوں ہاتھ واسطے
دعاء کے اور پھر پھیرے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پس فرمایا حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اے ابوذر کہ تقسیم کر دے اس کو درمیان لوگوں کے اور بھی اس میں ہے کہ فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشا میں نے ثواب اس کا واسطے اپنے بیٹے ابراہیم کے۔

روایت تیسری

وعن انس ابن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم اللیة الاولى عبیة علی المیت فتصدقواله وینبغی ان
یواظب علی الصدقة للمیت سبعة ایام وقیل اربعین فان المیت
یشوق الحدبیته

اور حضرت انس ابن مالک سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پہلی رات سخت ہے میت پر پس خیرات کرو واسطے اس کے اور لائق ہے کہ ہمیشگی کریں اوپر
صدقہ میت کے سات دن اور بعض نے کہا کہ چالیس دن تک پس مقرر میت شایق ہوتی
ہے۔

حضرت عبدالحق محدث دہلوی پیدائش ۹۵۸ھ وصال ۲۱ ربیع الاول ۱۰۵۲ھ

در اشعة اللمعات باب زیارت القبور

تصدیق کرد شد از میت بعد رفتن او از عالم تا ہفت روز بعض روایات آمدہ است کہ
روح میت

متوفی کے وصال کے بعد سات روز صدقہ کرو بعض روایات میں آیا ہے کہ روح
میت کی جمعہ کی رات کو اپنے گھر آتی ہے دیکھتی ہے کہ گھر والوں نے میرے ایصال
ثواب صدقہ کیا ہے یا کہ نہیں۔

مے آید خانہ خود دا شب جمعہ پس نظری کند کہ تصدیق کند ازوے یا نہ

شاہ ولی اللہ رحمۃ علیہ دہلوی کا بھی تیجہ ہوا (المتوفی ۱۲۳۹ھ)

شاہ عبدالعزیز صاحب نے اپنے ملفوظات صفحہ ۸۰ میں اس طرح نقل فرمایا ہے کہ
روز سوم کثرت ہجوم مردم آں قدر بود کہ بروں است ہشتادویک کلام اللہ بہ شمار آمدہ
وزیادہ ہم شد باخذ کلمہ دا حصر نیت

وصال کے تیسرے روز لوگوں کا اس قدر ہجوم ہوا تھا کہ شمار سے باہر تھا او اس روز
۸۱ قرآن پاک پڑھے گئے اور اس سے بھی زیادہ اور کلمہ طیبہ کا تو اندازہ نہیں یعنی لا تعداد
لوگوں نے کئی ہزار مرتبہ پڑھا۔

مولانا حاجی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند در تخریر الناس صفحہ ۲۳ پر فرماتے

ہیں۔

کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ کے کسی مرید کا رنگ یکا یک متغیر ہو گیا حضرت نے سب پوچھا تو اس نے کہا میں اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت نے ایک لاکھ پانچ ہزار بار کلمہ طیبہ پڑھا ہوا تھا اپنے جی میں ہی اس کا ثواب اس کی ماں کو بخش دیا اس کی نجات ہو گئی وہ جوان ہشاش بش ہوا تو آپ نے پوچھا اب کیا ہوا ہے وہ مرید کہنے لگا اب میں اپنی ماں کو جنت میں دیکھ رہا ہوں۔ تو اس وقت حضرت نے فرمایا سچ فرمایا حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے وعن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امتی امتہ مرحومہ تدخیل قبورہا بذنبہا وتخرج من قبورہا لا ذنوب علیہا تمنخص عنہا با استغفار المومنین لہا

(جواہر البحار صفحہ اول زبدۃ النصاب صفحہ ۱۳۲ پر)

فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت مرحومہ جب داخل ہوتی قبروں میں اپنے گناہوں کے ساتھ اور جب دن قیامت میں قبروں سے باہر آئے گی تو اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا خاص کر مومنین کی دعا ایصال ثواب کی وجہ سے۔

ایک سوال کے جواب میں

و شیر برنج بنا بر فاتحہ بزرگے بقصد ایصال ثواب بروح ایشاں پذیرد و بخواند مضائق نیست و اگر فاتحہ بنا بزرگے داد شود اغنیا و اہم خوردن جائز ہست
امیر اور غریب سب کھائیں جائز ہے جیسا کہ وفات حضرت ابراہیم بیٹے والی ہے۔
اچھا رواج اسحابہ کی سنت اور فرمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
مشکوٰۃ جلد پہلی باب العلم

وعن جدیدۃ رضی اللہ عنہ قال کنا فی صدر النہار عندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاءہ قوم علاۃ مینحابی انہار او العباء متقلدی اسیوف عامتہم من مضر بل کلہم من مضر فتحتر وجہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمالہای بہم من الفاقۃ فدخل ثم خرج ثم خرج فامر بلال فاذن واقام فصلى ثم خطب فقال یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی فلقکم من نفس واحده الی اخر الایۃ ان اللہ کان علیکم رقیبا والایۃ الی فی الحشر اتقوا اللہ والتنظر نفس ما قدمت لقد تصدق

رجل من دينارہ من درہمہ من صاع برلا من صاع تمرہ حتی قال ولوبشق تمرہ قال فجا رجل من الانصار بصرۃ مادت کفہ فعجد عنها بل قد عجزت ثم تتابع الناس حتی رایت کومین من طعام وشیاب حتی رایت وجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنہلل کانه من عبة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجرم من عمل بہا من بعدہ من غیر ان ینقص من اجورہم شیئی ومن سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ کان علیہ وزر من عمل بیہا من بعدہ من غیر ان ینق من اوزارہم شیئی. (رواہ مسلم المتوفی ۲۶۱ھ)

حضرت جدید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم صبح سویرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے آپ کی خدمت میں ایک قوم آئی جو نگلی اور کبل پوش تھی تلواریں گلے میں ڈالے تھے ان میں بلکہ سارے ہی قبیلہ مضر سے تھے ان کا فاقہ دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کا رنگ اڑ گیا۔ پس لہذا حضور اپنے گھر تشریف لے گئے پھر باہر تشریف آئے اور بلال کو حکم دیا کہ اذان و تکبیر کہی پھر نماز پڑھی پھر خطبہ دیا ارشاد فرمایا اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا فرما دیا۔ آخر آیت تک تلاوت فرمائی اور وہ آیت تلاوت فرمائی جو سورۃ حشر میں ہے اللہ سے ڈرو ہر شخص غور کرے اس نے کل کے لئے کیا بھیجنا ہے انسان اپنے دینار و درہم اپنے کپڑے گندم جو کے صاع میں سے خیرات کرے حتیٰ کہ فرمایا کھجور کی کھانپ ہی سہی فرماتے ہیں کہ ایک انصاری تھیلی آئے جس کے وزن سے اس کا ہاتھ تھک گیا پھر لوگوں کا تانتا بندھ گیا حتیٰ کہ میں نے کھانے اور کپڑے کے ڈھیر دیکھے حتیٰ کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور دیکھا کہ چمک رہا تھا گویا کہ سونے کی ڈلی ہے خوشی کی وجہ سے تب اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کرے اسے اپنے عمل اور ان کے عملوں کا ثواب ہے جو اس پر کاربند ہوں۔ ان کا ثواب کم ہوئے بغیر اور جو اسلام میں برا طریقہ ایجاد کرے اس پر اپنی بد عملی کا گناہ ہے اور ان کی بد عملیوں کا جو اس کے بعد ان پر کاربند ہوں اس کے بغیر ان کے گناہوں سے کچھ کم نہ ہوگا۔

تشریح: (۱) غربت کی وجہ سے ان کے پاس سوائے ایک ایک کبل کے تن ڈھکنے کو

کوئی کپڑا نہ تھا اس کے باوجود غزوے اور جہاد کے شوقین بہادر تھے کہ تلواریں ہر ایک کے پاس تھیں۔ (۲) ان کی فقیری فاقہ کشی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ملال ہوا جس کے آثار چہرہ انور پر نمودار ہوئے کیوں نہ ہوں آپ فقیروں کے غم خوار جو ہیں ہم غریبوں پر وہ رنج نہ کریں تو کون کرے۔

من از بے نوائی نیم روئے زرد
غم ہے نوا یاں رخم زرد کرو

یہ اس آیت کی تفسیر ہے ”عزیز علیہ ما عنتم خریص علیکم“

(۳) یہ وعظ لوگوں کو رغبت خیرات کی دینے کیلئے تھا یہ آیت حسب موقعہ تلاوت فرمائی یعنی سارے امیر فقیر بھائی ہیں۔ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور حضرت حوا علیہ السلام کے بیس بار میں چالیس بچے ہوئے بیس لڑکے اور بیس لڑکیاں امیر بھائی کو چاہئے فقیر بھائی کی مدد کرے۔ (۵) یعنی قیامت کے لئے نیک اعمال خصوصاً صدقہ خیرات کیا کرو۔ (۶) کیوں کہ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں خیرات کی مقدار نہیں دیکھی جاتی بلکہ دینے والے کا اخلاص دیکھا جاتا ہے کیونکہ اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور اگر غریب آدمی اپنی ضروریات میں سے کچھ خیرات کرے تو ثواب کا مستحق ہے بشرطیکہ بال بچوں اور اہل حقوق کا حق تمہارا ختمے اور بعد میں خود بھی بھیک نہ مانگے۔

(۷) اس انصاری کی تھیلی میں اتنا نلہ تھا کہ زیادتی بوجھ کے سبب تھیلی ہاتھ سے گر گئی یہ پہلا شخص تھا بعد اسکے دوسرے اصحاب خیرات آئے اس لیے حضور دیکھ کر خوش ہوئے اور اسکی تعریف فرمائی اور بارگاہ نبوی میں اس وقت نلے اور کپڑوں کے ڈھیر لگ گئے۔

(۸) اس لیے اتنا صدقہ کیا گیا اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ بوقت ضرورت چندہ کرنا جائز ہے دوسرے یہ کہ مسجد میں دوسروں کے لئے سوال جائز ہے جمع احادیث میں مسجد میں مانگنے کی ممانعت ہے وہاں اپنے لیے مانگنا مراد ہے۔ لہذا یہ حدیث اسکے خلاف نہیں۔ فقرا کی حاجت روائی اور صحابہ کی خیرات پر خوشی کی وجہ سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور جو اللہ رسول کو راضی کرنا چاہے وہ فقیروں کی حاجت پوری کرے اور صحابہ کے اس عمل کو دیکھ کر

حضور کا چہرہ انور سونے کی ڈلی کی طرح چمک رہا تھا۔

(۹) اور اس وقت فرمایا جو شخص اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کرے اسے اپنے عمل اور انکے عملوں کا ثواب ہے جو اس کے طریقہ پر کار بند ہیں ان کا ثواب کم ہوئے بغیر اور جو شخص اسلام میں برا طریقہ ایجاد کرے اس پر اپنی بد عملیوں کا گناہ اور انکی بد مہیوں کا گناہ جو اس کے بعد اس پر کار بند ہیں۔ اس کے بغیر انکے گناہ کم نہ ہو گے۔

خلاصہ: (۱۰) لہذا جن لوگوں نے علم فقہ فن حدیث میاں شریف عرس بزرگان دین ذکر خیر کی محفل و میاں دکی مجلسیں اسلامی مدرسہ طریقت کے سلسلے وغیرہ ایصال ثواب کے طریقے ایجاد کیے ہیں انہیں قیامت تک ثواب ملتا رہیگا۔ یہاں اسلام میں آچھی بدعتیں ایجاد کرینکا ذکر ہے نہ کر چھوڑی ہوئی سنتیں زندہ کرنے کا اس حدیث سے بدعت حسنہ کے خیر ہونے کا اعلیٰ ثبوت ہے یہ حدیث ان تمام احادیث کی شرح ہے جن میں بدعت کی برائیاں ہیں۔ صاف معلوم ہوا کہ بدعت سیئہ بری ہے یہ حدیث بدعت کی دو قسمیں فرما رہی ہے بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ اس میں کسی قسم کی تاویل نہیں ہو سکتی ان لوگوں پر افسوس ہے جو اس حدیث سے آنکھیں بند کر کے ہر بدعت کو برا کہتے ہیں حالانکہ خود ہزاروں بدعتیں کرتے ہیں اور دن رات استعمال میں لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حسد نفرت کی بیمار سے بچائے اور ہر حدیث کو سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

باقی رہا آیت کریمہ الیوم اکملت لکم جو یہ لوگ معترض بار بار پیش کرتے ہیں یہ آیت کو نویں بقرہ عید یعنی ۹ ذوالحجہ بروز جمعہ بمقام عرفات کے میدان میں بعد نماز عصر ۱۰ھ کو نازل ہوئی۔

جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں مقام عرفات میں اپنی اونٹنی قسوا پر سوار تھے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے آخر خطبہ کے آپ نے سامعین سے فرمایا۔ انتم مسئلہ لون عنی فما انتم قاء لون اے میرے صحابہ تم سے خدا کے یہاں میری بابت پوچھا جائیگا۔ اس وقت تم لوگ کیا جواب دو گے۔ تمام سامعین نے کہا کہ ہم لوگ خدا سے یہ کہہ دیں گے کہ آپ نے خدا کا پیغام پہنچا دیا اور رسالت کا حق ادا کر دیا۔ آپ نے یہ جواب سن کر آسمان کی طرف انگلی کی اور تمین بار فرمایا اللھم اشھد اے اللہ تو گواہ رہنا۔ عین اسی حالت میں جب کہ آپ خطبہ میں اپنا فرض رسالت ادا فرما رہے تھے یہ آیت

نازل ہوئی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اونٹنی زیادہ وحی بوجھ کے سب بیٹھ گئی۔ اس کے بعد حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا ۱۱ ہجری بروز پیر ۱۲ ربیع الاول بوقت ۱۰ بجے وصال ہوا۔ اس آیت کے نزول کے بعد آپ تقریباً تین ماہ چند دن اصحاب کرام میں ظاہر اہل رہے۔ اس آیت کے بعد احکام اصول و قواعد ارکان فریضہ کی کوئی آیت نہ آئی۔ بعض کہتے ہیں کہ ایک یا دو آیت کا نزول ہوا جو کہ فضائل اعمال کی بابت تھیں۔ تین ماہ کے عرصہ میں آپ کی کافی احادیث شریف اقوال زریں ہیں جو کہ امت کیلئے راہ نجات ہیں اور فضائل اعمال بروئے ثواب اور سنت نبوی اور سنت صحابہ کرام ہے۔ ان تمام احادیث میں سے حضرت جدیرہ رضی اللہ تعالیٰ کی روایت بھی قابل عمل ہے جس میں یہ لوگ آنکھیں بند کر لیتے ہیں کیا اس وقت جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من ستہ فی الاسلام حسنتہ جب کہ اس سے قبل آیت الیوم اکملت لکم نازل ہو چکی تھی تقریباً تین ماہ یا چھ ماہ۔ کیا یہ لوگ حضور سے زیادہ علم حکمت و اسرار اصول و قواعد کو سمجھتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس آیت کا نزول بھول گئے تھے اللہ تعالیٰ آپ کی اطاعت کرنیکی توفیق اور قرآن حدیث کو سمجھنے کی عقل شعور عطاء فرماوے۔ جو انکے دل میں حسد بغض نفرت فتنہ انگیزی کی بیماری ہے اس سے صحیح اہل سنت و الجماعت کے عقیدہ رکھنے والے مومن کو بچائے۔

اب سنئے آیت کا ترجمہ تفسیر:

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم
الاسلام دینا فمن اضطر فی غمصیۃ غیر متجانف لاثم فان اللہ
غفور رحیم۔

آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور پسند کیا تمہارے لیے اسلام کو دین پس جو شخص بھوک پیاس کی شدت میں بیقرار ہو گناہ کی طرف نہ جھکے تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

شان نزول:

اس آیت میں نزول کے دن دنیا میں پانچ عیدیں تھیں۔ دو عیدیں مسلمانوں کی حج

اکبر اور جمعہ۔ ایک عید عیسائیوں کی بڑا دن۔ اور ایک عید مجوسیوں کی اور ایک یہودیوں کی اتنی عیدیں نہ اس سے پہلے کبھی جمع ہوئی تھیں اور نہ اسکے بعد جمع ہوئی۔ (خازن)

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت روئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے کا سبب پوچھا تو عرض کی یا رسول اللہ اب تک ہم ترقی میں تھے اب کمال کو پہنچ چکے اور ہر چیز کمال کے بعد مائل بہ زوال ہو جاتی ہے حضور نے فرمایا سچ کہتے ہو (فازن کبیر وغیرہ)

تشریح:

اے مسلمانوں آج کی تاریخ کفار عرب تمہارے دین کی طرف سے مایوس ہو گئے اب تک انہیں آس لگی تھی کہ اسلام ایک عارضی دین ہے کچھ دن بعد ختم ہو جائیگا اور مسلمان ہمارے دین میں آجاویں گے۔ مگر فتح مکہ حجتہ الوداع اسلام کی شان شوکت ہر طرف سے لوگوں کا آنا مسلمان ہونا دیکھ کر اب تمام کفار مایوس ہو گئے ہیں کفار کوچ سے روک دیا گیا اس لیے کفار کو یقین ہو گیا کہ اس دین کی بنیادیں بہت پختہ ہیں انکی اس امید پر پانی پھر گیا ہے۔ لہذا اے مسلمانوں تم کفار سے نہ ڈرو بے دھڑک ہو کر اپنے دین پر علانیہ عمل کرو ہاں مجھ سے ڈرتے رہو مجھ سے ڈرنا تقویٰ پرہیزگاری کی اصل ہے۔ آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا کہ جو اصول و قواعد و ارکان دین احکام آنے تھے سب آپکے اب کوئی حکم منسوخ نہ ہوگا۔ احکام شرعیہ میں کوئی ترمیم و تہتیک نہ ہوگی۔ دین کے ارکان بھی آج مکمل ہو گئے نمازیں نہ چھ ہوگی نہ چار روزے نہ ڈیڑھ ماہ کے فرض ہو گئے نہ پون مہینہ کے اور قیامت تک کوئی دوسرا نبی نہ ہوگا۔ قیامت تک یہ دین رہیگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں جب دین کامل ہو چکا تو اب کسی نبی کی ضرورت نہیں رہی اور تم پر اپنی نعمت میں نے پوری فرمادی کہ نعمت سے مراد آیات قرآنیہ ہیں حجتہ الوداع کے بعد کچھ آیات اتریں جن سے جزئیات احکام مراد ہیں۔ جو کہ قیامت تک جزئیات شرعیہ بڑھتے رہیں گے۔ جیسے کہ روایت صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت جریرہ رضی اللہ تعالیٰ والی جو مذکورہ ہے۔ تمہارے لیے دین اسلام کو پسند فرمایا

اس دین سے میں راضی ہوں اسلام کے سوا کسی دین میں اب میری رضا نہیں اسلام کے سوا ہر دین میں میرا غضب ہی ہے چونکہ یہ دین مکمل ہی ہے اور بعض لوگ مجبور بھی ہوں گے تو ان کے متعلق سن لو کہ اگر کوئی مسلمان ہلاکت کرنے والی بھوک پیاس میں پھنس کر حرام غذا کھانے پر مجبور ہو جائے گناہ کی طرف اس کا میاں نہ ہو۔ مزے کیلئے یا ضرورت سے زیادہ نہ کھائے تو اس مجبوری میں بقدر ضرورت یہ مذکورہ جانور مردار سور وغیرہ جانور کا گوشت کھانے یا خون کو اور طرح جسم میں داخل کرے تو ہم اسکی پکڑ نہ فرمائیں گے۔ کیونکہ ہم غفور بھی ہیں رحیم بھی ہم ایسے مجبوروں کی پکڑ نہیں فرماتے ہماری عادت تو گنہگاروں کو چھوڑنا ہے نہ کہ مجبوروں کو پکڑنا۔

خلاصہ: (ف) دین عقائد اور ارکان اسلام اصول و قواعد کو کہا جاتا ہے۔

مذہب فرعی مسائل کو بولا جاتا ہے جیسا کہ حنفی، شافعی، مالکی، جنلی

مذہب مختلف ہیں دین مختلف نہیں تمام نبیوں کے دین ایک تھے۔

اعتراض:

جب دین اسلام کامل ہو چکا تو اماموں کی تقلید اور چاروں مذاہب کی کیا ضرورت ہے اور بعد میں علم فقہ کیوں بنایا گیا اسلام میں کونسی کمی تھی جو ان اماموں نے پوری کی اور قرآن و حدیث میں کیا نقصان تھا یعنی کمی تھی جو فقہ سے دور کی گئی۔ (غیر مقلد)

جواب:

دین عقیدوں اور کلی قانون اور اصول و قواعد ارکان اسلام کا نام ہے یہ مکمل ہو چکے ہیں رہی بات جزوی فرعی مسائل اور ضروریات زمانہ کے لحاظ سے فرعی احکام وہ ہمیشہ نکالے جاتے رہیں گے۔ مگر انہی قواعد و اصول پر جو حضور کے زمانہ میں مکمل ہو چکے تھے۔

مثلاً آج سائنسی دور ہے ریڈیو، اوڈیو، سپیکر، ٹی وی، فوٹو گراف وغیرہ سے دوران تلاوت سجدہ کی آیت نہ جاوے تو سننے والے پر سجدہ واجب ہے یا نہیں۔ ہوائی جہاز چلتی گاڑی ریل میں نماز کا حکم۔ ساجدوں میں محرابیں بنانا۔ ٹیلیفون پر نکاح کرنا وغیرہ وغیرہ

جائز ہے یا نہیں یہ وہ مسئلہ ہے جو کہ زمانہ نبوی اور زمانہ صحابہ میں پیش نہ آیا تھا۔ مگر شرعی قاعدے سے ایسے احکام نکالے جاتے ہیں۔ جنکی اجازت حضور نے دی ہے حدیث حضرت جریدۃ والی جو مذکورہ بالا ہے جو قیامت تک محدث و فقہاء کرام صالحین اعظام سے اخذ ہوتے رہیں گے۔ جیسے ص ۴۰۴ پر محدث علامہ ملا علی قاری الحنفی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت نقل کی آپ نے فتویٰ میں کان یوم الثالث من وفات ابراہیم ابن محمد صلی اللہ علیہ وسلم جاء ابو زر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عند النبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسلم کو جو پہلے تحریر ہو چکی ہے برائے ایصال ثواب صحابہ بھی اسی طرح کرتے تھے جو کوئی منکر ہوا پس وہ منکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا ہوا۔

(بحوالہ ہدیۃ الحرامین صفحہ ۴۹ تا ۱۲۸۰)

فان امنو بمثل ما امنتهم به فقد هتدو.

اے صحابہ جو تم جیسا ایمان لاؤ گے وہ ہدایت پائے گا۔

اصحابی کا النجوم باہم اقتد یتم اهد یتہم.

میرے اصحاب ستاروں کی مند ہیں جس نے جس کی راہ پائی وہ ہدایت پائے گا۔

چالیسواں کا عدد رب کو بہت پسند ہے

واذ وعدنا موسیٰ اربعین لیلۃً

جب وعدہ فرمایا ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا یہاں چالیس دن نہ فرمانا بلکہ ۴۰ راتیں فرمایا کیونکہ عربی تاریخیں چاند سے شروع ہوتی ہیں۔ جس سے رات پہلے ہوتی ہے اور دن بعد میں نیز اس لیے کہ رات میں تاریکی اور دن میں روشنی ہے سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اعتکاف کرانا مقصود تھا اور اپنا وصال عطا فرمانا مقصود تھا یعنی رات وصال کا وقت ہے اور دن فراق کا اس لیے اہل اللہ رات کا آخری حصہ جاگ کر گزرتے ہیں تہجد وغیرہ پڑھتے ہیں اور روزانہ رات ہی میں رحمت الہی خلق کی طرف متوجہ ہوتی ہے نہ کہ دن میں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دس ذیقعد سے اعتکاف کی نیت سے عبادت شروع کی دس ذوالحجہ دوپہر کی وقت مکمل تو رات شریف عطاء ہوئی۔ چالیس کا عدد رب کو بہت پیارا

ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کا خمیرہ بھی چالیس دن میں مکمل ہوا۔ چالیس سال کی عمر میں اکثر پیغمبروں کو نبوت کا اعلان کرنا اذن ملتا ہے ۴۰ دن میں ماں کے پیٹ میں نطفہ اپنی حالت بدلتا ہے پارہ گوشت بنتا ہے پھر ۴۰ دن یہ پارہ گوشت رہتا ہے۔ ۴۰ یوم میں بدن کی شکل میں ہو جاتا ہے۔ پھر ۴۰ دن کے بعد فرشتہ بچے کے ماتھے پر تحریر لکھنا ہے باربع کلمات فیکتب عملہ واجلہ ورزقہ و شقیی" او سعید تم ینفخ فیہ الروح۔ ۴۰ روز تک ماں کو نماز روزہ کی معافی۔

حدیث میں ہے کہ جو شخص چالیس روز خلوص دل سے عبادت کرے اللہ تعالیٰ اس کے دل اور زبان پر حکمت کے چشمے ظاہر فرماتا ہے اس واسطے بزرگان دین اعتکاف کی نیت سے تارک الدنیاں ہو کر مجاہدہ کرتے چلہ کرتے ہیں تاکہ ایمانی ترقی کا باعث ہو دربار رسالت میں حضوری منظوری ہو۔

نور کا طباق میں ہدیہ تحفہ

امام طبرانی نے اوسط میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جب کوئی شخص متوفی کو ایصالِ ثواب کرتا ہے۔ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اسے نور کے طباق میں رکھ کر قبر کے کنارے پر کھڑے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے صاحبِ قبر یہ ہدیہ تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے قبول کر لے۔ یہ سن کر وہ خوش ہوتا ہے اور اس کے پڑوسی اپنی محرومی پر غمگین ہوتے ہیں۔

نافرمانوں کی موت:

الذین تتوفهم الملائكة ظالمی انفسهم فالقوا اسلم ما کنا نعمل من سوء. بلی از الله علیم بما کنتم تعملون. فادخلوا ابواب جهنم خللین فیہا فلبنس مشوی المتکبرین. (پ ۱۴ نمبر ۱)

وہ لوگ جن کی فرشتے جان قبض کرتے ہیں اس حالت میں کہ وہ اپنی جان پر ظلم یعنی اپنا برا کر رہے تھے۔ کفر نافرمانی میں مبتلا تھے وہ موت کے وقت مکر جائیں گے کہ ہم

تو کچھ برائی نہ کرتے تھے فرشتے جواب دیں گے ہاں کیوں نہیں بیشک اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے تمہارے کرتوتوں کو پس اب جہنم کے دروازوں میں جاؤ ہمیشہ اس میں رہو گے تو کیا ہی برا ٹھکانا ہے مغرور متکبروں کا لہذا یہ انکار تمہیں مفید نہیں۔

ولو ترى اذ يتوفى الذين كفروا الملائكة يضربون وجوههم
وادبارهم وذوقوا عذاب الحريق. ذالك بما قدمت ايديكم وان
الله ليس بظلام للعبيد. نمبر ۲ (پ ۱۰)

اور کبھی تم تو دیکھتے اے میرے نبی جب فرشتے کافروں کی جان نکالتے ہیں مارتے ہیں ان کے منہ پر اور انکی پیٹھ پر اور چکھو آگ کا عذاب یہ ہے بدلہ اسکا جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور بیشک نہیں ظلم کرتا اللہ اپنے بندوں پر۔

نیک فرما بردار لوگوں کی موت کی حالت

الذين تتوفاهم الملائكة طيبين يقولون سلام عليكم ادخلوا الجنة
بما كنتم تعملون. (القرآن) (پ ۱۲ رکوع ۱۰)

وہ لوگ جن کی روح فرشتے قبض کرتے ہیں سحرے پن کی حالت میں کفر شرک سے پاک ہوتے ہیں محبت الہی عشق مصطفیٰ ان کے دل میں جاگزیں ہوتا ہے وہ فرشتے کہتے جاتے ہیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تم جنت میں چلے جاؤ اچھے اعمال کے سبب۔

تشریح:

وہ شرک کفرنا فرمانی سے پاک ہوتے ہیں اور انکے اقوال افعال اخلاق و اخصائل پاکیزہ ہوتے ہیں اطاعتیں ساتھ ہوتی ہیں محرمات و ممنوعات کے داغوں سے ان کا دامن عمل میلا نہیں ہوتا۔

۲۔ قبض روح کے وقت ان کو جنت رضوان رحمت کرامت کی بشارت بھی دی جاتی ہے اس حالت میں موت انہیں خوشگوار معلوم ہوتی ہے اور جان فرحت کیف سرور کے ساتھ جسم سے نکلتی ہے اور ملائکہ عزت کے ساتھ اسکی جان قبض کرتے ہیں اور بعض روایات میں آیا ہے کہ قریب موت مومن کے پاس فرشتہ آ کر کہتا ہے اے اللہ کے

درست تجھ پر اللہ تعالیٰ سلام فرماتا ہے۔ موت کا پیغام مومن کے لیے خوشی ہے اور کافر کے لیے ندامت ہے۔

میت کے حقوق

حالت نزع:

حضرت ام المومنین سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اگر میرے ہنس یا قریب المرگ آدمی کے پاس جاؤ تو وہاں نیک اور اچھی باتیں کہو کیونکہ تمہاری باتوں پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔

اور یہ بھی فرمایا کہ سورۃ یسین پڑھو اور یہ بھی فرمایا کہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو (ابن ماجہ)

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اس کے سامنے بلند آواز سے کلمہ توحید پڑھو تاکہ وہ سن کر خود بھی پڑھنے لگے نزع کی حالت میں مرنے والے کو بہت تکلیف ہوتی ہے اس کلمہ سے اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

موت کے فوراً بعد:

جب موت آ جائے تو میت کی آنکھیں بند کر دی جائیں ہاتھ پاؤں سیدھے کر کے اس پر کپڑا ڈال دیا جائے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان کے مطابق ان کے پہلے خاوند ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر حضور تشریف لائے تو دیکھا کہ انکی آنکھیں اوپر چڑھی ہوئی تھیں آپ نے فرمایا جب روح بدن سے نکل جاتی ہے تو نظریں اس کا تعاقب کرتی ہیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ان کی آنکھیں بند کر دیں (ابن ماجہ)

موت کے بعد میت کی پیشانی کو بوسہ بھی دیا جا سکتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال

شریف کے بعد آپ کے چہرہ انور کو بوسہ دیا تھا۔ (ابن ماجہ) المختار فی الصحیح ۲/۱۷۷

تعزیت تسلی و گریہ زاری:

موت کے بعد رونا پیٹنا بال نوحنا سینہ کو بی کرنا وین کرنا حرام ہے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سختی سے منع فرمایا ہے۔ کہ ایسا کرنے سے میت کو عذاب ہوتا ہے دکھ اور غم انسانی فطرت ہے مگر صبر کرنا موجب اجر ثواب ہوتا ہے۔ زیادہ ضبط نہ ہو سکے تو آواز کے بغیر رونا جائز ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموشی کے ساتھ روئے اور غم کا اظہار فرمایا (بخاری و مسلم)

کسی کا بچہ فوت ہو جائے تو والدین اس پر صبر کریں انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھیں تو اللہ تعالیٰ ایسے والدین کیلئے جنت میں ایک محل تعمیر فرماتا ہے جس کا نام بیت الحمد ہوگا۔ (مسلم المتوفی ۲۶۱ھ)

میت کے آخری حقوق:

موت کے بعد جب تک میت کو غسل نہ دیا جائے قرآن کریم کی تلاوت اس کے قریب نہ کی جائے۔

حیض و نفاس والی عورت یا ایسا آدمی جس پر غسل واجب ہو اس میت کے قریب نہ بیٹھے موت کے واقع ہونے کے بعد فوراً غسل دیا جائے دیر نہ کی جائے۔ غسل کا پانی نیم گرم ہو پیری کے پتے اس میں ڈال دیئے جائیں میت کو غسل دینا بہت بڑا ثواب ہے جس نے میت کو غسل دیا اور میت کی پردہ پوشی اور عیب پوشی کی اس کے چالیس گناہ کبیرہ خدا معاف فرمادیتے ہیں (طبرانی) معجم ۱۶: ۱۴۰

جنازہ لے جانے میں جلدی کی جائے جنازہ لے جانے کی رفتار دوڑنے سے کم اور آہستہ روی سے زیادہ ہو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مرنے والا صاحب خبر ہے یعنی نیک مومنین ہے تو جلد اچھے انجام و انعامات تک اس کی رسائی ہو سکے گی اور اگر صاحب شر ہے یعنی نافرمان برا ہے تو شر جلد دور ہو جائے گا (ابوداؤد) م ۲: ۱۲۰

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ علیہ وسلم اذ صلیتم علی المیت
فاخلصولہ الدعاء (ابن ماجہ مشکوٰۃ مرات جلد ۲ ص ۲۷۹)

جب تم نماز جنازہ سے فارغ ہو اپنے بھائی کیلئے خاص دعاء کرو جنازہ کے ساتھ
جانے والے سواری پر نہ جائیں جنازہ گزر رہا ہو تو بیٹھے ہوئے لوگ کھڑے ہو جائیں
جب تک چارپائی رکھی نہ جائے نہ بیٹھا جائے جنازہ میں شرکت کا ثواب ایک قیراط پہاڑ
کے برابر ہے۔ دفنانے والے کا ثواب دو قیراط ہے جو آدمی مزدوری کے بغیر قبر کھودے
اسے اللہ تعالیٰ جنت میں تیار محل دیگا۔ (طبرانی شریف)

قبر میں اتارتے وقت قبلے کی طرف سے اتارا جائے اور منہ کا رخ قبلہ ہو قبر پر مٹی
دونوں ہاتھوں سے ڈالی جائے پہلی بار پڑھے منها خلقکم دوسری بار پڑھے وفيہا
نعبدکم تیسری بار قارۃ اخری پڑھے دفنانے کے بعد دیر تک بیٹھ کر دعائے مغفرت
پڑھی جائے قرآن شریف پڑھ کر ثواب بخشا جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے
تمہارے مرنے والے بھائی کے حساب کا وقت ہے دعا کرو کہ ثابت قدم رہے۔

میت کے گھر والوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کے طور پر ان کے ساتھ بیٹھا جائے
انہیں صبر کرنے اور تسلی دینے کی باتیں کی جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
کسی مسلمان کی مصیبت میں شریک ہو کر تسلی دیتا ہے تعزیت و نغمگساری کرتا ہے اللہ تعالیٰ
اسے قیامت کے دن عزت کا لباس پہنائے گا۔ اور رشتہ دار یا محلے دار انکی روٹی پانی کا
انتظام کریں حضور کا خود عمل تھا۔ (ابن ماجہ) م ۱۲۲

حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے موقع پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے گھر سے کھانا پکوا کر بھیجا تھا کہ وہ جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے صدمہ سے
گرفتار ہیں انہیں پکانے کی فرصت نہیں اس طرح کی ہمدردی سنت ہے۔

میت کو ایصال ثواب کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ کار خیر کیا جائے صدقہ و خیرات کیا
جائے جس میں نمود نمائش نہ ہو کنواں یا صدقہ جاریہ وغیرہ تیسرے روز اجتماعی ایصال
ثواب کے لیے محفل کی جائے یہ بھی سنت ہے ساتواں دسواں چہلم ششماہی برسی یہ سب
سنت رسول اور سنت صحابہ کرام اولیا۔ اعظام فقہائے اسلام ہے مذکورہ بالا حدیث و قرآنی
آیات دلیل میں ثابت ہے۔

آپ سے سوال کیا گیا دعاء ایصالِ ثواب کا

فتح القدر شرح ہدایہ میں جلد ثانی ص ۳۰۹ پر ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یا رسول اللہ ہم لوگ اپنے مردوں کی طرف سے صدقہ اور حج کرتے ہیں اور ان کے لیے دعا کرتے ہیں کیا انہیں پہنچتی ہے ارشاد فرمایا بیشک وہ ان کو پہنچتا ہے اور وہ بیشک اس سے خوش ہوتے ہیں جیسا کہ تم میں سے کسی کو طباق ہدیہ کیا جائے تو وہ خوش ہوتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قبرستان میں جائے وہ سورۃ یسین شریف پڑھے تو اس دن اس قبرستان والوں کو عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے۔

موطا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے:

سعید بن صالح سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ حافظہ فقیہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بھائی عید الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا ایصالِ ثواب کے لیے بہت سارے غلام آزاد کیے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوا تو آپ ہر سال بکری ذبح کر کے اس کا گوشت فقراء میں تقسیم فرماتے رہے اور ہمیشہ ان کے لیے دعاء مغفرت فرماتے رہے حضرت مجدد الف ثانی امام ربانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۰۳۴ھ فرماتے ہیں کہ یہ ایصالِ ثواب کی بین دلیل ہے۔

سیدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پاک کے محبوب چچا تھے جنگ احد میں ان کی المناک شہادت سے آپ کی طبیعت نہایت مفہوم ہوئی ماشیہ خزانۃ الروایات میں مذکور ہے اور ہدیۃ الحرمین تصنیف ۱۲۸۰ھ میں بھی مذکور ہے کہ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی شہادت کے تیسرے روز ساتویں روز چھٹے ماہ اور سال کے بعد ایصالِ ثواب کے لیے صدقہ دیا۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تیسرے روز میت کو ثواب پہنچانے کا طریقہ خود حضور اکرم علیہ السلام کے عمل مبارک سے ثابت ہے مذکورہ بالا حوالہ جات سے۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوب بات میں ۳۶ دفتر دوم صف ۵۹-۶۰ مطبوعہ نول کشور میں فرماتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ پاک ہیں اور حضور کی منظور نظر شریک حیات ہیں۔ آج سے چند سال قبل فاتحہ دلانے میں فقیر کا طریقہ یہ تھا کہ ایصال ثواب کیلئے اگر کوئی کھنا پکتا تو اس کا ثواب صرف آل عبا کی روحوں کو اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مبارک کو اور پختن پاک کو بھی شامل کرتا تھا۔

ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں فقیر نے سلام عرض کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چہرہ مبارک دوسری طرف کر لیا فرمایا میں کھانا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر کھاتا ہوں مجھے جو بھی کھانا بھیجے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر بھیجے فقیر اسی وقت جان گیا مجھ سے چہرہ مبارک دوسری طرف پھیرنے کا سبب یہی ہے۔ فقیر ایصال ثواب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلکہ تمام ازواج مطہرات کو بھی آپ کو اور آپ کی اہل بیت کو شامل کرتا اور سب کا وسیلہ پکڑتا ہے۔

حج

امام بیہقی رحمۃ اللہ المتوفی ۴۵۸ھ نے شعب الایمان میں اور صہبانی رحمۃ اللہ علیہ نے ترغیب میں عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے والدین کی وفات کے بعد ان کی طرف سے حج کیا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے آزاد فرمائے گا اور جسکی طرف سے حج کیا گیا ہے اس کو پورا اجر ملے گا۔ (طبرانی) م ۱۰۳۳

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی شخص صدقہ کر لے تو اسکا ثواب اپنے والدین کو پہنچائے چونکہ اس طرح اس

کے ثواب میں کچھ کم نہ ہوگا۔ نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا شکر ادا کرو اور اپنے والدین کا کیونکہ والدین کی رضاء میں اللہ تعالیٰ کی رضاء ہے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا ہے۔
ان شکر لی والوالدیک۔ (سورۃ لقمان ۲ پ ۱۲۲)

ووصینا الانسان بوالدین حسنا . وان جاهدک علی ان تشرک
بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعہما۔

اور ہم نے آدمی کو تاکید کی کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کر اگر وہ مجبور کریں
کہ تو دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دے تو انکا کہنا نہ مان۔

شان نزول:

یہ آیت حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی اور
حضرت سعد بن مالک زہری کے حق میں نازل ہوئی اور انکی والدہ حمینہ بنت ابی سفیان
بن امیہ بن عبد شمس تھی حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سابقین اولین میں سے تھے اور
آپ کی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے جب آپ نے اسلام قبول کر لیا تو آپ
کی ماں نے کہا کہ یہ نیا کام کیا ہے خدا کی قسم اگر تو اس سے باز نہ آیا یعنی دین محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کو نہ چھوڑا تو میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی یہاں تک کہ مر جاؤں گی۔ اور تیری
ہمیشہ بدنامی ہوگی لوگ کہے گے کہ یہ ماں کا قاتل ہے چنانچہ اس بڑھیاں نے کھانا پینا
چھوڑ دیا اور دھوپ میں بیٹھ گئی ایک شب روز گزر گیا طبیعت کمزور ہوگی تب ماں کی اس
ضد کو دیکھ کر ماں کے پاس آ کر کہا اے میری ماں اگر تیری سو جائیں بھی ہو تو ایک ایک
کر کے سب نکل جائیں تو میں اپنا عقیدہ نہیں چھوڑوں گا تب ماں مایوس ہو گئی اور اپنی
ضد کو چھوڑا تب یہ آیات نازل ہوئی۔ مسئلہ وہ کام جس میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے حکم کی نافرمانی بے ادبی گستاخی ہو والدین کی ہرگز اطاعت نہ کر۔
ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنیکی قرآن میں بہت تاکید آئی ہے۔

وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا اما یبلغن
عندک الکبر احدہما او کلہما فلا تقل لہما اف ولا تنہرہما
وقل لہما قولاً کریماً . واخفض لہما جناح الزل من الرحمة وقل

رب ارحمہما کما ربینی صغیرا۔ (پ ۲۱۵)

فیصلہ فرما دیا تمہارے رب نے میرے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے تیری زندگی میں ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے کسی کو بھی اف نہ کہنا یعنی اہو نہ کہنا اور ان دونوں سے تعظیم کی بات کہنا اور انکے لیے عاجزی کا بازو بچھا۔ نرم دلی سے عرض کر اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا اور رحم کیا یہ دعا ہمیشہ ہر نماز کے بعد اپنے ماں باپ کے لیے مانگنی چاہیے۔

خلاصہ یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سلوک اور خدمت میں کتنا بھی مبالغہ کیا جائے لیکن والدین کے احسان کا حق ادا نہیں ہو سکتا اس لیے بندہ کو چاہیے بارگاہ الہی میں ان پر فضل و رحمت فرمانے کی دعا کرے اور عرض کرے یا رب میری خدمت میں ان کے احسان کو جزا نہیں ہو سکتی تو ان پر کرم ایسا کر ان کے احسان کا بدلہ ہو۔ لہذا ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے یہ آیت اسکی اصل ہے۔

مسئلہ والدین کافر ہوں تو انکے لیے ہدایت و ایمان کی دعا کریں یہی ان کے لیے رحمت ہے۔ حدیث میں ہے کہ والدین کی رضا میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ اور انکی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے ماں باپ کا نافرمان کچھ بھی عمل کر لے گرفتار عذابِ جہنم ضرور ہوگا اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا والدین کی نافرمانی سے بچو اسی لیے جنت کی خوشبو ہزار برس کی راہ تک دور رہے گا۔

جنکے والدین ناراضگی کی حالت میں فوت ہو گئے ہوں وہ شخص بارگاہ ایزدی میں کثرت کے ساتھ صدقہ خیرات نوافل تلاوت قرآن مجید کا ثواب ان کو بخشا رہے یہیں سب سے زیادہ ہمدردی ہے ان کے لیے اور خوشی کا سبب ہے۔ بحوالہ مذکور بالا روایت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی۔ مورخہ ۱۱

دعاء حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ووصینا الانسان بوالدیہ احسنا۔ حملتہ امہ کرہا و وضعته کرہا
و حملہ و فصلہ ثلثون شهدا۔ حتی اذا بلغ اشده وبلغ اربعین

سنة قال رب اوزعني ان اشكر نعمتك التي انعمت عليّ وعلّي
والدنيّ وان اعمل صالحا ترضه واصلح لي ذريتي. انى تبت
اليك وانى من المسلمين۔

اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اسکی
ماں نے اس کو بڑی مشقت سے پیٹ میں رکھا اور بڑی تکلیف کے ساتھ اس کو جنا اور
گود میں اٹھایا اور دودھ پلایا تیس ماہ جب کہ جوان ہوا اور پہنچا چالیس برس تک تو عرض
کی اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری ہر نعمت کا شکر ادا کروں جو آپ نے
مجھ کو اور میرے ماں باپ کو جو نعمت عطا فرمائی ہے اور میں نیک کام کروں جس پر تو خوش
ہو اور میری اولاد میں بھی میرے لئے صلاحیت پیدا کر دیجئے میں آپ کی بارگاہ میں توبہ
کرتا ہوں اور میں بیشک فرما بردار رہوں۔

شانِ نزول:

یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی آپ کی عمر
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سال کم تھی جب سیدنا امیر المومنین کی عمر اٹھارہ سال کی
ہوئی تو آپ نے سید عالم فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی اس وقت حضور صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر شریف بیس برس کی تھی۔

تب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہمراہی میں بغرض تجارت ملک شام کا سفر کیا ایک
منزل میں ٹھہرے وہاں ایک بیری کا درخت تھا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسکے سایہ میں
تشریف فرما ہوئے قریب ہی اک رہب رہتا تھا حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اس کے پاس
چلے گئے راہب نے آپ سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں جو اس بیری کے سایہ میں جلوہ
فرما ہیں حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابن
عبداللہ بن عبدالمطلب کے پوتے ہیں اور راہب نے کہا خدا کی قسم یہ نبی ہیں۔ اس بیری
کے سایہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے آج تک ان کے سوا کوئی نہیں بیٹھا یہی
نبی آخر الزمان ہیں۔ راہب کی یہ بات حضرت صدیق اکبر کے دل میں اثر کر گئی اور
نبوت کا یقین دل میں جم گیا اور آپ نے صحبت شریف ملازمت اختیار کر لی سفر و حضر

میں آپ سے جدا نہیں ہوتے تھے جب سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف چالیس برس کی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اعلان نبوت کرینکا حکم دیا تو اس وقت حضرت ابوبکر صدیق کی عمر ۳۸ سال کی تھی سب سے پہلے آپ پر ایمان لائے کلمہ شہادت بلند کیا۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر چالیس سال کی ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت شریف آپ کی معیت آپ کی رفاقت کا فیضان دس برس تک حاصل کیا تو اس وقت یہ دعا کی رب او زعنی الخ اللہ تعالیٰ نے سب گھر والوں کو ہدایت فرمائی آپ کے والد کا نام ابوقحافہ اور والدہ صلابہ کا نام ام الخیر ہے یہ دعا بھی آپ کی مستجاب ہوئی۔ وان اعمل صالحاً ترضہ۔ اے اللہ میں وہ عمل کروں جس میں تیری رضا ہو اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن و عمل کی وہ دولت عطا کی کہ تمام امت کے اعمال آپ کے ایک عمل کے برابر نہیں ہو سکتے آپ کی نیکیوں میں سے ایک یہ ہے کہ نو مسلم جو ایمان لانے کی وجہ سے سخت ایزاؤں میں اور تکلیفوں میں مبتلا تھے انکو آزاد کروایا۔

واصلح لی فی ذریعتی یہ دعا بھی آپ کی مستجاب ہوئی
اللہ تعالیٰ نے آپ کی اولاد میں صلاح رکھی آپ کی تمام اولاد مومنین صحابی ہے۔
تمام اولاد میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رافیقہ فقہا رضی اللہ تعالیٰ کا درجہ مرتبہ کس قدر بلند ہے کہ تمام عورتوں پر فضیلت دی ہے آپ کے والدین بھی مسلمان صحابی اور آپ کے صاحبزادگان محمد اور عبداللہ عبدالرحمن اور آپکی صاحبزادیاں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت اسماء اور آپکے پوتے محمد بن عبدالرحمن یہ سب مومنین ہیں اور سب شرف صحابیت سے مشرف صحابہ ہیں آپ کیسوا کوئی ایسا نہیں ہے جس کو یہ فضیلت حاصل ہو کہ اس کے والدین بھی صحابی ہوں خود بھی صحابی اولاد بھی صحابی ہوں اور پوتے بھی صحابی ہوں چار پشتیں شرف صحابیت سے مشرف ہوں آپ

مفسر ابوبکر صدیق عمر فاروق تو لکھ داری جند میں واراں۔ عرش کولوں ودھ میرے مدنی داروضہ چھتے مانن مون بہاراں چھتے پل پل فرشتے پڑھدے نے درود ہزاراں اے دشمن صحابہ دے ذرہ سن انصاف دی گل اے۔ جہانوں توں دشمن جانے اہ تا سوتے حضور دناں نے۔

دعا نمبر ۱

رب ارحمہما کما ربینی صغیرا

اے میرے مولا میرے پرورش کرنیوالے تو نکیرے دونوں ماں باپ پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے بچپن میں مجھ پر رحم کیا اور کرتے رہے۔

دعا نمبر ۲

رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی
وان اعمل صالحاً ترضہ واصلح لی فی ذریعتی . انی تبت الیک
وانی من المسلمین .

اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری ہر نعمت کا شکر ادا کروں جو مجھ کو اور میرے ماں باپ پر انعام کیا ہے تو نے اور مجھے اس عمل کی توفیق دے جس میں تیری رضا ہو۔ اور میری اولاد میں صلح رکھو جسے سے میری آنکھ ٹھنڈی رہے۔ بیشک میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور بیشک میں تیرے فرمانبرداروں میں ہوں۔

یہ دونوں دعائیں اول آخر صلوٰۃ سلام پڑھ کر یہ دعائیں ہر نماز کے بعد پڑھیں انشاء اللہ آپ کے ماں باپ خوش ہونگے اور خوشی کے ساتھ دن قیامت میں ملاقات ہو گی اور دنیا میں بھی بشارت خواب ہوگی۔

حدیث : اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی چاہتا ہے اس کو اکل حلال صدق کمال۔ سائلین کی حاجت روائی، امانت کی حفاظت، شرم و حیا، مہمانوں کی تواضع، بڑھوں کا ادب، چھوٹوں پر رحم و کرم، پڑوسیوں سے اچھا سلوک، ماں باپ کی خدمت تواضع نصیب فرماتا ہے۔ (راوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا)

گیارہویں کی شیرینی

سوال: آج کل لوگ فاتحہ خیرات اور صدقہ وغیرہ کو یہ کہہ کر منع کر دیتے ہیں کہ یہ ما اہل بہ لغیر اللہ میں داخل ہے اور قرآن شریف میں اس کو حرام کیا گیا ہے اس لیے

ما اهل به لغير الله کی تشریح کر دیجئے تاکہ یہ مسئلہ اچھی طرح صاف ہو جائے۔

الجواب: بسم الله الرحمن الرحيم نعمده ونصلى على رسوله الكريم

آمین۔ ما اهل به لغير الله کی حرمت قرآن کریم میں چند جگہ وارد ہوئی ہے۔

۱۔ پ ۱۴ ع ۱ سورۃ نمل: آیت نمبر ۴ وما اهل لغير الله به

۲۔ پ ۸ ع ۱ سورۃ النعام: او فستقا اهل لغير الله به

۳۔ پ ۶ ع ۵ سورۃ مائدہ: حرمت عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما اهل

به لغير الله.

۴۔ پ ۲ ع ۵ سورۃ بقرہ: اما حرم عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما اهل

به لغير الله۔

سوائے اس کے حرام کیا اوپر تمہارے مردار اور رگ کا خون اور خنزیر کا گوشت اور وہ

مذبح وہ جانور زبحی کے وقت غیر کا نام لیا جائے جس پر۔

تحقیق طلب بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں ما اهل به لغير الله سے مراد کیا ہے

اس لیے ذیل کے حوالے ملاحظہ کیجئے۔

(۱) مفردات راغب اصفہانی صفحہ ۵۶۶ مطبع ممبئی مصر:

قوله وما اهل به لغير الله ای ما ذکر علیہ غیر اسم الله وهو ما کان یذبح

لاجل الاصنام: کا اهل به بغير الله یعنی وہ جس پر غیر نام خدا ذکر کیا گیا یہ وہ جانور

ہے جو بتوں کے لیے ذبح کیا جاتا ہے۔ (تفسیر جلالین پ ۲ ع ۱۰)

(۲) وما اهل به لغير الله ای ذبح علی اسم غیرہ والاھلال رفع

القوت وکانوا وکانوا یرفعونہ عند الذبح لا لھتھم.

یعنی ما اهل به لغير الله وہ غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا اور اھلال کے معنی آواز

بلند کرنا ہیں اور مشرکین اپنے معبودوں کیلئے ذبح کرنے کے وقت آواز بلند کرتے

تھے۔ (تفسیر مدرک آیت مذکورہ بالا)

(۳) وما اهل به لغير الله ای ذبح للاصنام فذکو علیہ غیر اسم الله

واصل الاھلال رفع الصوت ای رفع بہ الصوت للصنم وذاک

وما اهل به لغير الله یعنی جو بتوں کے لیے ذبح کیا گیا اس پر غیر نام خدا کا ذکر کیا گیا اور اصل میں اہلال آواز بلند کرنا ہے اس کے ساتھ بت کے لیے آواز بلند کی گئی اور اہل جاہلیت کا بنام لات وعزی کہنا تھا لات وعزی مشرکین کے بتوں کے نام ہیں ان کے لیے جو جانور قربانی کرتے تھے اسکو بنام لات وعزی کہہ کر پکارتے تھے۔ (تفسیر لباب التاویل جلد نمبر ۱ ص ۱۱۵)

(۴) وما اهل به لغير الله به یعنی وما ذبح للاصنام والطواغيت واصل الاهلال رفع الصوت وذاك انهم كانوا يرفعون الصواتهم بذكر التهتهم اذا ذبحوا لها .

یعنی جو بتوں اور باطل معبودوں کے لیے ذبح کیا گیا اہلال اصل میں آواز بلند کرنا ہے اور یہ بات یوں ہے کہ مشرکین اپنے معبودوں کے ذکر کے ساتھ آوازیں بلند کرتے تھے جس وقت کہ ان کے لیے ذبح کرتے تھے۔

(تفسیر علامہ ابی السعود جلد ۲ ص ۱۲۱)

وما اهل به لغير الله رفع به الصوت عند ذبعه للصنم
یعنی وہ چیز جس کو بت کے لیے ذبح کرنے کے وقت آواز بلند کی گئی ہو۔

(تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۱۲۰)

فمعنى قوله وما اهل به لغير الله یعنی ما ذبح للاصنام وهو قول مجاهد والضحاك وقتادة وقال ربيع ابن انس وابن زيد یعنی ما ذکر علیہ غیر اسم الله وهذا القول اولی لاله اشد مطابقة للفظ .

ترجمہ: ما اهل به لغير الله کے معنی یہ ہیں کہ جو بتوں کے لیے ذبح کیا گیا ہو یہ قول مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ضحاك رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ ربيع ابن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن زید نے کہا یعنی وہ جس پر غیر نام خدا ذکر کیا گیا ہو۔ اور یہ قول اولی ہے کیونکہ اس میں مطابقت لفظی زیادہ ہے۔

خلاصہ:

ان تمام تفاسیر معتبرہ سے ثابت ہوا کہ وقت ذبح جس جانور پر غیر خدا کا نام ذکر کیا

جائے اس کا کھانا حرام ہے جیسا کہ مشرکین عرب بتوں کی قربانی کے جانوروں کو انکے ناموں پر ذبح کرتے تھے۔ جس جانور پر وقت ذبح غیر خدا کا نام نہ لیا گیا ہو وہ حلال کھانا جائز ہے۔ اگرچہ عمر پھر اس کو غیر کے نام سے پکارا ہو مثلاً یہ کہا زید کی گائے بکر کا دنبہ۔ عقیقہ کا بکرا ولیمہ کی بھیڑ بکری مگر وقت ذبح بسم اللہ اکبر اللہ اکبر کہا گیا ہو اللہ کے سوا کسی اور کا نام نہ لیا گیا ہو تو وہ حلال طیب ہے ما اهل به لغير الله میں داخل نہیں اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

۱- ولا تاكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه وانه لفسق (القرآن پ ۷۷ ع ۱۴)
ترجمہ: اسے نہ کھاء جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور یہ بیشک حکم عدولی ہے۔ اور تو جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو اور وہ نام خدا پر ذبح کیا گیا ہو اس کو کون حرام کریگا۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۲- فكلوا مما ذكر اسم الله عليه ان كنتم بايتہ مؤمنين. (القرآن) پ ۸-۱
ترجمہ: پس کھاؤ وہ چیز جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو اگر تم مانتے ہو میری آیات کو یعنی اگر تم ایمان قرآن مجید پر ہے:

۳- وما لكم الا تاكلوا مما ذكر اسم الله عليه (القرآن)
اور تمہیں کیا ہوا کہ تم اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے۔
۴- قل ارنيتم ما انزل الله لكم من رزق فجعلتم منه حراما وحلالا
اے میرے حبیب آپ ان کو فرماؤ کیا اللہ نے تمہارے لیے جو رزق اتارا ہے تم اس میں اپنی طرف سے کچھ حصہ حرام اور حلال کیا ہے تم نے۔

۵- جواب: قل الله اذن لكم ام على الله تفترون ۵ (القرآن)
آپ فرمادیتے اے مرے محبوب ان کو کیا اللہ نے تمہیں اجازت دی یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو۔

۶- قل ان الذين فترون على الله الكذب لا يفلحون ۵ (القرآن)
آپ فرمادیتے اے میرے محبوب وہ جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہو گا۔ ہم قیامت میں سخت عذاب

۷- يا ايها الذين امنوا لا تحرموا طيبات ما احل الله لكم ولا تعتدوا ان

اللہ لا یحب (القرآن)

اے ایمان والو میرے حبیب کے عاشقوں حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں ہیں اور بے شک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں۔

۸ - وکلوا مما رزقکم اللہ حللا طیباً واتقوا اللہ الذی انتم بہ مؤمنون

۹ - ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب هذا حلل وهذا حرم

لتفتروا (القرآن)

اور کھاؤ جو کچھ تمہیں اللہ نے روزی دی حلال پاکیزہ ڈرو اللہ سے جس پر تمہیں ایمان ہے۔ اور نہ کہو واسطے ان چیزوں کے بارے میں اپنی زبانی من گھڑت جھوٹ کہ فلاں چیز یہ حلال ہے اور فلاں چیز یہ حرام ہے جس کا حاصل یہ ہوگا کہ اللہ پر جھوٹی تہمت لگاؤ گے۔

۱۰ - فمن الظلم ممن افتری علی اللہ کذباً لیضل الناس بغير علم

ان اللہ لا یهدی القوم الظلمین ۵ (پ ۸)

پس اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے کہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے بیشک اللہ ظالموں کو راہ نہیں دکھاتا۔

شانِ نزول

جیسے کہ زمانہ جاہلیت میں مشرکین مکہ نے اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام ٹھہرا لیا تھا۔ بتوں کے نام جانوروں کو چھوڑ دیتے تھے ان کو نہ پکڑتے نہ کھاتے جیسا کہ بحیرہ سائبہ وغیرہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ ان کو پکڑ کر مل کر ذبح کر کے کھاؤ صحابہ نے بسم اللہ اکبر اللہ اکبر کہہ کے ذبح کر کے کھانے شروع کر دیا۔ مشرکین مکہ کا خطیب مالک بن عوف حشمی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے سنا ہے آپ ان چیزوں کو حلال کرتے ہیں جن کو ہمارے باپ دادا حرام کرتے چلے آئے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے بغیر کسی اصل کے چند قسمیں چوپاؤں کی حرام کر لیں اللہ تعالیٰ نے آٹھ نرا اور مادہ اپنے بندوں کے کھانے اور ان کے نفع حاصل کرنے کے لئے پیدا کئے تم نے کہاں سے

انہیں حرام کیا۔ ان میں حرمت نر کی طرف سے آئی ہے یا کہ مادہ کی طرف سے مالک بن خوف یہ جواب سن کر ساکت خموش ہو گیا اور متحیر رہ گیا۔ الجواب ہو گیا آپ نے فرمایا حلال چیز کو حرام کرنا اللہ اور رسول کا کام ہے وہ کچھ جواب نہ دے سکا۔ عرض کیا آپ فرمائیے میں سنوں گا۔ سبحان اللہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی قوت زور نے اہل جاہلیت کے خطیب کو ساکت و حیران کر دیا تو اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

قل لا اجد فی ما اوحی الی محرما علی طاعم یطمعه الا ان ینکون میئۃ

اودما مسفوحا او لحم خنزیر فانه رجس او فسقا اهل لغير الله به ۰

فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فان ربک غفور رحیم ۰ (پ ۸-۴)

اے میرے حبیب! آپ کہہ دیجئے میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام مگر یہ کہ مردار ہو یا رگ کا بہتا خون یا گوشت خنزیر کا بیشک یہ نجاست ہے بغیر تکبیر یعنی بسم اللہ اللہ اکبر اللہ اکبر کے ذبح کیا ہوا جانور یہ چار چیزیں نجس حرام ہیں مگر جو شخص مجبور ہو اپنی خواہش کی ضرورت سے آگے نہ بڑھے تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

مسئلہ تو جس چیز کی حرمت شرع میں وارد نہ ہو اس کو ناجائز و حرام کہنا باطل ثبوت اور اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ کے چیز کو اپنی طرف سے حرام کرنا ممنوع ہے اور خدا پر افترا ہے اللہ کی پناہ آج کل بہت لوگ اس میں مبتلا ہیں۔ مباحات کو حرام کہتے ہیں اور مصر ہیں جیسے کہ محفل میاں د کو فاتحہ کو یہ رزویں کی شرینی کو دیگر طریقہ بائے ایصال ثواب فاتحہ و توشہ شیرینی و تبرک کو جو سب حلال طیب طاہر پاکیزہ اور جائز اور ممنوع بتاتے ہیں۔ اس کو قرآن نے خدا پر افترا کرنا بتایا ہے اور جس کا انجام بہت برا ہے۔

باب الذکر بعد الصلوٰۃ و فی ذکر الکلمۃ الطیبۃ

وعن ابن عباس ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من

الکتوبۃ کان علی عهد رسول الله صلی الله علیہ وسلم وانه قال ابن

عباس کنت اعلم اذا انصرفوا بذلك اذا سمعتہ

(رواہ بخاری باب الصلوٰۃ - التوفی ۲۵۶ھ)

ترجمہ :- حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرض نماز کے بعد بلند آواز سے کلمہ طیبہ کا ذکر کرنا رسول اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں رواج تھا اور کہ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جب میں اس ذکر کی آواز سنتا تو میں معلوم کر لیتا کہ لوگ جماعت کی نماز سے فارغ ہو گئے۔ (رواہ مسلم باب الذکر بعد الصلوٰۃ المتوفی ۲۶۱)

۲ - وعن عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم من الصلوٰۃ یقول بصوتہ الّا علی لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدير
 ۵ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ له النعمۃ وله الفضل وله اثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین له الدین ولو کرہ الکفرون ۵ (مشکوٰۃ شریف المتوفی ۴۲۷ھ)

ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنی نماز سے سلام پھیرتے تو بلند آواز سے کلمہ طیبہ و تسبیح و تہلیل کے ساتھ ذکر کرتے۔

احمد و نسائی اور ابن خذیمہ کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد تین بار اور صبح و شام کی نمازوں کے بعد دس مرتبہ ان کلمات کو بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ ذکر خفی و جلی دونوں درست ہیں اپنے اپنے مقام پر۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے بھی روایت کیا ہے۔

جہاں ذکر بلند آواز سے آیا ہے وہاں بلند آواز سے ہونا چاہئے جہاں آہستہ آیا ہے وہاں آہستہ ہونا چاہئے یہ اعتراض بالکل فضول ہے کہ خدا معاذ اللہ بہرہ ہے۔ تبلیغ نصاب مصنفوہ موالانا زکریا صاحب دیوبندی۔

ہدیۃ الحرمین باب ۹ صفحہ ۳۵ مصنفہ موالانا الحاج الحافظ عبدالرشید و محمد عبدالحکیم دہلوی اور مولوی حاجی محمد قاسم دیوبند مرتب مکمل ۱۲۸۰ھ المتوفی ۱۳۲۳ھ سوال کیا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس شخص سے جو کہ پڑھتا ہے بعد نماز کے متصل کلمہ طیبہ کو بلند آواز سے فرمایا جبکہ کہتا ہے بعد نماز کے متصل ایک بار بخشتا ہے اللہ تعالیٰ گناہ اس کے اور دوبار کے دیتا اور اس کو اللہ تعالیٰ ثواب انبیاء کا اور تیسری بار کے دیتا ہے ثواب اس کو ملائکہ کا اور

شرح شامل بیہقی میں امام بیہقی المتوفی ۴۵۸ھ

وكان النبي صلى الله عليه وسلم يقول من قال بعد أداء الصلوة
متصلا كان له افضل من عبادة الف سنة وفيه هذا الباب افضل الذكر
وهو كلمة اشهادة ويمد بها صوته حتى ياخذ كل عضو منه حظا
هكذا في كنز العباد نقلا عن شيخ الاسلام

ترجمہ :- اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ جس نے کہا بعد نماز کے متصل کلمہ
طیبہ کو حاصل ہوئی اس کو عبادت ہزار برس کی۔ اور اسی باب میں ہے کہ افضل ذکر کلمہ
شہادت ہے اور کھینچنے ساتھ پڑھنے کلمہ طیبہ کے آواز اپنی کو اتنی کہ حاصل کر لے اس سے
ہر اعضاء حلاوت اور منزہ اس طرح۔ کنز الاعباد میں نقل کیا شیخ الاسلام صدر الحق والدین
سے اور خوب تحقیق سے لکھا اس کو شیخ محمد تھانوی نے دلائل الذکار میں۔ المتوفی ۱۳۶۲ھ

در ہیچ مکان نیم زکرت خالی در ہیچ زماں نیم زکرت غافل

سابقین، محدثین و شیخ الحدیث والقرآن حنفیہ و دیوبند حضرات سے ثابت ہوا کہ
تمام کا متفقہ فیصلہ اور سب کا عقیدہ طریقہ ہر فرض نماز کے بعد ذکر کلمہ طیبہ کا کرنا تھا اور
ہے اور جو آج فی دور کے معترض حضرات ہیں وہ ان حدیثوں اور روایتوں سے
آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ منکر سنت رسول اور منکر صحابہ کرام و قول محدث کرام ہیں۔

شعر موت کو یاد کرنے والے

ایہہ دنیا دن چار دیہاڑے جوگی والا پھیرا
 سفنے وانگوں یاد کرے گا کدھر گیا گھر میرا
 جہاں لئی توں پاپ کماویں کتھے نے تیرے گھر دے
 جاندی وار ڈراؤنا بنیوں ہاتھ نہیں لاندے ڈردے
 جس گھر ساری عمر گزاری رات نہ ملیا رہنا
 دو دن تینوں روون پٹن پھر کے پتہ نہ اانا
 چن چن لکڑاں محل اوسارے بندہ کہہ ایہہ گھر میرا
 نہ تیرا نہ میرا اتھے چڑھ پلارہ بسیرا
 کدھر گیا تیرا مائی باوا جہاں تینوں جنیاں
 جدوں عزرائیل آن پکڑی نہ کوئی تیرا بنیا
 رہیا نہیں سلطان سکندر سلیمان تے دارا
 یوسف جیہاں سوہنیاں شکلاں ٹر گئے مار چکارا
 تاج تخت تے مال حکومت ہتھیں کسے نہ لے جانا
 آخر لیٹیں خاک اکیلا ہوسی گور ٹھکانہ
 ذرا دھیان نہ غافل تینوں کتھوں تیکر جینا
 آخر اک دن اس دنیا توں موت پیالہ پینا
 اُچے اُچے محل مکان بناویں دم دا کی بھروسا
 ایہہ دنیاں نہیں باپ تیرے دی آخر قبریں واساہ
 گرد پوے تے ململ نہاویں بن کے چتر سیانا
 ایہہ سریر مکھن دا پلپا آخر کرماں کھانا

کتھوں آویں کتھے جانا ایہہ وی دل وچہ سوچیں
 کریں پسند غریبی ناہیں بادشاہی نولبیں
 ایہہ مڑ ویلا ہتھ نہ آؤنا پھر پیا پچھتاویں
 لیکھا جد سرکار ہوے پھر کیویں شان دکھاویں
 سن توں بندے غافل گندھے تینوں عقل نہ کائی
 ساری عمر حیاتی اپنی بدیاں وچہ لکھائی
 پنچے وقت مسیت نہ آویں بے نماز سداویں
 حق حلال حرام نہ جاتا غفلت پردہ پاویں
 جس دن نہ کوئی حامی بھری بیٹا باپ تے مائی
 پاک محمد سرور عالم آن بنے ہراہی

درود سلام کے فضائل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ
الْکَرِیْمِ الْاَمِیْنِ

اما بعد! فقد قال الله تعالى: ان الله وملائكته يصلون على النبي يا ايها
الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً (پ ۲۲)
بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صلوة بھیجتے ہیں اور پرغیب کی خبریں
دینے والے اے ایمان والو تم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة اور سلام
خوب بھیجا کرو۔

سبحان اللہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے سید الانبیاء مالک دوسرا شافعی روز
جزا سیدنا و مولانا و طجانا و ماویٰ نا محبوب مکرم نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ التحیة
والثناء کے وجود مسعود سے اس امت ضعیفہ کو قوت ایمان اور نور ہدایت سے سرفراز فرمایا اور
نیز حضور کو تمام انبیاء و مرسلین میں خلعت انتخاب پہنا کر محبوب و مطلوب بنا اور جمیع
کائنات کیلئے رسول رحمت اور طیب قلوب بنا کر امتیاز بخشا۔

ہزاروں درود پاک کی لڑیاں اور لاکھوں صلوة سلام کے تحفے اس مرقد منور روضہ
اطہر پر میں پیش ہو جس میں حضرت رسل ہادی سبل گوہر معدن جلالت قیصر روم
رسالت۔ بلبل گلشن عشق محبت گلبن چمن صدق و معفرت۔ صدر کائنات بدر موجوداد۔
بلند رقبہ سلطان آقا صاحب برہان خواجہ کونین اول الثقلین ثمرۃ الفواہ قرۃ العین۔ ماہ
آسمان دلبری آفتاب فلک پیغمبری آپ تخت سروری کے سلطان ہیں بلکہ بخت پیغمبری کے

برہان ہیں۔ شریعت کی صبح کا نور ہیں۔ طریقت کی بہار کی خوشبو ہیں۔ دریائے حقیقت کے غواص ہیں۔ بوستان نبوت کے گل سرسبزہ ہیں آسمان مروت کے سنبلہ ہیں۔ نافہ فتوح کی مشک ہیں آیت رحمت کے میٹھ ہیں۔ بہترین امت کے مقتداء ہیں۔ چشم ہدایت کے منبع ہیں۔ محبت کے درخت کا ثمرہ ہیں۔ الفت کے باغ کی جان ہیں۔ روز قیامت کی صبح کے نور ہیں۔ شفاعت کی بلند یوں کے ہما ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کی آنکھ کی ٹھنڈک ہیں جن کے چہرے کے حسن جمال کے سامنے خورشید جہاں تاب کی روشنیاں مانند ہیں جن کے رخ انور کے سامنے حسن و جمال کے سارے کرشمے غلام ہیں۔ آپ انبیاء کی مجلس کے نور ہیں آپ گلبن طریقت کے نقشبند ہیں۔ درود پاک کے جھونکے اور صلوة کی خوشبوئیں جن سے روح اور دماغ معطر ہو جاتا ہے اور جان و دل کو جنت کی بہاروں کی خوشبو ملتی ہے۔

جس جگہ احمد مختار کا نام آتا ہے وہی جبرائیل آمین لے کے سلام آتا ہے۔

روضہ پاک پہ پڑھتے ہیں ملائک بھی درود

اور عرش اعظم سے بھی دن رات سلام آتا ہے۔

آقا جی تے درتے اوندیاں نے فوجاں دیاں ٹولیاں

سننے والا اک ہے ہزاراں دیاں بولیاں

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

حاضرین کرام و سامعین عظام!

اللہ پاک نے قرآن مجید میں بہت سے احکام ارشاد فرمائے۔ یعنی کلمہ نماز روزہ

زکوٰۃ جہاد حج وغیرہ بہت سے انبیاء کرام کی تعریفیں بھی بیان فرمائیں ان کے بہت سے

اعزاز و کرام بھی بیان فرمائے ہیں۔ مثلاً حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو

حکم فرمایا ان کو سجدہ کرو تو تمام ملائکہ نے سجدہ کیا لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز و کرام میں یہ

نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی یہ کرو یہ اعزاز یہ شرف یہ سعادت صرف سید

الکونین رسول الثقلین محبوب مکرم نور مجسم صدر کائنات بدر موجوداد سید الانبیاء شافع روز

جزاء رازدار کبریا سیاح الامکان رحمت و انسان جاں۔ آمنہ کا ال رب کا دلدار امت کا

خنخوار بے چین دلوں کا قرار رحمت پروردگار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کیلئے ہے اسے بڑھ کر اور کیا خصوصیت و فضیلت بزرگی ہوگی۔

فضائل جلیلہ اوصاف حمیدہ۔ مراتب رفیعہ و اشرف افضل اجمل اکمل فضائل کمالات اور روشن ترین معجزات و کرامات اور شان محبوبیت سے یہ امر وضع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو فضیلت بزرگی مقام ارفع اعلیٰ اسرار و معراج و ارفعناک ذکرک کا تاج آپ کے جبین اقدس پر سجایا گیا۔ والضحیٰ آپ کی نورانی پیشانی پر اور والیل اذا سبخی آپ کی زلف عنبرین کے لئے فرمایا گیا۔ و علمک مالک تعلم عطائے علوم کا اعلان بھی آپ ہی کے لئے فرمایا گیا اور مشرف مکرم محتشم سے نوازا اور کسی نبی رسول کو خصوصیت و شرافت عطا نہیں فرمائی۔

(جواہر البحار حصہ دوم ص ۹۸-۹۷ المتوفی ۶۹۳ھ)

اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے حبیب کو کہہ دو۔ ورفعنا لک ذکرک ہم نے تمہارے ذکر کو بلند کر دیا ہے۔ اتدری کیف رفعت ذکرک کیا آپ کو معلوم ہے میں نے آپ کا ذکر کیسے بلند کیا۔ سرکار مدینہ سرور سینہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کا قاصد بہتر جانتے ہیں۔ قولہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اذ ذکرک ذکرک اے حبیب لیب صلی اللہ علیہ وسلم جب میری یاد ہوگی تو میرے ساتھ آپ کی بھی یاد ہوگی۔ جعلنک تمام الایمان بذکرک معنی میں نے اپنے ذکر کے ساتھ تمہارے ذکر کو تکمیل ایمان کا سبب بنایا ہے۔ جعلنک ذکراً من ذکرک فممن ذکرک ذکرک من ائبتک اثبتی میں نے اپنے جملہ اذکار میں سے آپ کا اپنا ایک ذکر بنا دیا ہے تو جس شخص نے آپ کا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا اور جس نے آپ کی محبت پیدا کی اس نے میری محبت اپنے دل میں پیدا کی۔ ومن انکرک فماعتقی جس نے آپ کو نہ پہچانا اس نے مجھے بھی نہ پہچانا لایذکرک احد بالرسالة الا ذکرک باربوبیة جس نے آپ کی رسالت کا ذکر کیا تو اس نے گویا میری ربوبیت کا ذکر کیا۔

حضرت علامہ امام شرف الدین بویری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قصیدہ بردہ شریف میں حضور کی تعریف میں لکھا ہے۔

فَانَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهُ حُدٌّ اَفِيعْرَبِ عَنْهُ نَاطِقٌ بِغَمِّ

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل جلیلہ اوصاف حمیدہ مراتبہ رفیعہ کی کوئی حد نہیں جو بالفاظ فصیح بولنے والا اپنے منہ سے بول سکے۔ علی حضرت عظیم البرکت علامہ شیخ القرآن والحدیث عاشق رسول اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ بولے تیرے رعب سے شاہ زروں کے دم ٹوٹ گئے کہ تیری آمد تھی کہ اصنام حرم ٹوٹ گئے۔ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا ہوگئی زبانیں خشک قلم ٹوٹ گئے۔ ہوگئی زندگیاں ختم قلم ٹوٹ گئے۔

یہ ہے شان محبوبیت جیسا کہ فرمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ فمن احب شیاء اکثر من ذکرہ جس کو جس کسی سے محبت ہوتی ہے وہ اسی کا ہی ذکر کرتا ہے۔
 نبی کی یاد ہے سرمایہ غم کے ماروں کا یہی تو اک سہارا ہے بے سہاروں کا
 میرے حاضر تے ناظر دوار نبی سارے نبیاں رسواں دی جان آ گیا
 سوہنا ختم رسل بن کے مختار کل کیاں عاصیاں لپاراندی جان آ گیا

(۱) حدیث پاک

وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ذکرت عنده فلیصل علی ومن صل علی مرة صلی اللہ علیہ عشاء
 حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اس کو چاہیے کہ مجھ پر ایک دفعہ صلوٰۃ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے۔

وفی روایۃ من صل علی صلوٰۃ واحده صل اللہ علیہ عشاء صلوات
 وحط عنه عشر

دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ صلوٰۃ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے اور دس گناہ معاف فرماتا ہے اور دس درجے بلند فرماتا ہے۔ یہ ہے شان محبوبیت ہے۔ (رواہ احمد و نسائی وابن حبان) ۴ - ۱۷۲ھ

(۲) آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں

حدیث پاک:

وعن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد صل علی صلوة عرح بها ملک حتی یحییٰ بها وجه الرحمن عزوجل فقول ربنا تبارک وتعالیٰ اذهبوا بها الی قبری عبدی تستغفر لقاءها وثقربها عینہ

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ آپ نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو ایک فرشتہ اس درود شریف کو لے جا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ پیش کرتا ہے پس ارشاد فرماتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اس فرشتے کو اس صلوة کو میرے بندہ کی قبر کے پاس یعنی میرے محبوب کے روضہ اطہر میں لے جاؤ میرا محبوب خوش ہو کر اس کیلئے استغفار کرے گا اور اس خوشی کی وجہ سے یعنی صلوة سلام کی وجہ سے اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو گی۔ (نسائی وغیرہ و کذا فی القول البدیع، تبلیغی نصاب در فضائل درود شریف صفحہ ۱۹)

(۳) روضہ کے قریب

حدیث پاک:

وعن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صل علی عند قبری سمعته ومن صل علی نائياً ابلفته

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص میری قبر یعنی میرے روضہ کے قریب صلوة و سلام پڑھتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو شخص کہیں دور سے درود و سلام پڑھتا ہے وہ مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔

(رواہ البیہقی و فی شعب الایمان و مشکوٰۃ شریف)

۲-۲۲-۲

۲-۲۱-۲

(۴) اہل محبت عشق والوں کا

حدیث پاک: (درمرات جلد ۲ فی الدلائل الخرات ص ۶۳)
 وعن ابی ہریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمع صلوة
 اہل محبتی و عمر فہم حیث کان
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں خود سنتا ہوں عشق و محبت رکھنے والوں کی
 صلوة سلام کی آواز کو اور اس کو پہچانتا بھی ہوں جس جگہ مقام میں ہو۔

(۵) آپ وفی شان کریکی سے جواب دیتے ہیں

حدیث پاک:
 وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ما من احد یُسَلِّمُ عَلَیَّ حَتَّىٰ اُردَ عَلَیْہِ السَّلَامُ
 (رواہ ابو داؤد و امام علامہ بیہقی فی الدعوات الکبیر)
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم جو بھی شخص مجھ پر صلوة سلام پیش کرتا ہے میں اس کا جواب لوٹاتا ہوں اس پر۔
 سبحان اللہ

آقا جی تے درتے اوندیاں نے فوجاں دیاں ٹولیاں
 سننے والا اک ہے ہزاراں دیاں بولیاں
 یہ ہے شان محبوبیت اور یہ ہے مقام ارفع و علی۔
 رتبہ کراں کی اس محبوب دا ثانی نہ کوئی ہے آمنہ دے ال دا

(۶) آپ خود آواز سنتے ہیں

حدیث پاک: (در تفسیر نعیمی جلد ۵ ص ۳۱۷ میں بھی ہے)
 حضور یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم سب کی آواز سنتے ہیں اور مشکوٰۃ میں بھی ہے
 وہابیوں کے پیشوا علامہ ابن قیم نے بغیر تردید اور بغیر کسی جرح کے اپنی کتاب جلاء الافہام

میں نقل کی ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ مطبوعہ ادارة الطهارة المنير مصری ص ۳۷ پر بحوالہ علامہ طبرانی یہ حدیث قال الطبرانی حدثنا يحيى ابن ايوب العلاف حدثنا سعيد ابن ابى مریم عن خالد ابن زيد عن سعيد بن ابى هلال عن ابى درداء رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله عليه وسلم اكثر الصلوة على يوم الجمعة فانه مشهود تشهده الملائكة ليس من عبد يصلى على الا بلغنى صوته حيث كان قلنا بعد وفاتك قال وبعد وفاتي ان الله حرم على الارض من تأكل اجساد الانبياء فنبى الله حبيبي

حضرت ابو درداء رضى الله تعالى عنه نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روز مجھ پر صلوٰۃ کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ یہ دن حضرات کا ہے یعنی اس روز بہت کثرت سے ملائکہ زمین پر اتر کر گھومتے پھرتے ہیں محفل صلوٰۃ سلام میں شامل ہوتے ہیں کوئی ایسا بندہ عشق محبت والا جو مجھ پر درود سلام پڑھے مگر اس کی آواز مجھ کو پہنچ جاتی ہے وہ جہاں بھی ہو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کی وفات کے بعد بھی آپ نے فرمایا میری وفات کے بعد بھی بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا کہ وہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے پس اللہ کے نبی زندہ ہیں۔

(۷) اہل محبت کا درود خود سنتے ہیں

حدیث پاک: (فضائل درود شریف میں بھی یہ نقل کی ہے)

حضرت علامہ شیخ سید محمد ابو عبد اللہ بن محمد سلیمان جزولی قدس سرۃ العزیز رحمۃ اللہ علیہ آپ کا حسب نسب ۲۳ پشت سے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔ ۷۰ھ میں وفات پائی ماہ ربیع الاول میں شہر سوس کے مقام پر آپ کو دفن کیا گیا۔ ۷۷ھ سال بعد مراکس کے بادشاہ نے ازروئے عقیدت آپ کو شہر مراکس کے مشہور قبرستان ریاض الفردوس میں دفن کر کے روضہ مبارک بنایا گیا آپ کے والد ماجد فیلیہ جزولہ کے امراء میں سے شمار ہوتے ہیں۔ آپ کا آبائی وطن برابر فریقہ میں ضلع سوس تھا آپ نے یہ حدیث کئی حدیثوں میں تحریر کی ہے۔

قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم ارايت صلوة المصلين
عليك ممن غاب عنك

حضور کی بارگاہ میں عرض کیا گیا۔ کیا آپ ان درود پڑھنے والوں کا درود شریف ملاحظہ فرماتے ہیں جو آپ سے غیب ہیں یعنی دور دراز علاقہ میں ہیں۔

وَمَنْ يَأْتِي بَعْدَكَ مَا حَالُهُمَا عِنْدَكَ

اور جو آپ کے بعد ہوں گے یعنی وصال شریف کے بعد ان کا حال آپ کے نزدیک کیا ہے۔

فَقَالَ أَسْمَعُ صَلَاةَ أَهْلِ مَحَبَّتِي وَأَعْرَافِهِمْ وَتَعْرُضُ عَلَيَّ صَلَاةَ غَيْرِهِمْ عَرَضًا

پس ارشاد فرمایا سرکارِ مدینہ سرورِ سینہ الم نشرح کے سینہ والے نے ورفنا لک ذکر کے تاج والے نے ہم اہل محبت و عشق کا درود سلام خود سنتے ہیں اور دوسرے لوگوں کا درود سلام ہماری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔

رتبہ بیان کراں کی اس محبوب دا ثانی نہ کوئی ہے آمنہ دے ال دا

(۸) یہ آپ کا معجزہ دائمہ ہے

رواہ مسلم و بخاری۔ حاضر ناظر

وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم انی اری ما لا تری انی اسمع ما لا تسمعون

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے

شک میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے۔ میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سن سکتے یہ شان

اللہ کے نبی کی ہے یہ ہے مقام ارفع علی حضرت شیخ القرآن و حدیث علی حضرت عظیم

البرکت موانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کا عشق بوا۔

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے ٹھالے

سبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پایہ کا نہ پایا

تجھے یک نے یک بنایا تجھے حمد ہے خدایا

یہ ہے عظمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مراتبہ رفیعہ

اور پیر مہر علی رحمۃ اللہ علیہ کی روح تڑپتی کہا:

کوئی مثل نہ جانی دی رب خود قسماں چکے جہدی چڑھدی جوانی دی
کوئی مثل نہ ڈھلن دی چپ کر مہر علیٰ ایہہ جا بیہوں بولن دی

(۹) فرشتے کا تصرف طاقت

حدیث پاک: درتبلیغ نصاب فضائل درود شریف ص ۱۸-۱۷ مطبوعہ انڈیا یہ کتاب
دیوبندیوں کی ہے (مصنفہ مولانا زکریا صاحب

وعن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان اللہ وکَلَّ بقبری ملکاً اعطاه اسمع الخلائق فلا
یُصلیٰ علیّ احد النبیوم القیمة الا ابلفنی باسمہ واسمِ ابیہ ہذا
فلاں بن فلاں قد صلّے علیک

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے جس کو ساری دنیا کی
باتیں سننے کی طاقتیں عطا فرما رکھی ہے دن قیامت تک پس جو شخص بھی تم میں سے مجھ پر
صلوٰۃ سلام پڑھتا ہے تا قیامت مگر وہ فرشتہ اس کا درود سلام مجھ تک پہنچاتا ہے اس کا نام
اور اس کے باپ کا نام لے کر یا رسول اللہ یہ صلوٰۃ و سلام ہے فلاں بن فلاں کی طرف
سے یہ اللہ کی مرضی ہے جسے چاہے کوئی طاقت اعزاز کرام سے نواز دے۔ جس جس کو
بھی کوئی مقام ارفع علی ملا حضور کے صدقہ سے ملا بلکہ یوں کہیے فلا وربک العرش
جس ک ملا ان سے ملا آپ کا مقام شان بلند و بالا ہے۔

مکہ مکرمہ میں آپ کی پہلی تقریر اہل مکہ سے

آپ نے جب مکہ مکرمہ میں پہلی تقریر سنانے کیلئے لوگوں کو جمع کیا آپ نے پوچھا
مکہ والوں کو کیف انا فیکم میرے شب و روز دیکھے تم نے زندگی کا ہر شہبہ دیکھا بتاؤں ہم کو
کیسا پایا تو سب نے یک زبان ہو کر یہ کہا کہ جیسا تمہیں پایا ایسا کسی کو نہ پایا کفار تو کیا
پاتے آپ جیسا تو جبرائیل علیہ السلام نے بھی نہ پایا۔

معراج میں جبرائیل سے کہنے لگے شاہ ام

تم نے تو دیکھے ہیں بہت بتاؤ تو کیسے ہیں ہم

روح الامین کہنے لگے اے ماہِ جبین تیری قسم

آفاق ہا گردیدہ ام مہرتباں و رزیدہ ام

بسیار خوباں دیدہ ام لیکن توں یا رسول اللہ یا حبیب اللہ توں چیز دیگری۔

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ ایک فرشتہ ہے جو روضہ اطہر پر متعین ہے جو

ساری دنیا کے درود و سلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتا رہتا ہے اور جو فرشتے سیاح

جن ہیں یہ ذکر کے حلقوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں اور جہاں کہیں صلوٰۃ سلام ملتا ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں اور یہ عام مشاہدہ ہے کہ کسی بڑے کی خدمت اگر

کوئی پیغام بھیجتا ہے اور مجمعہ میں اس کا ذکر کیا جائے تو ہر شخص اس میں فخر اور تقرب و

اعزاز سمجھتا ہے کہ یہ پیغام میں پہنچاؤں اپنے اکابر اور بزرگ کے ہاں یہ منظر بار بار دیکھنے

میں آیا ہے۔ پھر سید الکونین محبوب رب العالمین ختم النبیین رحمت اللعالمین شفیع المذنبین

فخر الرسل مولاے کل مختار کل صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بارگاہ کا پہنچنا ہی کیا۔ اس لئے

جتنے بھی فرشتے ہیں گھومنے والے سب کا یہیں منشاء ہے کہ بارگاہ محبوب رب العالمین

میں منظور نظر ہو جائیں حضور کی رضامندی سب سے زیادہ مجھے نصیب ہو جائے۔

حدیث قدسی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا لولاک لما اظہرت

الربوبیۃ ترجمہ: اگر آپ کو پیدا نہ فرماتا تو میں اپنی ربوبیت ظاہر نہ کرتا۔

مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اہل دنیا کو اس واسطے پیدا کیا ہے۔ جو عزت عظمت

تمہاری میرے نزدیک ہے ان پر ظاہر کروں اگر تم نہ ہوتے تو دنیا کو پیدا نہ کرتا اور نہ اپنی

ربوبیت کو ظاہر کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو درجات عالیہ اور مراتب رفیعہ پر فائز فرمایا

ہے۔ حضرت علامہ امام یوسف نبھانی رحمۃ اللہ علیہ نے حجۃ اللہ علی العالمین میں نقل کیا ہے

یہ روایت۔

الا انه کان کلما نَشْرُ التَّوْرَةِ وینظر الی اسم محمد قبلہ وضعہ

عَلَىٰ عَيْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَرْتُ لَهُ ذَالِكَ وَغَفَرْتُ ذُنُوبَهُ
 وہ بے شک بنی اسرائیل کا ایک شخص تورات شریف کی تلاوت کر رہا تھا جب نام
 نامی اسم گرامی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آیا اس پر نظر پڑھی تو محبت سے تورات کو اٹھا کر
 آپ کے اسم مبارک کو چوم کر آنکھوں پر لگا لیا تو اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ عمل پسند آ گیا آپ
 کے نام مبارک کی عظمت کی اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام گناہ کبیرا صغیرہ سب معاف کر
 دیئے یہ ہے شان محبوبیت اور مقام ارفع علی و عظمت تعظیم و توقیر کی اور یہ ہے عشق کی
 بات۔

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

اگر نام محمد رانیا درد شفیق آدم نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا
 نہ ایوب از بلا رحمت نہ یوسف حشمت و جاہت
 نہ عیسیٰ آں مسیحا دم نہ موسیٰ آں ید بیضاء
 تیرا ناں لیندیاں دور ہوندیاں بلاواں نے
 تیرے ناں وچ مولا رکھیاں شفانواں نے
 شانناں میرے مولا نے ودھیاں تیرے ناں دیاں
 عزتاں نہیں کجھیاں سودایاں تیرے ناں دیاں
 کیڈا سوہنا ناں تیرا مدنی من موہنیاں
 ایہہ جگ سوہنا تیرے نال نال سوہنیاں
 کیکراں وی دتیاں گواہیاں تیرے ناں دیاں
 جگ وچ پیاں نے دوہایاں تیرے ناں دیاں
 ہر شے نے خوشیاں منایاں تیرے ناں دیاں

(پ ۲۸ ۱۱۳ المنفقون)

وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ
 اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں ہی کیلئے ہے مگر منافقوں کو خیر نہیں
 یعنی عقل نہیں۔

شعراء دربار نبوی

(۱) حضرت کعب بن مالکؓ (۲) حضرت عبداللہ بن رواحہ انصاری

(۳) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے احسان نعت سنا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ محفل میں کھڑے ہو گئے آپ نے فرمایا حسان منبر پر کھڑا ہو عرض کی یا رسول اللہ کہا منبر شریف آپ کا اور کہا یہ ناچیز مگر آپ کے حکم کے تحت منبر پر کھڑے ہو گئے اور نعت شریف پڑھنا شروع کی۔

واجمل منک لم تری قط عینی واکمل منک لم تلد النساء
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھوں نے آپ سے زیادہ حسین جمیل کسی کو نہیں
دیکھا

قد خلقتُ مبراً من کل عیب کانک قد خلقتُ کماتشاء
اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے زیادہ کامل حسین جمیل کسی ماں نے
جناہی نہیں (۲) آپ ہر عیب سے پاک پیدا فرمائے گئے گویا کہ جیسے آپ نے خود چاہا
ویسے ہی اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔ (۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نعت کلام سن کر
حضرت احسان بن ثابت کو دعا دی خوش ہو کر اللھم آئدہ بروح القدوس اے اللہ
روح القدوس کے ذریعہ اس کی مدد فرما:

دیکھن نوں اوہ ساڈے ورگا اسیں کدو اس گل دے
پتھر لعاں دے بھانہیں وکدے پھل کنڈیاں نال نہ تل دے
جو اسرار حضور تے کھلے اوہ ہر اک تے نہیں کھل دے
اعظم اوہ عرشاں دا والی اسیں گلیاں دے ویج رلدے
جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و تعظیم و توقیر دل سے کرتے ہیں وہ ہی اہل محبت و عشق
والے ہیں حضرت موالانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

آنکہ عشق مصطفیٰ سامان اوست بحر و بردر گوشہ دامان اوست
عشق مصطفیٰ اور نعت گوئی سرکار دو عالم فخر آدم فخر نبی آدم جناب رسالت مآب حضرت محمد

مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے اظہارِ محبت و عقیدت مسلمانوں کا جزو ایمان ہے۔ صحابہ کرام اور صالحین امت اسی جذبہ محبت سے سرشار ہیں اور یہی چیز ان کے لئے مایہ صد افتخار رہی ہے امت مسلمہ کے شاہ گدا کے درجات و مراتب کا معیار بھی محبت رسول ہی رہا عمل بالقرآن، اتباع سنت رسول صلوٰۃ و سلام، نعت منقبت اظہار محبت کے مختلف انداز ہیں اور عاشقان رسول اسی متاع عزیز کے سہارے کائنات ارضی پر چھائے رہے۔ محبت رسول ہی وہ جذبہ ہے جس کی بدولت شرقی عربی عجمی رومی شامی گورے کالے شاہ گدا مدحت سراء رسول ہوئے سرکار دو عالم کی بارگاہ میں بیٹھنے والوں میں سے نعت خوان سول کو ایک خاص مقام حاصل رہا ہے عالم اسلام کی برگزیدہ شخصیتوں میں مدحت سراء رسول بڑے بلند و ارفع مقام پر منظور نظر ہو کر فائز رہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر علامہ شرف الدین بوسیری رحمۃ اللہ علیہ اور آج تک ہزاروں قصائد نعت منقبت لکھے سنے گئے جو محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن سے پر ہیں۔

عشق کی تاثیر بڑی حیرت انگیز ہے۔ عشق نے بڑی بڑی مشکلات میں عقل انسانی کی رہنمائی کی ہے عشق و محبت نے بہت سی لاعلاج بیماریوں کا کامیاب علاج کیا ہے۔ عشق رسول محبت نبی اگر پورے طور پر دل میں جاں گزیرے ہو تو اتباع رسول کا ظہور ناگزیر بن جاتا ہے۔ احکام الہی کی تعمیل اور سیرت نبوی کی پیروی عاشق کے رگ و ریشہ میں سما جاتی ہے دل و دماغ اور جسم روح پر کتاب سنت کی حکومت قائم ہو جاتی ہے۔ مسلمان کی دنیا سنور جاتی ہے اور آخرت نکھر جاتی ہے۔ اسی عشق کامل کے طفیل صحابہ کرام کو دنیا میں اختیار اقتدار اور آخرت میں عزت و وقار ملا

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز کیا لوح قلم تیرے ہیں
حضور کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہے اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
سرکار مدینہ کی محبت و عشق ہی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا سبب ہے۔

انسانیت کا درس دیا تیری ذات نے
بے نور تھا خرد کا ستارہ تیرے بغیر

ایک کے بدلے دس رحمتیں دس گنا معاف دس درجے بلند ۱-۲

حدیث نمبر ۱۰ (مشکوٰۃ شریف رواہ احمد)

وعن عبدالرحمن ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خراج رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی داخل نخلًا فسجد فاطال السجود
حتی خشیت ان یكون اللہ تعالیٰ قد توفاه

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک روز نکلے اپنے شہر
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کھجوروں کے باغ میں بہت لمبا سجدہ کیا آپ
نے یہاں تک کہ مجھے خطرہ ہوا کہ شاید آپ انتقال فرمائیں۔ قال فجنت انظر
فرع رسة فقال مالک فذکرت له ذالک پس میں آپ کو دیکھنے کیلئے آیا تو آپ
نے سر مبارک اٹھایا پس فرمایا کیا بات ہے میں نے اپنے خیال کے اندیشے کا ذکر کیا۔
قال ان جبرائیل علیہ السلام قال لی الا ابشروک ان اللہ عزوجل آپ نے
فرمایا مجھے جبرائیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص تم
پر صلوٰۃ پڑھے تو اس پر میں برکت و رحمت نازل کروں گا۔ بقول لک من صل
علیک صلوٰۃ صلیت علیہ ومن سلم علیک سلمت علیہ

اور جو شخص آپ پر سلام پڑھے تو میں اس پر سلامتی بھیجوں گا۔ جو شخص آپ پر صلوٰۃ
سلام پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ خوش ہو کر اس پر اپنی رحمت و برکت و سلامتی نازل کرتا ہے یہ
ہے شانِ محبوبیت۔ (بحوالہ تبلیغی نصاب حصہ فضائل درود شریف ص ۱۵-۱۶)

حدیث ۱۱:

وعن ابی طلحة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء ذلت یوم
والبشر فی وجهه

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک ایک روز رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور خوشی آپ کے چہرہ انور پر چمک رہی تھی

فقال انه جاءني جبرائيل فقال ان ربك يقول اما يرضيك يا
محمد ان لا يصلي عليك احد من امتك الا صليت عليه عشراً
ويسلم عليك احد من امتك الا سلمت

پس فرمایا بے شک میرے پاس جبرائیل آیا کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے کیا تم اس
پر راضی نہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہ کوئی ایک شخص امتی آپ کا تم پر ایک دفعہ صلوٰۃ
پڑھتا ہے تو میں اس پر دس مرتبہ صلوٰۃ پڑھوں اور آپ کا کوئی ایک امتی تم پر ایک دفعہ
سلام پڑھے تو میں اس پر دس دفعہ سلامتی بھیجوں۔

(تبلیغی نصاب صفحہ ۱۶ پر بحوالہ الدارمی نسائی، مشکوٰۃ شریف)

یہ خوشخبری اس لئے دی گئی کہ آپ کو اپنی امت کی رحمت برکت سلامتی کے نزول
سے خوشی ہوتی ہے ایسے ہی اپنی امت کی ہر تکلیف سے غم ہوتا ہے اسی طرح جو شخص آپ
کی شان میں ایک گستاخی کرتا ہے اس پر دس لعنتیں منجانب اللہ نازل ہوتی ہیں۔

(بحوالہ القرآن سورۃ نون پ ۲۹)

اس لئے تو فرمان خداوندی ہے۔ وتعدروہ وتوقرہ میرے محبوب کی عزت تو قیر
کرو تعظیم ایمان ہے تو ہین اور گستاخیاں بے باقیا اصل کفر ہے۔

الصلوٰۃ والسلام پڑھنا بہت اچھا ہے فیصلہ دیوبندیوں کا

حدیث ۱۲: (در مشکوٰۃ جلد ۳ ص ۱۸۴ فصل ۲ باب المعجزات وترندی، الدارمی)

وعن علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ مکہ مکرمہ کے گردونواح میں نکلے آپ کے سامنے جو بھی پتھر شجر وغیرہ آتا وہ آپ کو
اسلام علیک یا رسول اللہ کہتا تھا۔

روایت نمبر ۱۳: (در تبلیغی نصاب حصہ فضائل درود شریف، مصنفہ مولانا ذکریا صاحب

دیوبندی صفحہ ۲۴)

علامہ باجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر
یعنی روضہ کے پاس کھڑے ہو کر سلام پڑھنا صلوٰۃ پڑھنے سے زیادہ افضل ہے یعنی
السلام علیک یا رسول اللہ افضل ہے۔

الصلوة عليك يا رسول الله سے بعض کی رائے ہے درود شریف افضل ہے۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔ آخر کار مولانا زکریا دیوبندی فرماتے ہیں کہ اس لئے بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ صلوة و سلام کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے اسلام عليك يا رسول الله اسلام عليك يا نبی اللہ وغیرہ پڑھے۔

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

الصلوة والسلام عليك يا نبی اللہ

اسی طرح آخر تک اسلام کے ساتھ الصلوة کا لفظ بھی پڑھا جائے تو زیادہ اچھا ہے اس صورت میں علامہ حاجی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کے قولوں پر عمل ہو جائے گا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا طریقہ

حدیث نمبر ۱۳: (درآمد المشتاق ص ۵۹)

حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ مولانا جناب اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند اور رشید احمد گنگوہی وغیرہ دیوبندی مولویوں کے پیر و مرشد ہیں۔ جن کے متعلق جناب اشرف علی تھانوی المتوفی ۱۳۶۳ھ نے اپنی کتاب امداد المشتاق میں لکھا صفحہ ۵۹ پر ہے کہ اس زمانہ میں اللہ کی حجت ہیں۔ قاضی صاحب المتوفی ۱۳۱۷ھ حاجی صاحب اپنی کتاب ضیاء القلوب ص ۸۳ پر فرماتے ہیں کہ جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مبارک کا شوق ہو وہ بعد نماز عشاء یا طہارت کامل جامہ پین کر خوشبو لگا کر مدینہ منورہ کی سمت منہ کر کے بیٹھے اور بارگاہ الہی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال مبارک کی زیارت کی التجا کرے اور دل کو تمام خیالات و ساوس سے خالی کر کے یہ تصور کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی سفید کپڑے پہنے ہوئے سبز عمامہ سر پر باندھے ہوئے کرسی پر چودھویں کے چاند کی طرح روشن چہرہ میں جلوہ افروز ہیں اور دائیں طرف سینہ کے تصور کر کے الصلوة والسلام عليك يا رسول الله اور بائیں طرف دل کے الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله اور دل پر

انصلوہ والسلام علیک یا نبی اللہ کی ضربیں لگائے جس قدر ہو سکے اس درود شریف اور سلام کو پے در پے پڑھے چند روز یہ عمل کرے انشاء اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ (امداد المشتاق ص ۵۹)

مساجد میں داخلہ خارج کے وقت

حدیث نمبر ۱۵ (در تبلیغی نصاب حصہ درود شریف ص ۲۸ مطبوعہ انڈیا پہلا)

وعن ابی حمید او ابی اسید الساعدی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل احدکم فی المسجد فلیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل

اور کہا ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی ایک شخص داخل ہو مسجد میں پس سلام بھیجے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر کہہ۔

اللهم افتح لی ابواب رحمتک واذا خرج من المسجد فلیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب باہر آئے تو سلام علیک یا نبی اللہ پھر کہہ۔

اللهم افتح لی ابواب فضلک

اے اللہ میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ (جلد ابو داؤد نسائی شریف ابن حبان ابن عذیمہ مشکوٰۃ شریف)

محدث امام نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرا عمل یہ ہے۔ بسم اللہ وسلام علی رسول اللہ بسم اللہ وسلام علی سنة رسول اللہ

(روایت نمبر ۱۶ پورا درود شریف احیاء العلوم جلد ۱ ص ۳۱۹)

حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اکابرین میں سے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں حضور کی حدیث کرتا تھا آپ کے نام کے ساتھ لفظ صلوٰۃ تو لکھتا مگر لفظ سلام نہ لکھتا تھا۔

فرائت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقال لی اما تسم
الصلوة علی فی کتابک فما کتبت بعد ذالک الا صلیت
وسلمت علیہ

ایک روز پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا پس آپ نے
مجھے فرمایا تم اپنی کتاب میں مجھ پر پورا درود شریف کیوں نہیں لکھتے پس اس کے بعد میں
ہمیشہ آپ کے نام مبارک کے ساتھ صلوٰۃ و سلام دونوں لکھتا ہوں اور پڑھتا بھی ہوں
یعنی اس طرح الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ.

حضور کو اپنی نماز میں حاضر جانو

روایت نمبر ۱۷:

دلیل (۱) حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ المتوفی
۵۰۵ھ کہ نمازی اپنی نماز میں التحیات میں السلام علیک ایہا النبی پڑھنے کے وقت
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور دل میں جمائے۔ واحضر فی قلبک النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وشخصہ الکریم اے نمازی تشہد میں السلام علیک ایہا النبی
پڑھنے کے وقت حضور کو اپنے دل میں حاضر کر کے اور آپ کی وقل سلام علیک ایہا
النبی ورحمة اللہ وبرکتہ والیصدق املک فی انہ یبلغہ ویدد علیک ماہو
ادنی منہ

صورت کا دل میں تصور جما کر السلام علیک ایہا النبی عرض کر اور یقین جان
کہ یہ سلام میرا آپ کو پہنچ رہا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کا جواب پورا اپنی شان
کریمہ کے لائق فرما رہے ہیں۔ (احیاء العلوم جلد پہلی ص ۱۰۷)

آپ کے حاضر ناظر ہونے کے ثبوت

روایت نمبر ۱۸:

دلیل (۲) در فتح الباری جلد ثانی مطبوعہ مصری ص ۲۵۰
حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

سمعت سيدى على خواص رحمته الله عليه يقول انما امر اشرار
المصلى بالصلوة والسلام على رسول الله عليه وسلم فى تشهد
لتنبه الغافلين فى جلوسهم بين يدى الله عزوجل على شهود تبهم
فى تلك الحضرة فانه لايفارق حضرة الله ابدأ فىفا طوبونه
بالسلام مشافهة (در کتاب الميزان مطبوعه مصرى ص ۱۳۵)

میں نے سیدی علی خواص رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے شارع حقیقی
نے تشهد میں نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة اور سلام پڑھنے کا حکم صرف اس
لئے دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں بیٹھنے والے غافلوں کو اس بات پر تنبیہ فرمائی جائے
کہ جہاں وہ حاضر بیٹھے ہیں اس بارگاہ میں ان کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف
فرما ہیں اس لئے وہ دربار خداوندی سے کبھی بھی جدا نہیں ہوتے پس نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو بالمشافہ سلام کے ساتھ خطاب کرتے ہیں۔ اس طرح علامہ حافظ ابن حجر
عسقلانی رحمۃ اللہ نے اپنی کتاب شہر آفاق فتح الباری شرح صحیح بخاری میں بھی عبارت
موجود ہے۔ (مقام غور ہے) اور یہی عبارت بعینہ مواہب الدنیہ جلد ثانی ص ۳۲۰ زرقانی
شرح مواہب الدنیہ جلد ۷ ص ۲۲۹ زرقانی شرح موطا امام مالک جلد ۱ ص ۱۷۰ عمدۃ
القاری شرح صحیح بخاری جلد ۶ ص ۱۱۱ سعایہ جلد ثانی ص ۲۲۷ فتح الملہم جلد ثانی ص ۱۳۳
اوجز المسالک جلد ۱ ص ۲۶۵ پر بھی بیچھا مرقوم ہے۔

دلیل نمبر ۳: مقام غور ہے تمام محدثین کرام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی

۸۵۲ھ

اور امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۱۱ھ اور امام بدر الدین عینی رحمۃ اللہ متوفی
۸۵۵ھ اور شیخ محقق محدث مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی م-۱۰۵۲ھ رحمہم اللہ تعالیٰ حتی
کہ سرکردہ منکرین صاحب فتح الملہم اور اوجز المسالک صاحب سب بیک زبان ہو کر کہہ
رہے ہیں۔ (فاذا الحیب فی حرم الحیب حاضر)

جب نمازی دربار الہی میں نظر اٹھاتا ہے تو حبیب کو حرم حبیب میں حاضر پاتا ہے
اور فوراً عرض کرتا ہے۔ السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ یہ الگ بات
ہے کہ جن لوگوں کے دلوں میں مرض حسد بغض نفاق ہے انہوں نے حاضر کے معنی غائب

اور اثبات کے معنی نفی سمجھ لئے ہیں یہ ان کی اپنی بد قسمتی اور کورا باطنی ہے انہیں کسی نماز میں حرم حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری اور جمال حبیب کے مشاہدہ کی سعادت ہی نصیب نہ ہوئی ہے ہائے افسوس۔

سچے مسلمانوں کو مشرک اور بدعتی قرار دینے والے مولوی صاحبان ان مذکورہ بالا محدث اکابر حضرات کے بارے میں کیا کہیں گے جو یہ فرما رہے ہیں کہ سرکار مدینہ صاحب سکیٹہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ رسالت میں جب سلام عرض کرو تو یہ عقیدہ رکھو کہ آپ حاضر و ناظر ہیں اور ہمارا سلام آپ کے حضور پیش ہو رہا ہے۔ آپ ولی شان کریمی سے سن رہے ہیں۔

مذکورہ بالا محدثین حضرات بہت بڑے بڑے ائمہ ہیں اسلامی دنیا میں ان کا مقام اہل علم سے مخفی نہیں۔ خود غیر مقلد وہابی کے امام جناب نواب صدیق حسن خاں بھوپالی فرماتے ہیں۔ بحوالہ

دلیل نمبر ۴: امسک الختام شرح بلوغ المرام ص ۴۵۹ پر فرماتے ہیں کہ یہ خطاب اسلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ اس لئے ہے کہ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم موجودات کے ذرہ ذرہ ممکنات کے ہر فرد میں سرایت کئے ہوئے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نمازیوں کی ذات میں موجود و حاضر ہیں نمازیوں کو چاہیے اس حاضری سے غافل نہ ہوں تا کہ قرب کے انوار اور معرفت کے بھیدوں سے منور اور کامیاب ہو جائے لیجئے نواب صاحب نے تو شرک کے انبار لگا دیئے۔

نتیجہ الغرض کہ ہر طرح سے یہ ثابت ہو گیا کہ یہ درود شریف الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنا جائز ہے اور اس صلوٰۃ سلام کے پڑھنے کو کفر شرک بدعت کہنا گویا بے شمار سچے مسلمانوں کو کافر یا مشرک بنا دینے کے مترادف ہے۔ یہ لوگ جو وہابی غیر مقلد دیوبند تبلیغی حقیقتاً یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت مقام ارفع اعلیٰ درجات عالیہ فضائل جلیلہ اوصاف حمیدہ اور مراتب رفیعہ کے منکر اس لئے ہیں کہ ان کے دل میں حسد بغض نفاق نبی معظم نور مجسم صدرہ کائنات بدر موجودات کی بابت ہے۔

بھولے بھالے سچے مسلمان اہل سنت و الجماعت ان کی میٹھی میٹھی زبان بسی بسی

نمازیں اللہ اللہ سبحان اللہ کی تسبیح کے چال میں آ کر اپنا ایمان اور عقیدہ تباہ و برباد کر لیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان بہرہ پیوں سے ایمان کے شکاریوں سے بچائے۔ اب اس حدیث پاک کو غور سے سنئے اور سمجھئے۔

حدیث نمبر ۱۹: در مشکوٰۃ شریف باب معجزات۔

منافق کی عبادات علامات

حضور پر اعتراض کرنے والے حسد بغض نفاق رکھنے والے کی نشانی اور ان کی عبادت کی کیفیت۔

وعن ابی سعید الخدری قال بینہما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو یقسم قسماً اتاہ ذوالخویصرۃ وهو رجل من بنی تمیم فقال یا رسول اللہ اعدل فقال ویلک فمن یعدل اذالم اعدل فقال عمر انزل لی ان اضرب عنقه فقال دعه فان له اصحابا یحقر صلوٰۃ مع صلواتہم وصیامہ مع صیامہم یقرءون القرآن لا یجا وزتدقیہم یمدقون من الدین کما یمدق اسہم وفي روایت رجل غائد العین ناتی الجبتہ کث اللحیۃ مشرف الوجنتین مخلوق الداس

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ آپ کچھ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے آپ کے پاس چھوٹے قد والا ایک شخص آیا جو بنی تمیم میں سے تھا پس کہا یا رسول اللہ انصاف کیجئے اس منافق کی بدنیت تھی یعنی آپ ظلم کر رہے ہیں حق دار کا حق مار رہے ہیں آپ نے فرمایا تیرنی خرابی ہو تو ہلاک ہو جائے اگر میں زمین پر انصاف نہ کروں تو کون کرے گا مجھے اللہ نے عدل قائم فرمانے کے لئے رحمت عالم بنا کر بھیجا ہے۔ جناب عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے اجازت دیجئے اس منافق کی گردن کاٹ دوں جو آپ پر اعتراض کرنے والا ہے اس کی یہی سزا ہے آپ نے فرمایا اے عمر اس کو چھوڑ دو اس کی پشت تمہیں لوگ ہوں گے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی نماز میں ان کی نمازوں کے مقابلہ میں اور اپنے روزے ان کے

روزوں کے مقابلہ میں حقیر جانو گے وہ لوگ قرآن پڑھیں گے۔ قرآن ان کے گلوں سے نہ اترے گا دین سے ایسے خالی ہو گے جیسے تیرکمان سے نکلنے کے بعد خالی ہو جاتا ہے۔

یا محمد اتق الله فقال فمن بطبع الله اذا عصيته

اور دوسری روایت میں ہے کہ اس شخص کی علامت یہ ہوگی دھنسی ہوئی آنکھیں ابھری ہوئی پیشانی گھنی داڑھی اونچی شلوار سرمنڈا ہوا اور اب بھی خوارج اور ان کی ذریت وہابیوں کی اور دیوبندیوں کی لمبی داڑھی ہے یعنی اس کی نسل سے ایسی قوم پیدا ہوگی جن کی ظاہری نمازیں قرآن خوانی تمہاری نماز قرآن خوانی سے زیادہ ہوگی اس کے برادران وہابی دیوبندی یہاں دیکھنے میں بہت آ رہے ہیں بڑے نمازی مگر دین سے خارج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت گستاخ و بدگو۔

ع ۱۱-۱۳ قولہ تعالیٰ ومنہم من یلمذک فی الصدقت فان اعطوا

منہا رضوا وان لم یعطوا منہا اذا ہم یسخطون

اور ان میں سے کوئی وہ ہے کہ صدقہ بانٹنے میں طعن کرتا ہے پس اگر ان میں سے کچھ ملے تو راضی ہو جائیں اور نہ ملے تو جی بھی وہ ناراض ہو جائیں۔

اس آیت کا شان نزول اوپر کی روایت ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ یہ آیت بنی تمیمی کے حق میں نازل ہوئی اس شخص کا نام حرقوص بن زبیر المشہور ذوالخویصرہ ہے اور یہی خواج کی اصل بنیاد ہے بخاری و مسلم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ نے کہا یا رسول اللہ عدل کیجئے تو حضور نے فرمایا تجھے خرابی ہو تو ہلاک ہو جائے اگر میں عدل نہ کروں گا تو عدل کون کرے گا یہ سختی کا جواب آپ نے اس لئے دیا کہ اس خمیس کی نیت بد تھی میرے آقا و مولانا اس کی دل کی کیفیت دیکھ لی تھی۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ اس بدنیت مردود بہرہ و پیہ کی گردن اڑا دوں حضور نے فرمایا اسے چھوڑ دے اس کے اور بھی ہمراہی ہوں گے کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نماز کو اور ان کے روزوں کی عبادت کے سامنے اپنے نماز روزوں کو حقیر دیکھو گے وہ قرآن پڑھیں گے ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا وہ دین

سے ایسے کھوکھلے ہوں گے جیسا کہ تیر کمان سے نکل جائے۔ تو کمان خالی ہو جائے۔

نمبر ۳ فانها لاتعمی الابصار ولكن تعمی القلوب التی فی الصدور (پ ۱۷-۱۲)

پس یہ کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل کی آنکھیں اندھی ہیں جو سینوں میں ہیں ثابت ہوا یہ گستاخ بنی ایمان کے شکاری لمبے لمبے سجدہ کرنے والے ہاتھ میں تسبیح پکڑ کر ایمان داروں کو گمراہ کرنے والے کئی کئی روز نمازیوں کو تنگ کرنے والے سر کندھوں پر اٹھانے والے گلی گلی دین کے ٹھیکہ کا اعلان کرنے والے اپنے اکابرین کو کتابیں پڑھتے بھی ہیں اور سنتے بھی ہیں اور قرآن و حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے بھی ہیں اور سنتے بھی ہیں مگر ان کا عمل و عقیدہ برخلاف اور گندہ ہے اور یہ لوگ حقیقت محبوب رب العالمین کے درجات عالیہ فضائل جلیلہ اوصاف حمیدہ مراتب رفیعہ کے منکر ہیں کیونکہ ان کے دلوں میں مرض حسد بغض عناد و نفاق ہے ان کو عقل نہیں حضور کی شان مقام سمجھنے کی فرمان خداوندی ہے۔ ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون (پارہ ۹ رکوع ۱۷) بیشک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں یعنی حق کی آواز کو سنتے ہیں اور حق سچ کو اپنی کتابوں میں اور دل میں چھپاتے ہیں۔ سرمندا پیشانی پر داغ شلوار چھوٹی ہاتھ میں تسبیح لبوں پر استرہ کندھوں پر بسترہ۔

حدیث کا بقیہ حصہ: فیقتلون اهل الاسلام ویدعون اهل الاوثان آپ نے فرمایا وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑیں گے اس پیش گوئی کا مشاہدہ آج بھی ہو رہا ہے وہابیوں دیوبندیوں کی جنگ ہمیشہ الصلوٰۃ سلام اور نماز کے بعد ذکر بلند آواز پڑھنے والوں سے ہے اور جو لوگ غیر مسلم ہیں اتنے پیار محبت سے پیش آتے ہیں ہمیشہ۔

طریقہ تبلیغ

پ ۴۱۱ فرمان خداوندی ہے۔ وما کان المنون لینفروا کافۃ فلولاً نفر

من کل فرقة منهم طائفة" لیتفقہوا فی الدین ولینزروا قومہم اذا

رجعوا الیہم لعلہم یخذرونہ

اور مسلمانوں سے یہ ہو تو نہیں سکتا کہ سب کے سب گھروں سے نکلیں پس کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی قوم کے لوگوں کو ڈرائیں تاکہ برے کاموں سے برے فعل سے احتیاط رکھیں۔

خلاصہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قبائل عرب میں سے ہر ہر قبیلہ سے کچھ لوگ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے وہ حضور سے دین کے مسائل سیکھنے کے لئے اور تفقہ یعنی فقہ حاصل کرتے اور اپنے لئے احکام دین دریافت کرتے اور اپنی قوم کے لئے حضور انہیں اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کا حکم دیتے اور انہیں دین کے تمام ضروری علوم تعلیم فرماتے نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ (تفسیر خازن)

یہ آپ کا معجزہ عظیمہ تھا کہ بالکل بے پڑھے لوگوں کو بہت تھوڑی دیر میں دین کے احکام کا عالم اور قوم کا بادی بنا دیتے تھے۔ (بخاری و مسلم) میں ہے فقہ افضل ترین علم ہے حدیث پاک میں ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کے لئے بہتری چاہتا ہے اس کو دین میں فقیہ بناتا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ معطی وَاَنَا قَاسِمٌ اللہ دینے والا ہے میں تقسیم کرنے والا ہوں۔ آپ نے فرمایا ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ سخت ہے اور فقہ احکام دین کے علم کو کہتے ہیں اور جب یہ لوگ آپ سے تعلیم فقہ حاصل کر لیتے تو آپ انہیں ان کی قوم پر معمور فرماتے جب یہ لوگ اپنی قوم پر پہنچتے تو اعلان کر دیتے کہ جو اسلام لائے وہ ہم میں سے ہے اور لوگوں کو خدا کا خوف دلاتے اور دین کی مخالفت سے ڈراتے یہاں تک کہ لوگ اپنے والدین کو چھوڑ کر اسلام میں داخل ہو جاتے۔ مگر یہ لوگ سوائے سیر و سیاحت کے دین سے جاہل ہیں۔

شُرک کا پہلا فتویٰ

بقیہ حدیث ۱۹: (تفسیر خازن)

قالوا ابو سعید اشہل انی سمعت هذا الحدیث من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشہد ان علی بن طالب قاتلہم وانا معہ فامد بذلک الرجل فالتمس فانی بہ حتی فطرت الیہ علی نعت

نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعتہ۔ (مرات جلد ۸ ص ۱۰۰-۹۹)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں یہ حدیث میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں بے شک کہ جناب علی ابن طالب کرم اللہ وجہہ نے ان لوگوں پر جہاد کیا اور میں آپ کے ساتھ تھا اس جہاد میں تو حضرت امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کے متعلق حکم دیا اور وہ ڈھونڈا گیا اسے لائے گا حتیٰ کہ میں نے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی علامات پر دیکھا اور اس کے ہمراہی پانچ ہزار تھے ذوالفقار حیدری سے فی النار ہوئے اور چند آدمی بچے جن کی ذریت آج لاہابی دیوبندی کی شکل میں ہمارے لئے وبال جان بنے ہوئے ہیں یہ لوگ بھی ہر بات پر شرک کا فتویٰ جڑتے ہیں یہ شرک کا فتویٰ خوارج سے چلا ہے جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صلح کرنے کے لئے اپنی طرف سے حکم عمرو بن عاص کو اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا ثالث حکم مقرر کیا تو اس وقت شرک کا فتویٰ سب سے پہلے ان خارجیوں نے حضرت امیر معاویہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر لگایا انہوں نے کہا علی اور معاویہ دونوں مشرک ہو گئے ہیں کیونکہ انہوں نے اللہ کے سوا کوئی دوسرا حاکم مان لیا ہے اور اس آیت کے انکاری ہو گئے ہیں ان الحکم الا للہ بے شک اللہ کے سوا کوئی حکم نہیں ان کے یعنی خوارجیوں کے شرک کے فتویٰ کا جواب حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا اور یہ آیت جو ابابا پیش فرمائی فابعثوا حکما من اہلہ و حکما من اہلہا۔ شرک کا فتویٰ خوارج سے چلا ہے پیروکار وہابی دیوبندی تبلیغی ٹولہ سب ایک ہیں اور اب کی جنگ ہمارے اہل سنت و الجماعت کے ساتھ ہے اور فرمان رسول بھی ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا فیقتلون اہل اسلام و یدعون اہل الاوثان اہل اسلام کے ساتھ جنگ کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑیں گے یعنی غیر مسلموں سے پیارا احسان سے زندگی بسر کریں گے اور رات شب روز ان کی کوشش یہی ہے کہ جو اہل سنت و الجماعت نبیوں کے معجزات و لیوں کی کرامات پر عقیدہ رکھنے والے ہیں اور ان کی صفت و ثناء نعت و منقبت پڑھنے سننے والے ہیں ان کو جس طرح بھی ہو سکے اس عقیدہ سے ہٹایا جائے میٹھی میٹھی سوئی سوئی باتیں سنا کر اپنے جال میں پھساتے ہیں اور مسجد میں ان سے حلف لے کر اپنی کاپی

روزنامچہ میں ان کا نام درج کرتے ہیں اور اپنے پوپ اکابرین سے جا کر کہتے ہیں کہ یہ نام والے اتنے آدمیوں کو یعنی اتنے مشرکوں کو اہل سنت کے عقیدہ سے ہٹا کر مسلمان کر کے آئیں ہیں وہ ان کے اکابر پوپ اس خوشی میں انعام دیتے ہیں۔ اصل میں یہ خارجی لوگ ہیں اور ہمیں مشرک سمجھتے ہیں اور یہ اپنے آپ کو موحد سمجھتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کے دل اللہ نے پاک و روشن کرنا نہ چاہے جیسا کہ فرمان خداوندی ہے۔

اولئک الذین لم یرد اللہ ان یطہر قلوبہم ۝

یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کا دل پاک کرنا نہ چاہا۔

قارئین کرام سامعین حضرات آپ قرآنی آیت مذکورہ بالا۔

وما کان المؤمنون لیفروا کافۃ اور اس کی تفسیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور موجودہ تبلیغی جماعت والے دیوبندیوں کو سامنے رکھیں کیا کتنے درس ہر گاؤں گاؤں کوچہ کوچہ گلی گلی میں قائم کئے ہوئے ہیں اور کتنے مدرس اور کتنے شیخ القرآن و حدیث ہیں جو کہ ہر سال علم دین علم فقہ کا علم سکھا کر فارغ التحصیل سندیں دے کر ان کو تاکید کرتے ہیں کہ واپس اپنے اپنے گاؤں محلہ میں اپنے رشتہ داروں کو علم دین احکام شرح و علم سکھائیں پڑھائیں۔

قارئین کرام کیا یہ لوگ ہذا حرام ایمان کے شکاری منافق گستاخ رسول میں سے یہ وصف ہے یا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جن کے ہم مقلد ہیں حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کیا ان حضرات کا طریقہ تبلیغی یہی تھا کہ ہر شہر شہر گاؤں گاؤں اور ہر محلے کی مساجد میں تم لوگ زبردستی تین تین روز قیام کرنا ہے جہاں ہر روز پانچ وقت نماز اذان و جمعہ اور درس قرآن حدیث کا ہوتا ہے وہاں کے نمازیوں کو مجبور کر کے تنگ کرنا اور ان سے مسجد میں بیٹھ کر حلف نامہ لینا ہے کہ تمہارے ساتھ ہمارا عقیدہ اپناؤ کیا ان دونوں اکابرین کا طریقہ کار تبلیغی یہی تھا۔ قارئین کرام اگر ان کے پاس کسی درس نظامیہ کی سندیں ہیں تو اپنے وطن اپنے شہر یا گاؤں محلہ میں جا کر محلے داروں کو علم دین احکام شرح سکھائیں پڑھائیں ہم پر مسلط ہونا اور مہینہ میں دو دفعہ حملہ کرنا تم پر فرض جہاد نہیں اگر تم نے تبلیغ کے مطابق حکم قرآن و حدیث سنت صحابہ کرنی ہے تو کسی غیر مسلم کافر کے علاقہ میں جا کر کریں جہاں اسلام کے دشمن ہیں اگر علم دین سیکھنے

کے لئے وطن شہر گاؤں وغیرہ اپنا چھوڑا ہے تو کسی شہر یا گاؤں جائیں جہاں پر درس قرآن حدیث علم فقہ پڑھایا سکھایا جاتا ہے وہاں جا کر معلم کے پاس داخلہ لیں علم دین احکام شریعت سیکھیں پڑھیں اپنی زندگی ہڈ حرام نہ بنائیں۔

وقت ضیاء نہ کریں۔ ہمارے پاس تو ہمارے اکابر دین ائمہ دین فقہائے کرام حافظ قرآن و حدیث موجود ہیں ہمارے علاقہ میں درس کافی حد تک چل رہے ہیں ہمارے بھائی ہمارے بچے تعلیم قرآن و حدیث پڑھ رہے ہیں اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ ہم پر تمام علاقہ پر فیض شیر ربانی شرقپوری رحمۃ اللہ کا جاری ساری ہے اور حضرت قاری اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ کا جو ولی کامل تھے اور حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کا چشمہ فیض دارالمبلغین قائم و دائم ہے سرپرستی حضرت الحاج میاں جمیل احمد مدظلہ العالی کا ہے۔ اور حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ایسے پیر کامل تھے کہ جن کا سینہ اقدس انوار تجلیات الہی کا مرکز تھا اور جن کا قلب مبارک اسرار معارف خداوندی کا گنجینہ تھا اور جن کی نگاہوں میں حسن و جمال کے جلوے تھے اور جن کے دل میں محبت الہی عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دریا موجزن تھا جن کا ہر عمل تسلیم و رضا کی عملی تفسیر تھا۔ جن کا ہر قدم سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اٹھتا تھا جن کا ہر سانس ذکر اللہ میں محو تھا اور جن کے خصائل اعمال یسببتون لربہم سجود و قیاما کے حسین نمونے تھے اعلیٰ حضرت شیر ربانی کے جو دستا کا یہ عالم تھا کہ ہر سوالی کی جھولی بھردی ہر گدا کے دامن کو بھر دیا فقیر آیا تو امیر کر دیا جاہل آیا تو عالم بن کر گیا بے عمل آیا تو باعمل ہو کر گیا۔ بے مراد آیا تو با مراد ہو کر گیا دکھی آیا تو شفا یاب ہو کر گیا۔ سہ کار آیا تو پر نور ہو کر گیا۔ دوزخی آیا تو جنتی بن کر گیا چور آیا تو قطب بن کر گیا۔

میاں صاحب دے فیض دی حد کی جدھر دیکھیا دیوا جگا دتا

آیا شیر محمد دنیا وچ بن کے رہبر کل علماواں تے قاریاں دا

ایہہ شیر محمد ربانی ہے کوئی انت نہیں ایہدیاں عطاواں دا

میری یہ نصیحت ہے قارئین حضرات ان خوارج گستاخ رسول سے بچیں کیونکہ ان کا

مشن یہی ہے کہ بھولے بھالے سنی الصلوٰۃ سلام پڑھنے والوں کو اور نماز جماعت کے بعد

بلند آواز سے ذکر کلمہ طیبہ کرنے والوں کو اور نبیوں کے معجزات و لیوں کی کرامات پر عقیدہ

رکھنے والوں کو ولیوں نبیوں کے دربار پر فاتحہ خوانی کرنے والوں کو نبی کریم کی نعت و منقبت پڑھنے سننے والوں کو اپنی میٹھی میٹھی باتوں سے لگا کر ان کو اس عقیدہ سے ہٹائیں یہ ہے ان کا مشن مقصد تاکید ہے کہ ایسے بہرہ پیوں سے بچیں اور اپنا عقیدہ شیر ربانی والا نہ چھوڑیں کیونکہ عقیدہ صحیح نبیوں ولیوں والا ہے۔ عقیدہ ہی تمام عبادات کی بنیاد ہے۔

خلاصہ: (۱) عقیدہ بنیاد ہے (۲) عبادات چار دیواری ہے (۳) اور چھت اچھے

اعمال ہیں۔

لہذا جب عقیدہ گندہ ہے تو تمام عبادات اعمال ناقص ہیں کیونکہ عقیدہ ہی تمام عبادات اعمال کی بنیاد ہے جب بنیاد خراب ہو سب کچھ برباد ہے۔ من احب شیاء اکثر ذکرہ جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر بہت کیا کرتا ہے۔ وعن اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم متی اکون مومنًا صادقًا قال اذا اہبت اللہ فقیل ومتی احب اللہ قال اذا جبت رسولہ

صحابہ کرام میں سے ایک صحابی عرض نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ کب سچے مومن ہوں گے فرمایا جب تم اللہ سے محبت کرو گے عرض کیا اللہ تعالیٰ کو کس طرح دوست بنائیں فرمایا جب تم اس کے رسول سے محبت کرو گے پھر عرض کیا کس طرح اس کے رسول کو دوست بنائیں گے فرمایا جب تم اس کا ذکر کثرت سے کرو گے من احب شیاء اکثر ذکرہ جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر بہت کیا کرتا ہے۔

روایت نمبر ۲۱: حضرت علامہ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۹۰۲ھ نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام بھیجنا اہل سنت و الجماعت ہونے کی علامت ہے چنانچہ ہمارا درود اسلام حضور پر اظہار عظمت کے واسطے ہے۔

علماء اسلام و مفسرین کرام و حق سے اللهم صلی اللہ علی یعنی الصلوٰۃ والسلام کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ اے اللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عظمت بزرگی عطا فرما اور دنیا میں ان کا دین بلند کر ان کی دعوت کو غالب فرما کر ان کی شریعت کو بقا عنایت کر اور آخرت میں آپ کی شفاعت قبول فرما اولین و آخرین پر آپ کی فضیلت و خصوصیت اور مقام ارفاء اعلیٰ کا اظہار کر انبیاء مرسلین و ملائکہ اور تمام خلق پر آپ کی شان

بلند کر آمین۔

آیت کا شان نزول

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آیت ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی نازل ہوئی تو امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین یارغار مجتبیٰ جانشین مصطفیٰ راز دار نبوت جان شار اسلام سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا فداک النبی وامی یا رسول اللہ جب آپ کو اللہ تعالیٰ کوئی فضل و کمال شرف عطا فرماتا ہے تو ہم نیاز مندوں کو بھی آپ کے طفیل میں نوازتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے۔ یہ آیت نازل فرمائی۔ پ ۲۲۲ ھوالذی یصلی علیکم وملئکتہ لیخرجکم من الظلمت الی النور ۵ وکان بالمؤمنین رحیمًا ۵ ترجمہ وہ ہی ذات ہے کہ صلوة بھیجتا ہے تم پر اور اس کے فرشتے تان کہ نکالے تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف اور مومنوں پر اللہ بڑا مہربان ہے سبحان اللہ تعالیٰ کتنا مہربان ہے ہم پر اپنے حبیب کے صدقہ ورنہ ہم تو اس لائق نہیں۔

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ مجھ میں تو ایسی بات نہیں جتنا دیا سرکار نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں جو منکر ہے ان کی عطاؤں کا وہ بات بتائے تو کون ہے وہ جسکے دامن میں اس در کی خیرات نہیں وہ خدا نہیں بخدا نہیں وہ خدا سے پھر بھی جدا نہیں وہ ہیں کیا مگر کیا نہیں یہ محبت حبیب کی بات ہے

دعا

حدیث: (مشکوٰۃ شریف)

وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منه شیء حتی تصل علی نبیک

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے آسمان کی طرف نہیں جاتی یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ نہ پڑھوں۔ (تبلیغی نصاب دیوبند مولانا ذکریا)

جنت پانچ شخصوں کی مشاق ہے: (۱) تابعی القرآن (۲) وحارۃ اللسان (۳) ومعطی الجیقان (۴) ومکس العربان (۵) ومن صلّ علی حبيب الرحمن قرآن کی تلاوت کرنے والا زبانی یاد کرنے والا۔ بھوکوں کو کھانا کھلانے والا۔ ننگوں کو کپڑا پہنانے والا محبوب رب الرحمن پر درود و سلام بھیجنے والا۔ جس شخص کے پاس صدقہ خیرات کرنے کی توفیق نہ ہو وہ حضور پر کثرت سے الصلوٰۃ والسلام پڑھے۔

وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه قال ایہا رجل مسلم لم یکن عنده صدقة فلیقل فی دعاءہ اللہم صل علی محمد عبدک

اور حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو وہ یوں دعا کرے۔
ورسولک وصلی علی المومنین والمومنات والمسلمین
والمسلمات فانہا زکوٰۃ وقال لا یسب المومنین خیرا حتی یكون
منتہاہ الجنة (رواہ ابن حبان علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ علامہ سیوطی فی
الدالی فی تخریب الادب المفرد بلخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر درود بھیجا کہ اس لئے کہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے زکوٰۃ یعنی صدقہ کرنا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر درود بھیجنا تمہاری دعاؤں کو محفوظ کرنے والا ہے اور پاک کرنے والا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا تمہارا درود بھیجنا مجھ پر تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے۔ قیامت کے دن عرش کے سایہ میں داخل ہونا اور اعمال کے تلنے کے وقت ہے۔ نیک اعمال کے پلڑے کا جھکنا اور حوض کوثر پر حاضری کا نصیب ہونا جہنم کی آگ

سے خلاصی پانا۔ پل صراط پر آسانی سے گزرنا۔ مرنے سے پہلے اپنا ٹھکانہ جنت میں دیکھنا۔ غریب کے لئے صدقہ کے قائم مقام ہونا۔ درود شریف زکوٰۃ ہے اور طہارت ہے اور اس کی برکت سے سو حاجتیں بلکہ اس سے بھی زیادہ پوری ہونا اور اعمال میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے اور ہر مجالس کے لئے زینت ہے اور معیشت تنگی فقر کو دور کرتا ہے اور صلوٰۃ پڑھنے والا حضور کے قریب ہو گا دن قیامت میں درود سلام کی برکت سے پڑھنے والے کی اولاد فائدہ مند ہوتے ہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں قرب حاصل ہوتا ہے اور یہ بے شک نور ہے۔ اور دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور دلوں کو نفاق اور زنگ سے پاک کرتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے اور حضور کی زیارت ہونے کا ذریعہ ہے۔ دین اور دنیا میں سب سے زیادہ نفع دینے والا عمل ہے۔

نماز کے بعد دعا سے پہلے ذکر کلمہ اور صلوٰۃ سلام پڑھنا

وعن فضالہ ابن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بینہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضالہ بن عبید اللہ عنہ یہ صحابی انصاری اویسی ہیں کنیت ان کی ابو محمد ہے غزوہ احد اور خیبر میں حاضر رہے اور بیت رضوان میں بھی شریک تھے دمشق میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے قاضی رہے۔ ہجری ۵۳ میں وفات پائی۔ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ تشریف فرما تھے قاعداً اذخل رجل فصلی فقال اللهم اغفر لی ورحمنی آپ کے پاس ہم بیٹھے ہوئے تھے تو ایک آدمی آیا اس نے نماز پڑھی دعا مانگنی شروع کی کہا یا الہی مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرمایا۔ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجلت ایہا المصلی اذ صلیت فقعدت آپ نے فرمایا اے نمازی تو نے جلدی کی ہے جس وقت تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو اللہ کی تسبیح تہلیل کر پھر فاحمد اللہ بما هو اھلہ وصل علی ثم دعہ مجھ پر صلوٰۃ سلام پڑھ پھر دعا کر۔

دوسرا آدمی:

قال ثم صل رجل اخر بعد ذالک فحمد اللہ وصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال له النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایہا

المصلی ادع تجب (رواه ابو داؤد نسائی)

فرماتے ہیں کہ اس کے بعد دوسرا شخص آیا اس نے نماز پڑھی بعد میں اللہ کی حمد کی اور صلوٰۃ سلام پڑھا آپ پر پس آپ نے فرمایا اے نمازی مانگ دعا قبول ہوگی۔ ایسے ہی اسے ابن خذیمہ اور حاکم ابن حبان نے بھی نقل کیا ہے اور امام ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے۔ (مشکوٰۃ درمرات جلد ۲ ص ۱۰۴)

وعن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت اصلی والنبی صلی اللہ علیہ وسلم وبوبکر و عمر معہ فلما جلست بدعت بالثناء علی اللہ تعالیٰ ثم الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم دعوت لنفسی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سل تعطہ سل تعطہ (رواه ترمذی)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جب میں نماز پڑھ کر بیٹھا اللہ کی حمد ثنا کی پھر میں نے آپ پر درود پڑھا پھر میں نے اپنے لئے دعا مانگی پس آپ نے فرمایا دعا مانگ دیا جائے گا مانگ لے دیا جائے گا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلی فرماتے ہیں المتوفی ۱۰۵۲ھ کہ مجھے عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ جب بھی مدینہ منورہ سے جب الوداع کرتے تو فرماتے کہ سفر حج میں فرائض کے بعد درود سلام سے بڑھ کر کوئی دعا نہیں اپنے سارے اوقات درود سلام میں گھیرا اور اپنے آپ کو صلوٰۃ سلام کے رنگ میں رنگ لو میں نے اس پر عمل کیا۔

اذان کے بعد صلوٰۃ کا حکم

در تبلیغی نصاب حصہ فضائل درود شریف مصنفہ مولانا ذکریا دیوبندی صفحہ ۴۶ پر
وعن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذ سمعتم الموزن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علیٰ فانہ من صل علی صلوٰۃ صل اللہ علیہ عشر اثم سلوا اللہ

لی الوسيلة اللهم رب هذه الدعوى (الح مسلم جلد ۱ ابو داؤد ترمذی)

اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور کا ارشاد بیان کرتے ہیں کہ جب تم اذان سنا کرو تو جو الفاظ مون کہے وہ ہی تم کہا کرو اور پھر تم بعد میں مجھ پر صلوٰۃ ایک دفعہ بھیجا کرو اور جو شخص مجھ پر ایک بار صلوٰۃ بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے اور پھر میرے لئے دعا وسیلہ کی مانگو یعنی اَللّٰهُمَّ رَبُّ هَذِهِ الدَّعْوٰه رُوَايَتُ كِيَا اَمَامِ مُسْلِمِ التُّوْنِي ۲۶۱ ھ اَمَامِ تَرْمِذِي التُّوْنِي ۲۷۹ ھ اور اَمَامِ اَبُو دَاوُدَ نِي التُّوْنِي ۲۷۵ ھ جلد پہلی

اذان سے پہلے دعا مانگنا

حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ سنت ہے حضرت عمرو ابن زبیر رضی اللہ سے کہ بنی نجار کی ایک صحابیہ خاتون فرماتی ہیں کہ میرا گھر مسجد نبوی کے ارد گرد والے اونچے مکانوں سے تھا اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے مکان کی چھت پر بیٹھ کر وقت کا انتظار کرتے اور صبح صادق سے پہلے آتے اور جب صبح صادق ہوتی تو کھڑے ہو کر یہ دعا اذان سے قبل پڑھے۔

اللهم انى احمدك وانستعينك على قریش ايقموا دينك ثم
يوذن قالت والله

اے اللہ میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے قریش پر مدد چاہتا ہوں کہ وہ تیرے دین کو قائم کریں پھر اس کے بعد اذان کہتے صحابیہ کہتی ہے کہ خدا کی قسم میں نہیں جانتی کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کلمات کو کسی رات کو چھوڑا ہوا۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان سے قبل اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور اللہ تعالیٰ سے استعانت اور لوگوں کی ہدایت اور دین اسلام کی تقویت کی ہمیشہ دعا کرتے تھے۔ در مصنفہ میر حسن دہلوی (۱) در اخبار الاخیار (۲) اور مختصر سنن منذری ص ۲۸۳ جلد پہلی (۳) وفاء الوفاء ص ۵۲۹ جلد ۲-۳ عون المعبود ص ۲۰۴ جلد پہلی نمبر ۵ اخبار مدینہ الابن النجار ص ۸۶ نمبر ۶ سنن امام بیہقی ص ۴۲۵ نمبر ۷ سعایہ ص ۱۹ نمبر ۸ ابو داؤد ص ۷۷ عربی مترجم ص ۲۳۶ نمبر ۹ جمع العوائد ص ۱۳۳ وغیرہ۔

سارا وقت صلوة سلام میں

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
 قال قلت یا رسول اللہ انی اکثر والصلوة علیک فکم اجعل لک من
 صلوتی فقال ما شئت قلت الربع قال ما شئت فان زدت فهو خیر
 لک قلت انصف قال ما شئت فان زدت فهو خیر لک قلت فالثلثین
 قال ما شئت فان زدت فهو خیر لک قالت اجعل لک صلوتی کلها
 قال اذا تکفی همک ویکفر لک ذنبک (رواه الترمذی)۔ مشکوٰۃ

کہ اے اللہ کے رسول بے شک میں بہت بھیجتا ہوں درود آپ پر پس کتنا مقرر
 کروں آپ کے واسطے اپنی دعاؤں سے پس فرمایا جس قدر چاہیے میں نے کہا چوتھائی
 فرمایا آپ نے پس اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے پس میں نے
 عرض کیا آدھا وقت مقرر کروں فرمایا جس قدر تو چاہے زیادہ کر لے تیرے لئے بہتر ہے
 پس میں نے عرض کیا سارا وقت اپنی دعاؤں کا مقرر کیا میں نے آپ کے لئے آپ پر
 درود بھیجوں گا فرمایا اب تو کفایت کیا جائے گا تو اپنے غموں سے اور منادئیے جائیں گے
 تیرے گناہ جو تو نے کئے ہیں روایت کیا اس کو امام ترمذی نے المتوفی ۲۷۹ھ

اجعل لک صلوتی کلها ان کلمات کی تشریح علامہ زرقانی نے زرقانی ص ۳۵۹
 ج ۶ میں نے کہا میں سارا وقت درود سلام ہی پڑھوں گا۔ علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ ص ۴۹۲
 ج ۳ علامہ ابن قیم جلاء الافہام ص ۳۳ میں ہے۔ وانظم من الجلاء ای اجعل دعائی
 کلہ صلوة علیک یعنی میں تمام دعاؤں کی جگہ درود سلام ہی پڑھوں گا حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا۔ اذ یکفی همک ویغفر ذنبک جب ایسا کرے گا دعاؤں کی
 بجائے صلوة سلام پڑھے گا تو یہ تمہارے فکر و غم مٹانے کیلئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ
 بخش دیئے جائیں گے۔ القول البدیع میں ہے ص ۱۳۹ اس حدیث کی تشریح یوں ہے
 اصلی علیک بدل ما اعوبہ لنفسی یعنی میں اپنی سب دعاؤں کے بدلے یا رسول
 اللہ آپ پر صلوة سلام پڑھتا ہوں لہذا دعا کی بجائے ہر جگہ کو وقت دعا کے درود سلام پڑھنا
 صحابی کی سنت ہے اور شارع علیہ السلام میں پسندیدہ ہے اور یہ بات محقق ہے۔ ہم اہل

سنت و الجماعت کا عمل صحابی کی سنت اور سنت حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے ان تینوں حدیثوں نمبر ۳۱-۳۰-۲۹ پر عمل کرتے ہوئے ہم لوگ اذان سے پہلے اور بعد میں الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ و آل علیک و اسحاق یا ختم النبیین پڑھتے ہیں۔ یہ مقام عشق ہے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی آیات قرآنی اور دیگر دعائیں و وظائف مختلف اوقات کی دعاؤں کی فضیلت بیان فرمائیں ہیں چنانچہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشق تھا جو ان کے رگوریشہ میں سمایا ہوا تھا اس وجہ سے سب دعائیں و وظائف کی جگہ درود سلام کو مقدم سمجھ کر اپنا سارا وقت صلوٰۃ و سلام میں گزارتے تھے۔ مثال نمبر کتاب الصلوٰۃ صحیح مسلم شریف ص ۶۹۳-۶۹۴

عشق صحابہ کرام

وعن ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکہ وهو بالابطح فی قبلۃ له حمراء من ادم قال فخرج بلال بوضوئہ فممن نائل وناضح

حضرت ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ مقام بطنح میں سرخ چمڑے کے خیمہ میں تشریف فرما تھے اس وقت حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر باہر نکلے لوگوں نے اس پانی کو لیا کسی کو پانی مل گیا اور جن کو نہ ملا وہ دوسروں کے ہاتھوں پر ہاتھ مل کر اپنے چہروں پر ملتے تھے۔

اس حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل پانی کا تبرک حاصل کرنے کا ثبوت ہے اس کی تائید بخاری شریف میں ہے۔ بخاری شریف جلد پہلی ص ۳۷۹ امام محمد اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ التوفی ۲۵۶ھ

وعن عروۃ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرمق اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعینہ قال فواللہ ما تنخم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخامۃ الا وقعت فی کف رجل منهم فذلک بہا وجہہ

وجلدہ واذا امرہم ابتدروا امرہ وان توضاء النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کادو یقتلون علی وضوہ

حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں جب قریش مکہ نے مجھے صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا تو میں غور سے صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا تھا خدا کی قسم جب آپ ناک صاف کرتے ہیں یا پانی بنی مبارک میں ڈالتے ہیں تو کوئی نہ کوئی صحابی ہاتھ آگے بڑھا کر اس رینٹ مبارک کو لے کر چہرے پر مل لیتا ہے جب آپ وضو فرماتے ہیں تو آپ کے وضو کے پانی کو حاصل کرنے کیلئے صحابہ اس طرح جھپٹ پڑھتے ہیں گویا کہ ایک دوسرے کو قتل کر دیں جب آپ حجامت بنواتے ہیں تو آپ کا ایک بال بھی زمین پر گرنے نہیں دیتے جب آپ کوئی حکم فرماتے ہیں تو سب اس کی تعمیل میں دوڑ پڑھتے ہیں جب آپ گفتگو فرماتے ہیں تو آپ کے سامنے تمام صحابہ سر جھکا کر نظریں نیچی کر کے آہستہ بولتے ہیں ازرائے تعظیم جب عروہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ قریش مکہ کے پاس واپس گئے تو انہیں کہا کہ اے قریش مکہ میں کسریٰ قیصر اور نجاشی بادشاہ، شاہ فارس، شاہ روم، شاہ حبشہ کے پاس گیا ان کی دور حکومتیں دیکھیں بخدا میں نے ہرگز کوئی بادشاہ زمین پر اتنا محترم محترم مکرم نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھیوں نے اس قدر تعظیم و توقیر کی ہو جتنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے آپ کی تعظیم و توقیر کی ہے خدا کی قسم میں نے ایسی قوم دیکھی ہے جو کبھی بھی اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں چھوڑے گی وہ ہمیشہ آپ کی عزت تعظیم تھیر کرتے رہیں گے۔ اس اپنے قاصد کی خبر سن کر ان کے حوصلے پست ہو گئے۔ عشق رسول صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رگ و ریشہ میں سما یہ ہوا تھا اور ان کی نگاہوں میں حسن یار کے جلوے تھے ان کا ہر عمل تسلیم و رضا کی عملی تفسیر تھا جن کا ہر قدم سنت رسول پر اٹھتا تھا جن کا ہر سانس ذکر صلوة و سلام میں محو تھا احکام الہی کی تعمیل سیرت نبوی کی پیروی ان کے رگ و ریشہ میں سمائی ہوئی تھی اور دل و دماغ اور جسم و روح پر کتاب و سنت کی حکومت تھی اسی عشق کامل کے طفیل صحابہ کرام کو دنیا میں اختیار و اقتدار اور آخرت میں عزت و وقار ملا۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

قارئین کرام! ریٹھ طبعاً مکروہ اور گھناؤنی ہوتی ہے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی عام آدمیوں کی طرح ہوتے اور ریٹھ آپ کی بھی عام شیروں کی طرح ہوتی تو کیوں صحابہ کرام اس کے حصول کیلئے اس قدر بے تاب نہ ہوتے اور جب ریٹھ مبارک برف سے زیادہ شفاف ہو مشک و عنبر سے بہتر خوشبودار ہو شہد سے زیادہ میٹھی ہو تو کون بد بخت انسان ہوگا جو اس کے حصول کی خواہش نہ رکھتا ہوگا۔ ریٹھ تو دور کی بات ہے آپ کا پیشاب مبارک بھی طیب و طاہر تھا۔ آپ کا خون اور آپ کے فضلات کریمہ طاہر ہیں۔

روایت: علامہ سیوطی مسند ابو یعلیٰ، حاتم، دارقطنی، ابو نعیم کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں۔

عشقِ محبت

عن ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الیل ابی فخارة فی جانب البیت فبال فیہا فقامت من الیل وانا عطشانة فشربت ما بینہا فیہا اصبح اخبرته فضحک وقال انک لن تشتکی بطنک بعدیومک هذا ابداء

حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن رات کو اٹھ کر گھر کی ایک جانب گئے مٹی کے برتن میں پیشاب کیا کچھ دیر بعد میں اٹھی پیاسی تھی میں نے پیشاب کو پانی سمجھ کر پی لیا صبح آپ کو خبر ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں پیاسی تھی پانی سمجھ کر اسے پی لیا جو بہترین خوش ذائقہ تھا آپ میری بات سن کر ہنس پڑھے اور فرمایا آج کے بعد تمہیں کبھی پیٹ کی تکلیف نہ ہوگی۔

آپ کا خون مبارک طیب طاہر

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ احد میں آپ کا دانت مبارک شہید ہو گیا تھا تو جب خون ماہِ جمین سے گرنے لگا تو حضرت مالک ابن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگے بڑھ کر خون کو چوس لیا زمین پر نہ گرنے دیا تو حضرت ابو سعید خذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں آپ نے اس وقت فرمایا من اردا ان ینظر

الی رجل من اهل الجنة فليظن الی هذا جو شخص چاہتا ہے کہ میں جنتی آدمی کو دیکھوں وہ اس شخص یعنی مالک ابن سنان کو دیکھ لے۔

بحوالہ: علامہ زرقانی علی المواہب ص ۲۳۰ ج ۲ المتوفی ۱۱۲۲ھ اور علامہ احمد ابن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے۔

ایک قریشی غلام نے آپ کا خون مبارک پی لیا تھا

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی تکلیف کی وجہ سے پھپھنے لگوائے تو ایک قریشی غلام کو کہا کہ اس کو باہر پھینک آؤ تو اس نے باہر جا کر زمین پر گرانا مناسب نہ سمجھا اس کو ازرائے محبت عشق پی گیا جب حضور نے پوچھا تو عرض کیا یا رسول اللہ میرے عشق نے گوارہ نہ کیا کہ اس پاک خون کو زمین پر گراؤں میں نے پی لیا ہے تو اس وقت آپ نے فرمایا۔

قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذهب فقد افزات نفسك من النار جاتجہ جہنم کی آگ نہ جلائے گی آپ نے اسے دعا نجات دی خوشخبری جنت کی دی۔ زرقانی ص ۲۲۹ ج ۲ خصائص کبریٰ۔

علامہ ابن عابدین شامی حنفی المتوفی ۱۲۵۲ھ الفتاویٰ الحامد یہ ص ۳۶۵ ج ۲ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل طاہر ہیں جیسا کہ ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کا پیشاب مبارک پی لیا تو آپ نے فرمایا تمہارے پیٹ میں قیامت تک تکلیف نہ ہوگی اور پیٹ کو جہنم کی آگ نہ جلائے گی اس حدیث کو دارقطنی نے صحیح قرار دیا ہے اور ابو جعفر امام ترمذی المتوفی ۲۷۹ھ نے بھی بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خون پاک ہے کیونکہ ابو طیبہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دفن کرنے کے لئے دیا تو انہوں نے اس کو پی لیا اور اس وقت حضور نے فرمایا جس شخص کے خون کے ساتھ میرا خون مل جائے گا وہ جہنم میں نہیں جائے گا یہ حدیث صحیحہ کی کتابوں میں موجود ہے اور ان کو ہمارے حنفی شافعی مالکیوں اور حنبلیوں کے فقہاء کرام نے اپنی اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔

حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا حضور کے خون مبارک کی بابت تو فرمایا میں نے خود پی لیا تھا اور جس کے خون میں آپ کا خون ہوگا

اس کو جہنم کی آگ نہ جلائے گی۔

خصائص کبریٰ ص ۶۸ ج ۱، بزاز ابو یعلیٰ، امام بیہقی م ۴۵۱ھ، قاضی عیاض شفاء شریف
م ۵۲۲ھ، زرقانی ج ۲۳۰ ج ۴

تفسیر نعیمی پارہ ۵: شہید کی موت غسل نہیں توڑتی۔ نبی کی نید وضو نہیں توڑتی اور نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات امت کیلئے پاک طاہر طیب ہیں اور شہید کا خون وقت
شہادت کا پاک ہے۔ یہ خصوصیت بھی آپ میں موجود تھی مسند مفسرین کرام نے تصریح
کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بشر بھی ہیں اور نور بھی ہیں۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا
سوال کرنے پر جواباً فرمایا یا جابر ان اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نیک من
نورہ اور دوسرا فرمان خداوند قل انما انا بشر مثلکم آپ کہہ دیجئے کہ میں ظاہر
صورت شکل میں تمہاری مثل ہوں اور نہ میں خدا ہوں نہ تم خدا اور مر یا معبود اور تمہارا
معبود ایک ہی ہے میں بھی اسی کی عبادت کرتا ہوں تم بھی اسی کی عبادت کرو اس عقیدہ
میں میں تمہاری مثل ہوں ورنہ نہیں۔ نہ صورت نہ سیرت نہ کمال نہ جمال نہ شان نہ مقام
نہ شریعت کی حدود میں مقید ہوں تم مقید ہو تم میں خصوصیت اور ہے مجھ میں خصوصیت اور
ہیں میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے میں وہ سنتا ہوں تم نہیں سن سکتے میری طرف
وحی آتی ہے تمہاری طرف نہیں اور نہ میں خدا ہوں نہ میں خدا سے جدا ہوں میں اللہ کا
حبیب ہوں۔ کئی دفعہ آپ نے فرمایا ای کم مثلی تم میں سے کون ہے میری مثل اور سیدنا
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: یا ابابکر صدیق لم یغرفنی حقیقۃ من
غیر ربی میری حقیقت کو میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

کہا طاقت کسی بشر کو کہ مدح مصطفیٰ ٹھہرے
مدح ذات پاک احمدی جب کہ خود خدا ٹھہرے
حضور سر وحدت ہیں کوئی رمز ان کی کیا جانے
شریعت میں تو بندہ ہیں حقیقت میں خدا جانے
علم پڑھیاں اشرف نہ ہوں جہڑے ہوں اصل کہینے
سونا پتلوں مول نہ تھیدا بھاویں لکھ جڑیئے گھننے

شوم کولوں کدی داد نہ ملسی بھاویں ہون لکھ خزینے
بنا عشق نبی دے نہ جنت ملسی بھاویں مرے وچ مدینے

اول ما خلق الله نوری (ترمذی) نور وقت وادت میری والدہ صاحبہ سیدہ آمنہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔ خراج من
بطنی نور۔

خلاصہ عشق

حدیث نمبر ۳۱ مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے دل میں محبت نبی عشق رسول تھا اس لئے آپ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا ما
شعت فان زدته فهو خیر لک عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تمام دعاؤں
کی جگہ درود سلام ہی پڑھوں گا آپ نے فرمایا جب ایسا کرے گا اور دعاؤں کی بجائے
درود سلام ہی پڑھے گا تو یہ تمہارے فکر و غم مٹانے کیلئے کافی ہوگا اور تمہارے گنہ بخش
دیئے جائیں گے۔ لہذا یہ مقام عشق و محبت ہے۔ کہ محبت دائل کی محتاج نہیں ہوتی۔ یہ امر
واقع ہے کہ محبت کی تپش اور عمل کا نور جب ملتے ہیں تو تب دین کامل بنتا ہے اگر ایک
چیز بھی رہ جائے یا کم ہو جائے تو دین مکمل نہیں ہوتا۔

۔ محمد کی غلامی دین حق کی شرط اول ہے
اگر ہو اس میں خالی تو سب کچھ نامکمل ہے

حدیث: من صل علی فی الكتاب لم تنزل الملائكة تصلی مادام اسمی
آپ نے فرمایا جس نے وقت کتابت میں جہاں میرا نام آئے صلوٰۃ و سلام لکھا اور پڑھا
اس پر ہمیشہ فرشتے درود و سلام بھیجا کریں گے جب تک میرا نام کے ساتھ صلوٰۃ و سلام
لکھا رہے گا۔ یہ ہے شان محبوبیت مقام ارفع و اعلیٰ۔

روایت: شفاء شریف قاضی عیاض المتوفی ۵۴۴ھ شرح شفاء شریف ملا علی قاری
المتوفی ۱۰۱۳ص ۳۶۱ ج ۳

میں درود سلام کے مستحب مقامات کے شمار میں بوقت اذان صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا
مستحب ہے۔ اذان کے ساتھ صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا رواج تھا۔ القول البدیع ص ۱۹۲

فتاویٰ احمد بن حنبلؒ ص ۱۳۱ جلد پہلی۔

آج سے (۱۲۱۲ھ ۵۸۹ھ) ۸۳۲ سال قبل بھی رواج تھا۔

الا صبح والجمعة فانهم يقدمون ذالك فيها على الاذان امر
الموذنين بالصلوة والتسليم على رسول الله صلى الله عليه وسلم الى انى قال
امربها اهل الامصار والقرى فجزاه خيراً عادل بادشاه صلاح الدين ايوبي رحمه الله
عليه المتوفى ۵۸۹ھ نے موذنوں کو امر فرمایا ہوا تھا کہ اذان کے اول آخر میں رسول اللہ
صلى الله عليه وسلم پر الصلوة والسلام پڑھنے کا حکم دیا ہوا تھا اور تمام شہروں دیہاتوں اور
قبضوں میں رہنے والوں کو اس کا امر فرمایا ہوا تھا اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمادے
آمین ثم آمین پس اس سے معلوم ہوا کہ اذان کے ساتھ صلوٰۃ و سلام پڑھنا مسلمانوں اور
عشق رسول رکھنے والوں کا طریقہ رواج پہلے کا مروج ہے کوئی نئی ایجاد نہیں۔ یہ بادشاہ
بھی حضور اکرم صلى الله عليه وسلم کا عاشق تھا اور اس کا عمل بھی حضرت سیدنا بلال رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے طریقہ پر تھا اور حدیث نمبر ۲۹-۳۱ پر تھا۔

اس نیک مومن بادشاہ نے ۵۲ سال حکومت کی ہے مصر، شام، فلسطین وغیرہ پر

۱- ہر اچھے کام سے قبل و آخر درود و سلام پڑھنا مستحب اور استیجاب ہے

القول البدیع ص ۱۷۱ تفسیر روح البیان جلد ۳ ص ۱۵۱ و عندا ابتداء کل امر ذی
بال افقل کل کلام ہر اچھے کام شروع کرنے سے پہلے درود شریف پڑھنا مستحب ہے
ذریعہ خیر و برکت ہے۔ سات اوقات میں درود سلام پڑھنا مکروہ ہے۔ (۱) صحبت کے
وقت جب بے پڑا ہو (۲) پیشاب پاخانہ کے وقت (۳) فروخت کے وقت (۴) ٹھوکر
کھانے کے وقت (۵) ذبح کے وقت (۶) چھینک کے وقت قرآن مجید کی تلاوت کے
درمیان۔

انه تعالى لم يوقت ذالك يشمل سائر الاوقات ان سات اوقات کے
علاوہ باقی تمام اوقات میں پڑھنا جائز اور مستحب ہے بیشک اللہ تعالیٰ نے اس امر صلوٰۃ کا
وقت معین نہیں فرمایا تا کہ تمام اوقات کو شامل رہے بحوالہ شرح شفاء شریف ملا علی قاری
رحمۃ اللہ علیہ المتوفى ۱۰۱۳ھ

(۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اللہ وملتکته یصلون علی النبی اس آیت کی تفسیر میں ہے کہ وفی صلوتکم ومساجدکم وفی کل موطن یعنی اپنی نمازوں اور مسجدوں اور ہر مقام میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھو لہذا مطلقاً ہر جگہ ہر وقت پڑھنا جائز ہے جس میں اذان کا وقت مقام بھی شامل ہے۔
(بحوالہ جلاء الافہام ص ۲۵۲)

(۳) فتاویٰ عزیز یہ نذیریہ جلد پہلی ص ۳۶۵ میں ہے کہ یہ بھی حکم خدا اور رسول اللہ کا ہے جہاں خاص حکم شرعی نہ ہو وہاں عام حکم شرعی سے استعلال کرنا جائز ہے۔ بلفظ فتاویٰ شامی جلد ۱ ص ۵۱۸ طحاوی علی المراقی بحر الرائق ج ۱ ص ۳۲۶ فاسیۃ الاوطار ج ۱ ص ۲۳۲ بہار شریعت ج ۳ ص ۸۶ مدارج النبوت ج ۱ ص ۳۲۳ در المختار ج ۱ ص ۵۹ وغیرہ وغیرہ اس کے علاوہ بھی محدثین مفسرین کرام کے حوالہ جات کافی ہیں میں اس پر اکتفا کرتا ہوں۔

پیمانہ فضیلت

جو شخص چاہے کہ اس کا ثواب بہت بڑھے پیمانہ میں ناپا جائے تو وہ اس طرح صلوٰۃ پڑھے۔

اللهم صل علی محمد النبی وازواجه امہات المومنین وذریتہ
واہل بیتہ کما صلیت علی ابراہیم انک حمید مجید
(راہ ابوداؤد علامہ سخاوی التوفی ۹۰۲ھ)

حوض کوثر کا جام

جو شخص حوض کوثر سے بھر پور پیالہ پینا چاہے وہ اس درود شریف کو پڑھے۔
اللهم صل علی محمد وعلی آلہ واصحابہ واولادہ وازواجه وذریتہ
واہل بیتہ واصحابہ وانصارہ واشیاعہ ومحبہ وامتہ وعلینا اجمعین اس
حدیث کو قاضی عیاض نے در شفاء شریف میں لکھا ہے۔

۸۰ سال کے گناہ معاف

جو شخص بروز جمعہ عصر کے بعد ۸ دفعہ یہ صلوٰۃ پڑھے اسی سال کے گناہ معاف اسی سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جاتا ہے۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم صل علی محمد النبی الامی وعلی الہ وسلم تسلیماً اللہم صل علی محمد عبدک ونبیک ورسولک النبی الامی ۰ اور درود شریف خضریٰ یہ ہے جس پر نقشبندیوں حضرات کا صبح و شام کا وظیفہ ہے۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم ۰ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف الفاظ سے مختلف آقا کی فضیلت بیان فرمائی ہے اور درود ابراہیمی خاص نماز میں آخری قعدہ میں آخر پر اور قعدہ میں پہلے آقا نام دار تاجدار انبیاء محبوب مکرم نور مجسم فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلے سلام بعد میں درود ابراہیمی پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

قیامت کے دن میرے نزدیک سب سے وہ شخص قریب ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود و سلام پڑھنے والا ہوگا۔ اور آپ نے فرمایا ایک دفعہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام حضرت اسرافیل علیہ السلام اور حضرت عزرائیل علیہ السلام میری خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص آپ پر ۱۰ مرتبہ یہ درود شریف پڑھے گا میں اس کا ہاتھ پکڑ کر بجلی کی طرح پل صراط پر گزروں گا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

حضرت میکائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے عرض کی یا رسول اللہ میں اس کو حوض کوثر سے پانی پاؤں گا۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن سر سجدہ میں رکھوں گا جب تک اس کی مغفرت اللہ تعالیٰ نہ فرمائے گا میں سر نہ اٹھاؤں گا۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی روح اس طرح قبض کروں گا جس طرح انبیاء علیہم السلام کی قبض کی جاتی ہے درود سلام ہمیشہ پڑھنے والا اللہ کی امان میں رہتا ہے۔

چھ لاکھ درود شریف کا ثواب

(۱) حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت نقل کی ہے کہ اس درود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ درود و سلام کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم: اللہم صل علی سیدنا و مولانا محمد
عدد ما فی علم اللہ صلوة دائمة بدوام ملک اللہ۔

(۲) تاجدار عرب و عجم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ درود شریف پڑھے تو اسی وقت اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم صل علی سیدنا و مولانا محمد و علی آلہ وسلم۔

(۳) دیدار سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم: جو شخص ہر شب جمعہ و جمعرات اس درود شریف پابندی سے ایک سے سات مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت حضور کا دیدار ہونا اور قبر میں داخل ہوتے وقت آپ کا دیدار اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رحمت کے پروں میں چھپالیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم: اللہم صل وسلم و بارک علی سیدنا و
مولانا محمد النبی الامی الحیب العالی القدر العظیم الجاہ
و علی آلہ و صحبہ وسلم

(۴) ابن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس درود شریف کو پڑھے اس کے لئے میری شفاعت واجب وہ جاتی ہے وہ یہ ہے۔

اللہم صل علی محمد و انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیامة

روحانی تربیت کا مجرب نسخہ

(۵) اس درود شریف کو آیت کرسی کے ساتھ ملا کر پڑھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور شفاعت نصیب ہوتی ہے اور آپ اس کی روحانی تربیت فرماتے ہیں۔

اللهم صل وسلم على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد في كل لمحة ونفس بعدد كل معلوم لك

(۶) گیارہ ہزار کے برابر درود شریف کا ثواب ایک دفعہ پڑھنے سے۔

بسم الله الرحمن الرحيم اللهم صل على سيدنا محمد وعلى اله
صلاة انت لها اهل وهو لها اهل

درود شریف برائے کشادگی رزق

(۷) حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص یہ درود شریف ہر روز پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے مال میں اس کے رزق میں خیر و برکت خوب بڑھائے گا یہ ہے۔ بسم الله الرحمن الرحيم اللهم صل على محمد عبدك ورسولك وصل على المومنين والمومنات والمسلمين والمسلمات۔

(۸) تین تین مرتبہ صبح و شام یہ درود شریف پڑھنے سے زبردست دینی و دنیاوی کامیابی ملتی ہے۔ بسم الله الرحمن الرحيم اللهم صل على محمد وعلى اله واصحابه بعدد ما في جميع القرآن عرفاً حذفاً وبعده كل حرف الف الف الف

درود ہزارہ

(۹) اللهم صل على محمد وعلى آل محمد بعدد كل ذرة مائة الف الف مرة وبارك وسلم

(۱۰) تمام مخلوق کے اعمال کے برابر ثواب چاہے۔ حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر روز صبح و شام دس مرتبہ یہ درود شریف پڑھتا ہے تو ان کو تمام

مخلوق کے نیک اعمال کے مثل ثواب حاصل ہوتا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم: اللهم صل على محمد النبي عدد من
صلى عليه من خلقك وصل على محمدن النبي كما ينبغي لنا ان
نصلى عليه وصل على محمد النبي كما امدتنا ان نصلى عليه ۞

درود شریف حل المشکلات

(۱۱) اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا محمد قد ضاقت حیلتی
وادرکنی یا رسول الله ۞ جو شخص ہر روز یہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی
برکت سے تمام مشکلات آسان فرمائے گا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
میرے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا ہے جب تک اس کتاب میں میرا نام موجود
رہے گا فرشتے اس کے گناہوں کی معافی اور رحمت کی دعا کرتے رہیں گے آپ نے
فرمایا جتنا درود و سلام کثرت سے پڑھے گا اتنی ہی محبت عشق میرا تمہارے دل میں پیدا ہو
گا۔ اسی محبت عشق کی وجہ سے قبر میں مجھے فوراً پہچان لوگے۔ یہ بے مقام ارفع اعلیٰ یہ ہے
شان محبوبیت۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا احمد رضا خاں صاحب قبضہ رحمتہ اللہ نے بھی اظہار
عقیدت و عشق کی عکاسی فرماتے ہوئے کتنے نفیس انداز میں فرمایا ہے۔
تیری خلق کو حق نے جمیل کہا تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا
نہ ہوا ہے نہ ہوگا نہ ہو کوئی مثل تیرا تیرے خالق حسن داد کی قسم

صحابہ کرام کا عقیدہ آپ بے مثل ہیں

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ
نے جس طرح کمال سیرت میں تمام اولین و آخرین سے ممتاز اور افضل اجمل اکمل
اشرف فضائل جلیلہ اوصاف حمیدہ مراتب رفیعہ کے ساتھ اعلیٰ بنایا ہے اسی طرح آپ کو
کمالات روشن ترین معجزات و کرامات اور شان محبوبیت سے نوازا اور بے مثل بے مثال
پیدا فرمایا۔ حضرت اصحاب کرام جو دن رات سفر حضر میں جمال نبوت کی تجلیاں دیکھتے

رہے ان کو بھی یہی کہنا پڑا۔ لم یخلق الرحمن مثل مُحَمَّد اَبداً و علمي انه لا يخلق۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل پیدا فرمایا ہی نہیں اور ہم بھی جانتے ہیں کہ وہ کبھی بھی پیدا نہ کرے گا۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمۃ اللہ کے چھوٹے بھائی حسن رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نذرانہ عقیدت یہ ہے۔

اللہ اللہ شہ کونین جلالت تیری فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری حضور سید المرسلین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہی تو خدا کی خدائی میں جلوہ گر نظر آ رہی ہے۔

چشم بصیرت سے دیکھوں تو یہ کہنا پڑے گا چاند رب کا ہے چاندنی مصطفیٰ کی ہے سورج رب کا ہے چمک مصطفیٰ کی ہے یا رسول اللہ کہکشاں رب کی ہے دمک تیری ہے ستارے رب کے ہیں چمک تیری ہے فرشتے رب کے ہیں خادم تیرے ہیں کرسی اس کی ہے عزت تیری ہے عرش رب کا ہے مسند تیری ہے۔ لوح محفوظ اس کی ہے قلم تیری ہے قلم اس کا ہے تحریر تیری ہے کوثر اس کی ہے وراثت تیری ہے عرش اس کا ہے قدم تیرے ہیں مخلوق اس کی ہے امت تیری ہے جنت اس کی ہے ملکیت تیری ہے آسمان اس کا ہے چرچے تیرے ہیں بخشش رب کی ہے شفاعت تیری ہے۔ جہان اس کا ہے صدقہ تیرا ہے کرم اس کا ہے رحمت تیری ہے خدائی اس کی ہے مصطفائی تیرے ہیں۔

اللہ اللہ شہ کونین جلالت تیری
فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری
عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ ہے دھوم دھام
کان جدھر لگائے تیری ہی داستاں ہے

کرو کرم تیرے نام پہ جان فدا پس اک جان کیا دونوں جہان فدا
نہیں دونوں جہاں سے بھی جی پھرا کیا کروں کروں جہاں نہیں

عشق صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین یار غار مجتبیٰ جانشین مصطفیٰ راز دار نبوت جان نثار اسلام
سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں بے انتہا محبت عشق تھا ایک روز حضور
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے انور کو دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ فداک
ابی و امی۔

تمہارے حسن کا کونین میں جواب نہیں

غروب ہوتا کہیں بھی یہ آفتاب نہیں

فلا وربک العرش جن کو ملا آپ سے ملا جو کچھ ملا جتنا ملا صدقہ تیرا یا رسول

اللہ

دربار نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کا مقام حضوری بہت بڑا بلند تھا حضور کی عشق
محبت میں اپنا سب کچھ یعنی مال اولاد گھر بار وطن جان قربان کر دیا تھا اور جان کا نذرانہ
بھی غار ثور میں پیش کر دیا۔

بحوالہ درمنثور اور تفسیر روح البیان میں سید المفسرین حضرت عبداللہ ابن عباس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ جب محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم

کے ہمراہ غار ثور میں تھے جان کا نذرانہ دینے کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم مجھے پیاس بہت لگی ہے پانی مانگا آپ رحمت اللعالمین نے فرمایا۔ اذهب الی

صدر الغار فانطلقت فشربت ماء اضکی من العسل وایض من اللبن وازکی

تمر اطة من المسک شربت قال ابوبکر نعم یا رسول اللہ علیہ وسلم ان اللہ

تعالیٰ امر الملک المورکل بانہار الجنة ان احرق نہراً من الجنة الفردوس

الی صدر الغار شربت ابوبکر قال ابوبکر ولی عند اللہ الذی بعثنی بالحق نبیاً

لا یدخل الجنة فبفضک ولو کان له عمل سبعین نبیاً ۵

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چلے جاؤ غار کے کونے میں پس حضرت ابوبکر

صدق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غار کے ایک کونہ میں جا کر پانی نہر کا پیا جو شہد سے مینھا

دودھ سے زیادہ لذیذ مزے دار سفید تھا مشک عنبر سے زیادہ خوشبو دار تھا جب واپس آئے

تو حضور نے پوچھا اے ابوبکر پانی پیا ہے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں نہر کیسی اس غار میں تو آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت کے فرشتوں کے سردار کو حکم دیا کہ نہر فردوس کو کھود کر غار کے اندر جاری کر دو تاکہ میرے حبیب کا ساتھی جان نثار اسلام پانی پی لے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے قدموں پر سب کچھ قربان کر دوں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک میرا اس قدر درجہ منزلت ہے آمنہ کے ال رب کے دلدار امت کے منجوار رحمت پروردگار شفیع روز شمار نے فرمایا ہاں اے ابوبکر صدیق قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے کہ نہ داخل ہوگا جنت میں وہ شخص جو بغض کینہ رکھے اپنے دل میں تیرا اگرچہ اعمال صالح اس کے ستر نبیوں کے عمل کے برابر کیوں نہ ہوں۔

بن گئے غلام جہڑے شاہ ابرار دے

دیکھ لئے نظارے اوہناں پروردگار دے

فلا وربک العرش جن کو ملا جو کچھ ملا جتنا ملا صدقہ تیرا یا رسول اللہ ﷺ

رتبہ بیان کراں کی اس محبوب دا ثانی نہ کوئی ہے آمنہ دے ال دا

اور یہ ہے شان صدیقیت اللہ رسول اللہ کے دربار میں اور جو سرور کائنات محبوب

مکرم نور مجسم فخر دو عالم صدر کائنات بدر موجوداد بلند رتبہ سلطان آقا صاحب برہان خواجہ

کوین رسول الثقلمین ماہ آسمان دلبری آفتاب فلک پیغمبر بہترین امت کے مقتداء شفاعت

کی بلند یوں کے ہما صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت کینہ بغض حسد رکھنے والا نیک صالح اعمال

کے سبب کیسے جنت میں جا سکتا ہے وہ قطعاً جنت میں نہیں جا سکتا وہ پکا منافق ہے ص ۱۶۷

حدیث ۱۹ پڑھ کر علامات ذہن نشین کر کے عبرت حاصل کریں اور اپنے عقیدہ کو ٹھیک

کریں کیونکہ اچھا عقیدہ تمام عبادات اور اعمال کی بنیاد ہے۔ کامل ایمان مکان کی بنیاد

اچھا عقیدہ ہے جس میں عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔ عقیدہ بنیاد ہے۔ چار دیواری

عبادات ہے۔ چھت اچھے اعمال ہیں جس مکان کی بنیاد خراب ہو وہ مکان ناقص کھوکھلا

ہے جیسے کہ حدیث نمبر ۱۹ میں تشریح ہے اس لئے کسی کی عبادات کی طرف نہ دیکھیں اس

کے اچھے نیک اعمال بیٹھی بیٹھی ہاتوں کی طرف نہ دیکھیں مگر دیکھیں تو اس کا عقیدہ دیکھیں

کیا دیوں نبیوں کے فضائل حمیدہ اوصاف جلیلہ مراتبہ رفیعہ دار معجزات و کرامات کا منکر یا

اس پر نقطہ چینی یا علم مالکان و مالکون کے اندر کمی تو نہیں کرتا آپ کا کامل اکمل اجمل علم پر پورا یقین کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناء نعت خوانی اپنی زبان سے بیان کرتا ہے۔ اور پارہ ۲۲ آیت ان اللہ و ملائکتہ میں جو دو حکم ربانی ہیں۔ ایک صلوٰۃ اور دوسرا تاکیداً حکم سلام کا جو ہے ان دونوں پر اس کا عمل ہے یا حسد بغض کینہ کی وجہ سے ایک پر عمل ہے اور دوسرے کا منکر تو نہیں ہے کیونکہ قرآن کے ایک حکم کا انکار سب قرآن مجید کا انکار ہے۔ میں کہتا ہوں ہم اپنی بصیرت تیز کریں عشق صحابہ کرام کے واقعات میں مشاہدہ کریں چشم تصور سے لوح دل پر ان کے پاکیزہ عشق کا نقشہ اتاریں۔ کیونکہ فرمان رسول ہے۔ اصحابی کالنجوم فباہم اقتدیم اهتدیتم ہے۔

میرے اصحاب ستاریوں کی مانند ہیں جس نے ستار کی راہ پر قائم ہوا وہ ہدایت پا گیا
 وہ اصحاب جنہیں ہر صبح عید ہوتی تھی
 خدا کا قرب حاصل تھا نبی کی دید ہوتی تھی
 وہ اصحاب رشد و ہدایت کے روشن ستارے تھے
 آفتاب نبوت کے نوری منارے تھے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشق مصطفیٰ ﷺ

مرات شرح مشکوٰۃ شریف باب المعجزات ص ۲۰۳

وعن ابو ہریرۃ و کنت امرا مسکیتنا الزم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علی ملی بطنی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسکین آدمی تھا مجھے دنیاوی کوئی کام نہیں تھا حضور کی خدمت میں رہنا میرا مشغلہ تھا چہرہ انور تکتے رہنا میرا کاروبار تھا حضور کا آستانہ میرا بازار تھا یہ ہی میرا باغ بہار تھا۔ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوماً لن یبسط احد منکم ثوبہ حتی افضی مقالتی ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ تم میں سے کوئی اپنا کپڑا پھیلا دے حتیٰ کہ میں اپنا یہ کلام پورا کر لوں پھر وہ اپنے سینے سے لگائے پھر کبھی میرا کلام نہ بھولے گا۔

ایک دن دریا عطاء رحمت موجزن تھا لوگوں کو قوت حافظہ تقسیم فرما رہے تھے فرمایا

کوئی ہے جو اپنا کپڑا بچھائے ہم ایک دعا پڑھتے ہیں جب وہ دعا ختم ہو جائے تو وہ یہ کپڑا اپنے سینے سے لگائے ان شاء اللہ اس کا حافظہ بہت قوی ہو جائے گا۔ خیال رہے کہ تھوڑی چیز ہاتھ پھیلا کر لی جاتی ہے مگر بڑے سخی کی بڑی عطا چادر پھیلا کر سمیٹی جاتی ہے یہاں چادر پھیلانے کا حکم دیا گیا معلوم ہوتا ہے کہ عطا بڑی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم صفات انسانیہ بھی عطا فرماتے ہیں بحکم پروردگار۔ میں نے اپنی چادر آپ کے آگے بچھا دی آپ نے کچھ پڑھ کر پھوک دیا میں نے وہ چادر سمیٹ کر سینے پر لگالی اس کے بعد جو آپ سے سنتا نہ بھولتا۔ اس لئے آپ کی روایات کثیر ہیں۔ حدیث ۴۳۶۰ مردی ہیں عمر ۸۷ سال مدفون جنت البقیع میں۔

مالک کونین ہیں پاس کچھ رکھتے نہیں
خالی ان کے ہاتھ میں دونوں جہاں کی نعمتیں ہیں
مالک ہیں خزانہ قدرت کے جو جس کو چاہیں دے ڈالیں
دی خلد جناب ربیعہ کو بگڑی لاکھوں کی بنائی ہے
جو منکر ہے ان کی عطاؤں کا وہ یہ بات بتائے تو
کون ہے وہ جس کے دامن میں اس در کی خیرات نہیں
وہ خدا نہیں بخدا نہیں وہ خدا سے پھر بھی جدا نہیں
وہ ہیں کیا مگر کیا نہیں یہ محبت حبیب کی بات ہے
جتنا بھی دیا سرکار نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں
یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

عشق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ انگوٹھے چومنا بوقت اذان

صلوة المسعودی جلد دوم باب ہشتم مقاصد حسنة فی الاحادیث امام علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ التوفی ۹۰۲

روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال من سمع اسمی فی الاذان
ووضع ابهامته علی عینہ فانا طالبہ فی صفوف القیمة وقائداہ الجنة
ترجمہ: فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے سنا نام میرا اذان میں
انگوٹھے چوم کر اپنی آنکھوں پر لگائے میں اس کا اول صف میں طالب ہوں گا۔
لگائے میں اس کا اول صف میں طالب ہوگا قیامت کے روز اور جنت میں میں

اس کا قائد ہوگا در الفردوس میں ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر تھا تو جب میں نے موذن کے اس کلمے کو کہ اشہد ان محمد رسول اللہ تو میں نے اپنے دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے اور کہا ھَلِّی اللہ علیہ وسلم قرأت یعنی بک یا رسول اللہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا۔ من فعل مثل ما فعل خلیلی قد وجبت له شفاعتی جس شخص نے ایسا کیا جیسے کہ کیا میرے خلیل نے بے شک واجب ہوگئی اس کیلئے میری شفاعت دیگر حوالہ جات علامہ شامی ۱۲۵۲ھ کنند العباد فتاویٰ صوفیہ کتاب الفردوس قبستانی بحر الرائق اور تفسیر روح البیان پارہ پ ۲۶ میں ہے کہ حدیث موقوف صحیح ہے چنانچہ ملا علی قاری المتوفی ۱۰۱۲ھ موضوعات کبیر میں ایسی عبارت منقولہ کے بعد فرماتے ہیں۔ قلت واذ ثبت رفعہ الی الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فیکفی للعمل بہ بقولہ علیہ السلام علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين۔ میں کہتا ہوں کہ جب اس حدیث کا رفع صدیق اکبر بن قناد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک ثابت ہے تو عمل کیلئے کافی ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر لازم کرتا ہوں اپنی او اپنے خلفاء راشدین کی سنت اور حدیث صحیح کے بعد درجہ حسن باقی ہے اگر یہ حدیث حسن بھی ہے تو تب بھی عمل کیلئے کافی ہے اگر حدیث ضعیف ہو تو حدیث ضعیف وہ ہوتی ہے جس کے اندر راوی کا ضعف ہو مگر فضائل نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر ضعیف روایت بھی قابل قدر ہے جیسا کہ سفر معراج کی اطلاع خبر آپ نے دی اور ابو جہل کافر نے سنی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا کر کہا مگر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تصدیق کر دی اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصدیق کر دی بحوالہ پ: وَالَّذِي جَاءَ بِالصَّدَقِ وَصَدَقَ بِهِ اَوْلَانِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ۔

عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

رتبا بیاں کراں کی اس محبوب دا ثانی نہ کوئی ہے آمنہ دے ال ال دا
حضرت علامہ امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ نبھانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب حجۃ اللہ
علی العالمین میں روایت نقل کی ہے کہ ان رجل بنی اسرائیل انه کان کلما نشراً

التورۃ ونظر الی اسمِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَهُ وَضَعَهُ عَلَى عَيْنِهِ فَشَكَرَتْ لَهُ ذَالِكَ وَوَعَفَرَتْ ذَنْبَهُ بِسُكْرِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَمَا أَنَّ شَخْصَ تَوْرَاتِ شَرِيفِ كِي تَلَاوَتِ كَر رِبَا تَهَا جِب نَام نَامِي اِسْمِ كَرَامِي نَبِي كَرِيمِ رُوْفِ الرَّحِيمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پَر پڑھی تُو مَجِبَتِ وَعَشَقَ مِصْطَفٰی مِیْنِ تَوْرَاتِ شَرِيفِ كُو اِثْهَا كَر اَآپِ كِے نَامِ مَبَارَكِ كُو چُومِ كَر اَنكھوں پَر لگایا اللہ تعالیٰ كُو اس كَا یہ عمل پسند آیا اللہ تعالیٰ نے اس كِے تمام گناہ معاف فرما دیے۔

رتبہ كراں كِي بیاں اس مَجُوبِ دَا ثانی نہ كُوئی ہِے آمَنہ دے لال دَا
حضرت آدم صلی اللہ علیہ السلام تین سو سال تِك بارگاہ ایزدی مِیْنِ عَرَضِ كَر تے رہے اللھم المَغْفِرُ لِي خَطِيئَتِي يَا اللهُ مِيرِي خَطَاءِ مَعَاْفِ كَر دے مگر خوش خبَرِي نہ ملی جب اس طَرَحِ فَرِيَادِ كِي اللھم اني اسئلك بحق محمد المَغْفِرُ لِي خَطِيئَتِي تُو اس وقت فرمان خداوندی ہوا كِيفِ اَرَفَا مُحَمَّدًا اے آدم تُو نے مِيرے مَجُوبِ كُو كِيسے پہچانا عرض كِي يَا اللهُ جب تُو نے مجھے پیدا كِيا تُو مِیْنِ نے اَنكھِ كُھُولِي تُو عَرَشِ كِے كِنَارِ پَر لَكْهَا ہوا تَهَا اَلَا اَلَا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ مِیْنِ نے دِكْهَا تَهَا تُو وہ مجھے یاد آیا ہِے مِیْنِ نے سوچا كہ جس كَا نَامِ مَبَارَكِ اللهُ تَعَالٰی نے اپنے نَامِ كِے سَاتھِ عَرَشِ عَظِيمِ كِے كِنَارے پَر لَكْهَا ہوا ہِے یہ نَامِ وَالَا اللهُ تَعَالٰی كُو سَبِّ مَخْلُوْقِ مِیْنِ سَبِّ سَبِّ سَبِّ زِيَادَہِ پِيَارَا ہِے۔ كِيوں نہ اس پِيَارَا كَا واسطہ دوں تُو اللهُ تَعَالٰی نے اپنے مَجُوبِ مَكْرَمِ مَحْتَرَمِ مَحْتَمِ كِے صَدَقَہِ خَطَاءِ مَعَاْفِ فَرَمَا دِي۔ بحوالہ علامہ ابن جوزي المتونى ٥٩٤ھ فلا وربك العرش جن كُو ملا آپ سے ملا۔ جو كچھ ملا جتنا ملا جس كُو ملا صدقہ تير يا رسول الله۔

اگر نَامِ مُحَمَّدِ رَانِيَا دَرْدِ شَفِيعِ اَدَمِ
نہ اَدَمِ يَافِتے تُو بَہِ نہ نُوحِ اَز غَرَقِ نَجِيْنَا
نہ اَيُّوبِ اَز بَلَاوَتِ نہ يُوْسُفِ حَشْمَتِ وَجَاوَتِ
نہ عِيسَى اَسْمَا مَسِيْحَا دَمُ نہ مُوسَى اَسْمَا بِيضَاءِ

يا رسول الله:

تيرا ناں ليندیاں دور ہوندياں بلاواں نے
تيرے ناں وچ مولا رکھیاں شفاواں نے

شاناں میرے مولا نے ودھایاں تیرے ناں دیاں
 عزتاں نہیں کجھیاں سو دایاں تیرے ناں دیاں
 جگ وچ پیاں نے دو بائیاں تیرے ناں دیاں
 ہر شے نے خوشیاں منایاں تیرے ناں دیاں

ابن انحویہ کثیر ابن مرآ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبعت ناقة ثمود الصالح فیرکبھا من عند قبرہ حتی یاتی المحشر قال معاذ انت ترکب الفخبار یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ترکبھا ابنتی وانا علی البراق اخذ صفت بن من دون الانبیاء یومئذ ویبعث لال علی ناقة من نوحی الجنة ینادی علی ظهرھا فاذا سمعت الانبیاء واممھا اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمد رسول الله وقالوا نحن نشهد علی ذالک وانا امتی یوم القيمة علی قوم مشرکین ما من الناس احد اودا له منا۔

حضرت کثیر ابن مررضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روز محشر اللہ تعالیٰ حضرت صالح علیہ السلام کی قبر شریف پر وہ اونٹنی بھیجے گا جو معجزہ والی تھی اس پر اسوار ہو کر عزت کے ساتھ میدان محشر میں آئیں گے آپ کے پاس جو اصحاب کرام بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فداک ابی امی یا رسول اللہ کیا آپ بھی اپنی ناکہ پر اسوار ہو کر میدان محشر میں تشریف لائیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اونٹنی پر میری لخت جگر نور نظر فاطمہ خاتون جنت اسوار ہو کر حوران جنت کے قافلہ میں جنت میں جائیں گی۔ اور میدان محشر میں اعلان ہوگا یوم الحشر ینادی تحت العرش رؤسکم و غضبوا ابصارکم حتی تمر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی الصراط فی الجنة =

عرش العظیم سے اعلان ہوا اے محشر والو اپنے سروں کو جھکا لو اور اپنی آنکھیں نیچے کر لو جب تک میرے محبوب مکرم محتشم کی لخت جگر پل الصراط سے گزر کر جنت میں نہ چلی جائے سبحان اللہ۔ یہ شان خاتون جنت کی ہے۔

اے سیدہ دو جہاں تیرے پردے پہ ناراے خاتون جنت تیری شرم و حیا پہ قربان

اے شہزادی کونین تیری عفت و عصمت پر خدا خدا تیرا نام پاک وسیلہ نجات ہے تیرا ذکر جمیل باعث حسنات اور تیری چادِ تطہیر سایہ رحمت ہے۔ فلا وربک العرش جن کو ملا آپ سے ملا۔ جو کچھ ملا جتنا ملا صدقہ تیرا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں براق پر سوار ہوں گا وہ خاص کر میرے ہی لئے میری قبر پر حاضر کیا جائے گا سوا میرے کسی کو نہ مختص ہوگا میرے براق کی لو غام بلال کے ہاتھ میں ہوگی اور بلال اونٹنی پر سوار ہوگا آگے آگے بلال ہوگا اور جنت میں پہلے بمعہ سواری کے داخل ہوگا پھر بمعہ قاتلہ میری سواری جب جنت میں داخل ہوں گے بلال ناقہ پر ہی اذان پڑھے گا جب کلمہ اشہد ان محمد الرسول اللہ جنتی لوگ سنیں گے تو سب کہیں گے ہم بھی شہادت دیتے ہیں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ بھی ہم شہادت دیتے ہیں کہ محمد اللہ تعالیٰ کے اڈلے سب سے پیارے رسول ہیں اور کاش کہ ہم بھی محبوب مکرم نور مجسم صدر کائنات بدر موجوداد بلند رتبہ سلطان آقا صاحب برہان خواجہ کونین رسول الثقلین قراۃ العین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے امتی ہوتے۔

رتبہ بیاں کراں کی اس محبوب دا ثانی نہ کوئی ہے آمنہ دے لال دا
محبوب رب العالمین نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک سو صفیں ہوں گی۔ ۸۰ میری امت کی باقی ۲۰ تمام انبیاء کرام کی امتوں کی ہوگی اور میں سب کا امام قائد ہوں گا۔ سبحان اللہ

یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر اے سرور انبیاء تیری کیا بات ہے
والی دو جہاں ایک تیری ذات ہے اے حبیب خدا تیری کیا بات ہے
حضرت آمنہ کے ڈارے نبی غمزہ امت کے سہارے نبی
روز محشر کہے گی یہ خلق خدا سب کے مشکل کشا تیری کیا بات ہے

شفاعت کبریٰ کا اعزاز و کرام

اللہ اللہ شہ کونین جلالت تیری فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری
ورفعنا لک ذکرک کا تاج آپ ہی کی جبین اقدس پر سجایا گیا۔ عرش اس کا ہے مگر
مسند تیری ہے کرسی اس کی ہے مگر عزت تیری ہے لوح اس کی ہے منبع تیری ہے خدا کی

خدائی میں جلوہ گری تیری ہے۔

فرمان خداوندی ہے عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کا رب مقام محمود پر بٹھا دے گا۔

مقام محمود ایسا مقام ہے جس کی ستائش اولین و آخرین سب کریں گے۔ بغوی نے

ابووائل کی وساطت سے بروایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا

خلیل بنایا اور تمہارا نبی اللہ کا خلیل بھی ہے اور اس کا حبیب بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

مشیت میں سب مخلوق سے زیادہ عزت والا ہوں پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً اور فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے نبی کو عرش پر بٹھا

لے گا۔ مشکوٰۃ شریف جلد ۸ شیخ ولی الدین عراقی المتوفی ۷۴۲ھ نے روایات نقل کی ہیں۔

وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم

یوم القيمة ولا فخر ویدی لوآء الحمد ولا فخر ومامن نبی یومئذ آدم فمن

سواہ الاتحت لوآئی وانا اول من تنشق عنه الارض ولا فخر

(رواہ ترمذی امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ المتوفی ۲۷۹ھ)

حضرت ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے کہ میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا فخر یہ نہیں کہتا اور میرے ہاتھ

میں حمد کا جھنڈا ہو گا فخر یہ نہیں کہتا اس دن کوئی بنی آدم علیہ السلام اور ان کے سوا ایسا نہ ہو

گا جو میرے جھنڈے تلے نہ ہو۔ میں ان میں پہلا ہوں جن سے زمین کھلے گی یعنی قبر

سے باہر آؤں گا فخر یہ نہیں کہتا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہ مجھے پانچ نعمتیں وہ دی گئی جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ دی گئیں۔ (۱) ایک ماہ کے

راستہ سے رعب کے ذریعہ مدد کیا گیا۔ (۲) میرے لئے ساری زمین مسجد اور ذریعہ

طہارت بنا دی گئی۔ (۳) اور میرے لئے غنیمتیں حلال کر دی گئی مجھ سے پہلے کسی کیلئے

حلال نہیں کی گئی (۴) اور مجھے بڑی شفاعت دی گئی یعنی شفاعت کبریٰ (۵) اور نبی

خاص اپنی قوم یا خاص علاقہ کی طرف بھیجے جاتے تھے میں سارے انسانوں بلکہ تمام

عالمین کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فاکسی حلة من حلل الجنة ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذالک المقام غیری (رواہ ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سب سے پہلے جنتی جوڑا پہنایا جائے گا پھر میں عرش اعظم کی داہنی طرف کھڑا ہوں گا میرے سوا کوئی نہیں اس جگہ کھڑا ہوگا۔

حضرت ابی بن کعب سے ہے کہ فرمایا نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قیامت کا دن ہوگا تو میں سب نبیوں کا امام خطیب ہوں گا اور ان حضرات کا شفاعت والا فخر یہ نہیں کہتا۔ (رواہ ترمذی المتوفی ۲۷۹ھ)

حضرت عبداللہ ابن عمر فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگ قیامت کے دن گھٹنوں کے بل گرے ہوئے ہوں گے ہر امت اپنے نبی کے پیچھے ہوگی کہ اے ہمارے نبی ہمارے واسطے شفاعت کیجئے سب نبی اپنی اپنی امت کو کہیں گے اذہبوا الی غیرى آج ہم میں ہمت نہیں تم فلاں نبی کے پاس جاؤ وہ تمہاری شفاعت کریں گے یہاں تک کہ شفاعت کی انتہا میرے تک آئے گی تو میں سب کی درخواست قبول کروں گا۔

ابن حاتم ابن ابی شیبہ م ۳۲۱ھ اور طبرانی م ۳۸۵ھ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت بیان کی کہ حضور پر نور یوم النور صدر کائنات بدر موجود بلند رتبہ سلطان خواجہ کونین رسول الثقلین قیامت کی صبح کے نور شفاعت کی بلندیوں کے ہما بہترین امت کے مقتداء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سبز جوڑا پہنایا جائے گا پھر مجھے اجازت دی جائے گی مقام محمود پر کھڑا ہونے کی میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کروں گا ان الفاظ کے ساتھ جن کا وہ مستحق ہے پھر میں اپنی امت کے لئے شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب مجھے فرمائے گا اے میرے حبیب تو خوش ہو گیا ہے میں عرض کروں گا جی ہاں اے میرے رب میں راضی ہو گیا ہوں۔ (تفسیر مظہری)

حضرت بدیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم رؤف الرحیم نے مجھے خدا تعالیٰ سے قوی امید ہے کہ زمین پر جتنے درخت اور کنکر ہیں ان کی گنتی کے برابر

لوگوں کی شفاعت میں کروں گا جس میں دوسرے نبیوں کی امتیں بھی شامل ہوں گی۔
(بخاری، تفسیر ابن کثیر، مسند احمد) یہ ہے شان محبوبیت اور مقام ارفع علی

رتبہ بیاں کراں کی اس محبوب دا ثانی نہ کوئی ہے آمنہ دے ال ال دا
یوں تو سارے نبی محترم ہیں مگر اے سرور انبیاء تیری کیا بات ہے
والی دو جہاں اک تیری ذات ہے اے حبیب خدا تیری کیا بات ہے
حضرت آمنہ کے دارے نبی-غم ذرہ امت کے سہارے نبی
روز محشر میں کہے گی یہ خلق خدا سب کے مشکل کشا تیری کیا بات ہے
روئے کون مکاں پہ تاجدار آ گیا سب کی بے چینوں کو نکھار آ گیا
رحبا مرحبا ہر کسی نے کہا اے احمد مجتبیٰ تیری کیا بات ہے
چاروں طرف رحمت کی گھٹا چھا گئی جیسے کہ گلشن میں فصل بہار آ گئی
دل کا غنچہ کھلا اس اعظم ملا ذکر صلی اللہ علی تیری کیا بات ہے
جس جگہ احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آتا ہے وہی جبرائیل لے کے سلام آتا ہے
روضہ پاک پہ پڑھتے ہیں ملائک بھی درود اور عرش اعظم سے بھی دن رات سلام آتا ہے
ہزاروں درود پاک کی لڑیاں اور اکھوں صلوة سلام کے تحفے اس مرقد منور روضہ
اطہر پر نثار ہوں جس میں حضرت رسل ہادی سب گوہر معدن جلالت قیصر روم رسالت گلبن
چمن صدق و معرفت تشریف فرما ہیں اور میرے آقا و موالا سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا وعن نبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن وہب ان کعباً دخل علی عائشہ
فذكروا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كعب ما من يوم يطلع الانزل
سبعون الفامن الملكة حتى يحفوا بقبر رسول الله صلى الله عليه وسلم
يضربون باجنحتهم ويصلون على رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا
امنوا عرجوا وهبط مثلهم لفسنوا مثل ذلك حتى اذنشت عنه الارض
خرج في سبعين الفامن الملكة يذفون (رواه الدارمی)

جناب نبیہ ابن وہب سے روایت ہے بے شک حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں آئے سب نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کوئی ایسا

دن نہیں مگر ہر روز ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں حضور کے روضہ اطہر پر اس کو گھیر لیتے ہیں اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر الصلوٰۃ والسلام پڑھتے ہیں حتیٰ کہ شام کو وہ چڑھ جاتے ہیں اور مثل ان کی ستر ہزار آ جاتے ہیں صبح تک وہ پڑھتے رہتے ہیں یہ سلسلہ قیامت تک ایسا ہی رہے گا حتیٰ کہ جب آپ روضہ اطہر سے باہر آئیں گے تو اسی دن کے ستر ہزار فرشتوں کے گروہ میں دولہا کی طرح مقام خاص تک پہنچائیں جائیں گے یعنی محبوب کو محبوب تا پہچانا ہے۔

(۱) جذب القلوب دیار محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور تاریخ مدینہ مترجم پرانی ص ۲۷۳ نئی کتابت ص ۳۳۲ مصنفہ شیخ محقق علامہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی المتوفی ۱۰۵۲ھ مشکوٰۃ شریف باب الکرامات حدیث نمبر ۵۷۰ فصل تیسری۔

راوی حضرت انس بن مالک اور حضرت کعب بن احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رفیقہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو مائی صلابہ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا دن طلوع نہیں ہوتا جس میں ستر ہزار فرشتوں کی جماعت میری قبر پر حاضر نہ ہوتی ہو اور وہ شام تک الصلوٰۃ والسلام پڑھتی رہے گی اور ستر ہزار رات کو صبح تک اور یہ سلسلہ قیامت تا چلتا رہے گا۔

(۲) القول البدیع تصنیف علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کی جو کہ ابن تیمیہ کے شاگرد ہیں انہوں نے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔

کہ میری قبر پر ہر روز دن میں ستر ہزار فرشتے شام تک صلوٰۃ سلام پڑھتے رہیں گے اور ہر رات میں بھی ستر ہزار فرشتے صلوٰۃ سلام پڑھتے رہیں گے قیامت تک یہ سلسلہ جاری ساری رہے گا اور جو فرشتے ایک بار حاضر ہوں گے اس کی باری پھر نہ آئے گی اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق بے شمار ہے۔

آقا جی تے درتے اوندیاں نے فوجاں دیاں ٹولیاں

سننے والا اک ہے ہزاراں دیاں بولیاں

بھرنے والا اک ہے ہزاراں دیاں جھولیاں

ہذا خیال رہے کہ مقام وسیلہ اور مقام محمود حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نامزد ہو

چکا ہے پھر ہم سے اذان کے بعد دعا کرانا اس لئے ہے تاکہ اس دعا کے ذریعہ ہم گنہگاروں کو بھی کچھ مل جائے کریموں کو دعائیں دینا بھی نیک مانگنے کا ایک طریقہ ہے صلوٰۃ سلام پڑھنے کا بھی یہی مقصد ہے مگر آقا کے ہاں کسی چیز کی کمی نہیں اگر ہم ایک دفعہ درود سلام پڑھیں حضور پر تو رب خوش ہو کر ایک کے بدلے میں دس رحمتیں دس سلامتی نازل فرماتا ہے اور دس نیکیاں اور دس گناہ معاف دس درجے بلند فرماتا ہے۔

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرعرش پہ تخت نشیں ہوئے

وہ نبی کہ جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے کہ جسکا مکاں نہیں

قرآن حکیم فرقان الحمید میں اللہ تعالیٰ نے واقع محشر کا بیان فرمایا کہ جب سرکار مدینہ آمنہ کا لال رب کا دلدار امت کا غمخوار رحمت پروردگار مقام محمود میں کھڑے ہو کر جلوہ فروز ہوں گے تو منافق مرد اور منافق عورتیں دیکھ کر حضور کا مقام ارفع اعلیٰ کہیں گے۔ و کنا نخود مع الخاء ضین و کنا نکذب بیوم الدین حتی اتنا الیقین اور تھے ہم بیہود کا طعن آپ پر کرنے والوں کے ساتھ اور ہم تھے قیامت کے دن کو جھٹلانے والے یہاں تک ہمیں یقین ہو گیا۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے

پھر نہ مانگیے قیامت میں اگر تو مان بھی گیا

یا رسول اللہ یا حبیب اللہ:

وہ خدا نے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ ملا

کہ کلام مجید نے کھائی شہادتیرے شہر و کلام و بقا کی قسم

زبدۃ العارفین حجتہ الکاملین عاشق رسول پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روح

ترہی اور کہا۔

کوئی مثل نہ جانی دی: رب خود قسماں چکے جہدی چڑھدی جوانی دی

کوئی مثل نہ دھولن دی: پیپ کر مہر علی ایہہ تھاں نیہوں بولن دی

ایک اور واقع محشر کا اللہ نے بیان فرمایا

غیر سے مدد کا سوال کرنا

(پ ۲۷-۱۷) یوم تری المؤمنین والمؤمنات یسعی نورہم بین
ایدیہم وباایمانہم یوم یقول المنفقون والمنفقت للذین امنوا
نظرونا نقبس من نورکم (القرآن)

جس دن آپ مومن مرد اور مومن عورتوں کو دیکھیں گے کہ ان کا نور ان کے آگے
اور ان کی داہنی طرف روشنی کرتا اور اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں کو کہیں
گے ذرا ٹھہرو اور ہمیں بھی اپنے نور سے کچھ دو مشکل وقت میں غیر سے سوال کریں گے
کہ ہماری بھی مدد کیجئے اپنے نور سے کچھ دے کر اور مومن کہیں گے کہ پیچھے جاؤ وہاں
سے نور لے کر آؤ جب پیچھے جائیں گے تو کچھ نہ نظر آئے گا۔

اور کچھ ہاتھ نہ آئے گا آقا سے دور رہ کر
سرکار کی نسبت سے توقیر بڑی ہوگی
وابستہ جو ہو جائے سرکار کے قدموں سے
ہر چیز زمانے کی قدموں سے پڑھی ہوگی
اور یہ شیشہ دل غم سے ملا نہ کبھی ہوگا
تصویر مدینے کی جس دل میں جڑی ہوگی

(پ ۳۱۱) ولا یزغبوا بانفسہم عن نفسہ

اہل مدینہ ارد گرد کے دیہات والوں کو لائق نہیں کہ آپ کی جان سے اپنی جان
پیاری سمجھیں۔

حضور کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو خامی تو سب کچھ نامکمل ہے
حضور ہیں متاع عالم ایجاد سے پیارا
پدر مادر برادر جان و مال اولاد سے پیارا

لمن احب شیاء اکثر من ذکرہ جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر بہت
کیا کرتا ہے۔ یہ امر واقع ہے کہ محبت کی تپش اور عمل کا نور جب ملتے ہیں تب دین کامل

بنتا ہے اگر ایک چیز بھی رہ جائے یا کم ہو جائے تو دین مکمل نہیں ہوتا۔

نبی کی یاد ہے سرمایہ غم کے ماروں کا

پس یہی تو اک سہارا ہے بے سہاروں کا

یہی تو شانِ محبوبیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان الله وَمَلَائِكَتُهُ يَصَلُّونَ عَلَيَّ النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے صلوٰۃ بھیجتے ہیں اور پرغیب کی خبریں دینے والے پر۔ اے ایمان والو تم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ اور سلام خوب بھیجو یہ ہے شانِ محبوبیت ہمارے پیر مرشد حق درود شریف خضریٰ کی تلقین بہت کرتے ہیں۔ صَلَّى اللهُ عَلَيَّ حَبِيْبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَالْهٖ وَاصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ۝

ہر روز صبح کے وقت پانچ تسبیح کریں: ناظرین وقارئین کرام اللہ پاک نے قرآن پاک میں بہت سے احکام ارشاد فرمائے یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ اور بہت سی انبیاء کرام کی تعریفیں بھی بیان فرمائیں اور ان کے بہت سے اعزاز و کرام بھی بیان فرمائے ہیں چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو فرشتوں کو حکم دیا کہ ان کو سجدہ کرو تو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز و کرام میں یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں تم بھی کرو یہ اعزاز صرف اور صرف سید الکونین فخر عالم فخر آدم نور مجسم رسول مکرم سید الانبیاء مالک دوسرا شافع روز جزا راز دار کبریا، محبوب کبریا آمنہ کا لال گنابگاروں کا غمخوار رحمت پروردگار۔ بے چین دلوں کا قرار حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے ہے اس سے بڑھ کر اور کیا خصوصیت ہوگی اللہ جل شانہ خود بھی شریک ہے اس حکم میں یہ ہے شانِ محبوبیت اور مقام ارفع اعلیٰ فضائل جلیلہ اوصاف حمیدہ مراتب رفیعہ آپ کے اشرف افضل اجمل اکمل فضائل و کمالات اور روشن ترین معجزات و کرامات اور شانِ محبوبیت ہے یہ امر واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو جو فضیلت بزرگی مقام محمود اور مقام ارفع اعلیٰ وغیرہ سے مشرف مکرم نخستم بخشا ہے وہ کسی نبی رسول کو خصوصیت و شرافت عطا نہیں فرمائی۔ شانِ محبوبیت کی دوسری دلیل صفحہ ۴۲ پر۔

کی کچھ صفت سناواں تیری خلقت دے سرداراں

لکھ صلوٰۃ سلام تیرے تے اکھ درود ہزاراں

لکھ صلوٰۃ سلام تیرے تے اے محبوب الہی
 عرش بھی تیرے جوڑے چمدا روڑے دین گواہی
 قارئین کرام! میری دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے صدقے ہمارے دلوں میں
 عشق رسول پیدا فرمائے اپنے حبیب کے صدقے ہمیں زیادہ سے زیادہ صلوٰۃ و سلام
 پڑھنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔

رحمت دا دریا الہی ہر دم وگدا تیرا
 ہک قطرہ جے بخشش مینوں تے کم بن جاندا میرا
 تے بھاویں میں لکھ کروڑ گناہیں تے پھر بھی بندا تیرا
 میں عاجز تے کرم کماویں تیرا فضل ودھیرا
 تو غریب نواز ہمیشہ آسیں بندے درماندے
 دائم فضل تیرے دیاں آماں ہر دم رکھن والے
 تعظیم جس نے دل سے کی آپ کے نام کی اللہ نے اس پہ آتش دوزخ حرام کی۔
 یا رسول اللہ یا حبیب اللہ:

کروں تیرے نام پہ جاں فدا جسے بس اک جاں دو جہاں فدا
 دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروں جہاں نہیں
 کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
 میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہ نان نہیں
 عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ ہے طرفہ دھوم دھام
 کان جدھر لگائے تیری ہی داستاں ہے
 یا رسول اللہ صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم
 وما علینا الا البلاغ المبین

مقام آداب و تعظیم توقیر

پ ۱۳۲۶ سورہ الحجرات:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حکم ۱: یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ واتقوا اللہ ۵

ان اللہ سمیع علیم ۵

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سنتا جانتا ہے تمہیں لازم ہے کہ اصلاً تم سے تقدیم واقع نہ ہو نہ قول میں نہ فعل میں کہ تقدم کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب و احترام کے خلاف ہے بارگاہ رسالت میں نیاز مندی و آداب لازم ہے۔

شان نزول

چند شخصوں نے عید الاضحیٰ کے روز سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے قربانی کر لی تو ان کو حکم دیا گیا کہ دوبارہ قربانی کریں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ بعض لوگ رمضان سے ایک روز پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے ان کو حکم دیا گیا کہ روزہ رکھنے میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تقدم نہ کرو۔

حکم ۲: یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا

تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم

لاتشعرون ۵

بات چلا کر نہ کہو جیسے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہیں تمہارے اچھے عمل برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔ خلاصہ بنب حضور میں کچھ عرض

کرو تو آہستہ پست آواز سے عرض کرو یہی دربار رسالت کا ادب و احترام ہے اس آیت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال و اکرام و آداب و احترام تعلیم فرمایا گیا اور حکم دیا گیا کہ ندا کرنے میں ادب کا پورا لحاظ رکھیں جیسے کہ آپس میں ایک دوسرے کو نام لے کر پکارتے ہو اس طرح نہ پکاریں بلکہ کلمات ادب و تعظیم و تصویف و تکریم و القاب عظمت کے ساتھ عرض کرو جو بھی عرض کرنا ہو تو ترک ادب سے نیکیوں کے برباد ہونے کا اندیشہ ہے۔

شان نزول

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت ثابت بن قیس کے حق میں نازل ہوئی انہیں ثقل سماعت تھا اور آواز ان کی اونچی تھی بات کرنے میں آواز بلند ہو جایا کرتی تھی جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ثابت اپنے گھر میں بیٹھے رہے اور کہنے لگے کہ میں اہل نار سے ہوں حضور نے حضرت سعد سے ان کا حال دریافت فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ وہ میرے پڑوسی ہیں اور میرے علم میں انہیں کوئی بیماری نہیں پھر آ کر حضرت ثابت سے اس کا ذکر کیا ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہ آیت نازل ہوئی اور تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ بلند آواز ہوں تو میں جہنمی ہو گیا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حال خدمت اقدس میں عرض کیا تو حضور نے فرمایا کہ وہ اہل جنت سے ہیں۔

حکم ۳: ان الذین یغضون اصواتہم عند رسول اللہ اولئک الذین

امتحن اللہ وقلوبہم للتقویٰ لہم مغفرة واجر عظیم

ترجمہ: بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے چن لیا ہے واسطے ان کے بخشش اور بڑا ثواب۔

شان نزول

جب آیت مذکورہ بالا کا نزول ہوا تو حضرت خلیفہ اول جان نثار راز دار نبوت سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا حضرت عمر فاروق وغیرہما یعنی بعض صحابہ کرام نے بہت احتیاط

لازم کر لی اور خدمت اقدس میں بہت ہی پست آواز سے عرض معروض کرتے ان حضرات کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

۴: ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرہم لا یعقلون
ولوا انہم صبروا حتی تخرج الیہم لکان خیراً لہم واللہ غفور
رحیم ۵

بے شک وہ جو لوگ تمہیں حجرہ کے باہر سے پکارتے ہیں جب آپ آرام فرما رہے ہوتے ہو ان میں سے اکثر بے عقل ہیں اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم آپ ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ ان کیلئے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

شان نزول

یہ آیت وفد بنی تمیم کے حق میں نازل ہوئی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دوپہر کے وقت پہنچے جب کہ حضور آرام فرما رہے تھے ان لوگوں نے صحابہ کے منع کرنے کے آپ کو حجرے کے باہر سے آوازیں دینی شروع کیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آوازیں سن کر باہر تشریف لے آئے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی فرمایا گیا بارگاہ رسالت میں اس طرح پکارنا جہالت بے عقلی ہے لوگوں کو ادب کی تلقین کی گئی جب محبوب خدا خود بخود تشریف لائے تو پھر عرض معروض کرتے ان کیلئے بہت بہتر تھا اور ادب ان پر لازم تھا ادب و احترام بجا لاتے ان میں سے جو توبہ کرے اللہ بخشش والا بہت مہربان ہے۔ یہ ہے شان محبوبیت اور مقام ارفع اعلیٰ ادب تعظیم ایمان ہے اور بے ادبی تو ہیں اصل کفر ہے۔

(۵) کان کے کچے ہیں

منافقین اپنے جلسوں میں سید عالم نور مجسم فخر عالم فخر بنی آدم کی شان میں ناشائستہ باتیں بکا کرتے تھے ان میں سے بعضوں نے کہا کہ اگر حضور کو خبر ہو گئی تو ہمارے حق میں اچھا نہ ہو گا ایک منافق نے کہا جس کا نام جلاس بن سوید منافق نے کہا ہم جو چاہیں کہہ لیں حضور کے سامنے مکر جائیں گے اور قسم کھالیں گے تو وہ کان کے کچے ہیں جو کہہ

دیا جائے سن کر مان لیتے ہیں آپ میں نقص اور طعن کرتے تھے اور مسلمانوں کے پاس آ کر قسمیں کھا کر مکر جاتے لوگوں کو راضی کرنے کیلئے اپنی بریت ثابت کرتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

پ ۱۰:۱۳: ومنهم الذین یؤذون النبی ویقولون هو اذن قل اذن خیر لکم یؤمن باللہ ویؤمن للمؤمنین ورحمة للذین امنوا منکم والذین یؤذون رسول اللہ لهم عذاب الیم ○ یحلفون باللہ لکم لیرضوکم واللہ ورسوله احق ان یرضوه ان کانوا مؤمنین ○

اور ان میں کوئی وہ لوگ ہیں کہ ان غیب کی خبریں دینے والے کو ستاتے ہیں اور کہتے ہیں وہ تو کان کے کچے ہیں تم فرما دو کہ تمہارے بھلے کے لئے کان ہیں اور مومنوں کی بات پر یقین کرتے ہیں نہ منافقوں کی بات پر اور مومنوں کے لئے رحمت ہیں اور جو رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے آپ کے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں تاکہ آپ کو راضی کر لیں اور اللہ اور رسول کا حق زیادہ تھا کہ اسے راضی کرتے اگر مکمل ایمان دار ہوتے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں نقص یا کمی یا عیب ظاہر کرنا کفر ہے آپ کی شان میں معمولی سی بے ادبی گستاخی کفر ہے۔

بارگاہ رسالت کے نعت خوان حضرت احسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں خلقت مبرء من کل عیب کانک قد خلقت کما تشاء عن حضرت عائشہ ام المؤمنینؓ (بخاری)

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہر عیب و نقص سے پاک پیدا کئے گئے ہیں گویا کہ آپ ایسے ہی پیدا کئے گئے جیسے کہ حسن و جمیل پیدا ہونا چاہتے تھے۔

حضور کی بشارت پر مذاق اڑانا

(۶) غزوہ تبوک میں جاتے وقت دوران سفر راستہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم انشاء اللہ ملک شام اور روم پر غالب آئیں گے یہ تمام علاقہ ہمارے قبضہ میں آئے گا یہاں اسلام کا جھنڈا لہرائے گا اس بات پر چند منافقین نے ایک دوسرے سے مذاق اڑایا ہنسی مذاق کرتے قہقہے لگاتے چلتے تھے یہ تین آدمی تھے ایک ان کا رئیس

المنافقین ابن ابی تھا ان سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس بلایا اور پوچھا کہ تم کس بات پر ہنتے تھے اور مسخریاں اڑا رہے تھے وہ بولے کہ ہم سفر کی منزل طے کرنے کیلئے وقت گزار رہے تھے مگر گئے آپ نے فرمایا تم بیہودہ عذر مت کرو بے شک تم کفر کے مرتکب ہو گئے ہو بعد ایمان لانے کے اور میری بات کا تم نے مذاق اڑا دیا ہے آئندہ کے واسطے توبہ کرو ورنہ اللہ سزا دے گا تمہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی پ ۱۳۱۰

ولئن سألتهم یقولن انما کنا نخونہ ونلعب قل ابا اللہ وایتہ ورسولہ

کنتم تستہذون لا تعتذرو قد کفرتم بعد ایمانکم ۵

اور جب آپ ان سے پوچھتے ہیں تو یہ کہتے ہیں ہم تو محض یعنی ویسے ہی سفر کرنے کے لئے مشغلہ کر رہے تھے آپ ان سے کہہ دیجئے کیا اللہ کے ساتھ اس کی آیتوں کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ تم ہنسی مذاق کرتے ہو اب تم بیہودہ عذر مت کرو بے شک تم کفر کے مرتکب ہو گئے ہو بعد ایمان لانے کے بعض کو چھوڑ دیں گے اور بعض کو سزا دیں گے یحییٰ ابن حمیرا نے معافی مانگ لی اور یحییٰ توبہ کی آئندہ کسی قسم کی توہین نہ کروں گا اور نہ بیہودہ طعن کرنے والوں میں بیٹھوں گا آپ نے اس کو معافی دے دی اور دوسروں کو نکال دیا جو ناشائستہ باتیں کرتے تھے ان کی بابت آیت نازل ہوئی۔

استغفرلہم اولا تستغفرلہم ان تستغفرلہم سبعین مرة فلن یغفر
اللہ لہم ذالک بانہم کفروا باللہ ورسولہ واللہ ولا یہدی القوم
الفسقین۔

ان کے لئے اے میرے حبیب دس (۱۰) دفعہ بھی دعاء مغفرت کریں تب بھی اللہ ہرگز معاف نہ کرے گا کیونکہ اس لئے انہوں نے اللہ اور رسول کے ساتھ کفر کیا اللہ تعالیٰ نہیں ہدایت دیتا قوم فاسق کو۔

آپ کی سواری کی عزت نہ کرنا بھی آپ کی توہین ہے

(۷) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہیں جا رہے تھے سواری پر بمعہ اپنے جان نثاروں کے آپ کا انصار کی مجلس میں گزر ہوا تو آپ تھوڑی دیر ٹھہرے اور آپ کی سواری خچر نے پیشاب کر دیا اس جگہ جب حضور وہاں سے چلے گئے تو ابن ابی منافق نے ناک بند

کر لیا اور کہا کہ کتنا بد بودار پیشاب ہے اس دراز گوش کا وہاں تھا ایک عاشق رسول عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اے گستاخ رسول تیری خشبو مشک عنبر سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا پیشاب کئی درجہ بہتر اور اچھا ہے۔ ابن ابی منافق نے کہا کہ تو نے میری توہین کی ہے عاشق زار نے کہا تو نے ہمارے آقا کی توہین کی ہے جہاں تک نوبت پہنچی ہا تھا پائی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جب واپسی پر ان پر گزر ہوا تو ابن ابی کو ڈانٹا اور ان میں صلح کروادی کیونکہ رشتہ دار تھے اس پر آیت نازل ہوئی۔

پ ۲۶-۱۳ وان طائفن من المومنین اقتلوا فاصلحوا بینہما

اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ۔ لہذا آپ کی سواری کا احترام کرنا اس کی تعظیم کرنا آپ کی تعظیم ہے اس کی توہین کرنا آپ کی توہین ہے۔ تعظیم ایمان ہے توہین کفر ہے۔

جس کلمات سے مخالفوں کو موقع میسر ہو توہین کا وہ منع ہے اگرچہ

وہ اچھے بھی ہو وہ منع ہے

(۸) جیسے کہ فرمانِ خداوندی ہے: یا ایہا الذین امنوا لا تقولوا راعنا

وقولوا انظرنا واسمعوا وللكفرین عذاب الیم

اے ایمان والو راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں یعنی نظر کرم فرماؤ دو بار تاکہ ذہن نشین ہو جائے اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے لہذا انبیاء علیہم السلام کی جناب میں بے ادبی و کفر ہے۔

شان نزول

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو کچھ تعلیم و تلقین فرماتے تو وہ کبھی کبھی صحابہ کرام درمیان میں عرض کیا کرتے راعنا یا رسول اللہ اس کے یہ معنی تھے یا رسول اللہ ہمارے حال پر رعایت فرمائیے یعنی کلام اقدس کو اچھی طرح سمجھنے کا موقع دیجئے یہود کی لغت میں یہ کلمہ سوء ادب کے معنی رکھتا تھا جیسے کہ دوسرے مقام پر ارشاد باری ہے وراعنا لماً

بالسنتهم وطعناً في الدين ۝

راعنا کہتے ہیں زبانیں پھیر کر اور دین میں طعنہ کے لئے یہود کی لغت میں اس کا معنی یوں تھا کہ آپ کو سننا نصیب نہ ہو معاذ اللہ تم معاذ اللہ یا اڑیالی تھا۔ انہوں نے اس نیت سے کہنا شروع کیا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سن کر فرمایا اے دشمنان رسول تم پر اللہ کی لعنت ہو اگر میں نے اب کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا اس کی گردن اتار دوں گا یہود نے کہا ہم پر تو آپ برہم ناراض ہو رہے ہیں مسلمان بھی تو یہی کلمہ کہتے ہیں اس پر آپ رنجیدہ ہو کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی جس میں راعنا کہنے کی ممانعت فرمادی گئی اس معنی کا دوسرا لفظ نظرنا کہنے کا حکم ہوا اس سے قبل یہود اپنے رفیقوں سے کہتے تھے کہ ہم حضور کی بدگوئی کرتے ہیں اگر آپ نبی ہوتے تو آپ اس کو جان لیتے اللہ تعالیٰ نے ان کے جبٹ ضمائر بعض نفاق کو ظاہر فرمادیا۔

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں کلمات ادب عرض کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترک ادب کا شائبہ بھی ہو وہ زبان پر انا ممنوع ہے اور کفر ہے۔

علماء دیوبند کا فتویٰ خلاصہ

وفي اشفاء للقاضي عياض ان شاتم النبي صلى الله عليه وسلم
او النقص له صراحة او كناية او اشارة فهو كافر و حكمه عند
الائمة القتل ومن سكت في كفره او عذابه كفر الخ در هديه
الحرامين ص ۳۴

ماکی المتوفی ۵۴۴ھ

(۱) ترجمہ: شفاء شریف قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ اگر گالی دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یا نقص بیان کیا آپ کی کسی صفت میں یا علم میں یا نقص پکڑا ظاہر یا اشارۃ یا کنایۃ قادی کافر ہے اور حکم اس کا نزدیک ائمہ کے قتل ہے اور جس نے شک کیا اس کے کفر میں وہ بھی کافر ہے۔

(۲) وفي رد المختار ايما رجل سب رسول الله صلى الله عليه وسلم او كذبه او عابه او تنقصه فقد كفر با الله تعالى وبانت منه امراته وان تاب فيها والا قتل۔

ترجمہ: رد المختار شرح در المختار میں ہے اگر کسی نے گالی دی مسلمان ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا جھٹلایا یا عیب پکڑا یا نقص پکڑا حضرت میں اشارۃً یا ظاہراً یا کنایۃً آپس میں بیشک وہ کافر ہوا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور جدا ہوگئی اس سے عورت اس کی اور اگر توبہ کی اس نے پس بہتر ہے ورنہ قتل کیا جائے گا۔ مذکورہ بالا آیت کا باقی حصہ ولکن لعنہم اللہ بکفرہم فلا يؤمنون الا قليلاً

ان یہود پر اللہ نے لعنت کی ان کے کفر کے سبب تو یقین نہیں رکھتے مگر تھوڑے جب یہ آیت سنی حضرت عبداللہ بن سلام جو علماء یہود کے امام اعظم تھے وہ فوراً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے اور حضرت کعب احبار جو علماء یہود کے بڑی منزلت رکھتے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

خلاصہ: صحابہ کرام کی نیت تعظیم رسول میں ٹھیک تھی راعنا میں مگر اس لفظ سے دشمنان رسول کو موقع میسر ہوتا تھا آپ کی بدگوئی کا اس لئے یہ کلام ہی رب نے بدل دی حکم کیا کہ انظرنا کہوتا کہ کسی خبیث طبع انسان کو گستاخی کا موقع نہ ملے۔

تفسیر کبیر میں ہے امام فخر الدین رازی نے واقعہ عہدہ فاروقی کا نقل کیا ہے کہ امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین کی بارگاہ میں شکایت کی ایک شخص نے یا حضرت ہمارا امام ہر رکعت میں عبس وتولی ہی سورۃ پڑھتا ہے جب وہ جماعت کرواتا ہے آپ نے اس کو بلا کر قتل کروا دیا اور اسے کافر قرار دیا کیونکہ اس کی نیت بد تھی حضور کی جو کرتا تھا بڑھتا قرآن تھا مگر بد نیت سے۔

براعقیدہ کی بناء

پ: ۵: وان تصبہم حسنة يقولوا هذه من عند الله وان تصبہم سيئة يقولوا هذه من عندك ۵ قل من عند الله فمال هو لاء القوم

لايكادون يفقهون حديثاً ۵

اور اگر انہیں کوئی بھلائی پہنچے تو کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچے تو کہتے ہیں یہ آپ کی وجہ سے ہے۔ آپ فرمادیتے تھے کہ سب بھلائی برائی اللہ کی طرف سے ہے۔ پس ان لوگوں کو کیا ہو گیا کہ کوئی بات سمجھتے نہیں۔

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ان منافقوں اور یہودیوں کا کفر و عناد اور آپ سے حسد انکار یہاں تک بڑھا ہوا ہے کہ جب انہیں کوئی دل خوش کن چیز میسر ہو جیسے کہ ارزانی فراختی کثرت پھل وغیرہ تو وہاں براہ راست میرا نام لیتے ہیں کہ یہ تو ہم کو رب کی طرف سے ملی ہے حضور کا اس سے کوئی تعلق نہیں حالانکہ آپ قدم کی برکت سے زمین مدینہ جو دارنوا بآئٹھی وہ داراشفاء بن گئی یعنی یرثت سے مدینۃ المنورہ بن گیا۔ منافق اور کافر اگر بظاہر اچھی اور درست بات بھی کہیں تو ان کی نیت فاسد ہی ہوتی ہے دیکھو بھلائی پہنچے پر یہ لوگ اللہ کا نام لیتے تھے کہ یہ رب کی طرف سے ہے بات ان کی ٹھیک تھی مگر نیت خراب تھی وہ آپ کے توسل آپ کی برکتوں کے انکاری تھے لہذا ان کے قول کو بھی رب تعالیٰ نے فرمایا انہم لکاذبون یہ بڑے جھوٹے ہیں کیونکہ ان کی نیت خراب ہے۔

سورة المنافقون (پ ۲۸)

چنانچہ قولہ تعالیٰ۔

اذ جاءک المنافقون قالوا نشهد انک لرسول اللہ واللہ یعلم

انک لرسولہ واللہ یشہد ان المنفقین لکذبون

جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور بیشک یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق ضرور جھوٹے ہیں ان کا باطن ظاہر کے موافق نہیں جو کہتے ہیں اس کے خلاف اعتقاد رکھتے ہیں ان کی نیت خراب ہے۔

خلاصہ: سامعین غور کا مقام ہے۔ وہابی نجدی عبرت پکڑیں اس مذکورہ بالا آیت

ے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا انکار کرنے کی نیت سے ہر وقت اللہ تعالیٰ کا

ہی نام لیتے ہیں ان کا یہ ہر وقت اللہ اللہ کرنا دھوکہ فریب ہے بے شک ہر نعمت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے مگر ملتی ہے حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کے وسیلہ سے ان ہی کے دم قدم سے آفتیں مصیبتیں ملتی ہیں جیسا کہ فرمان خداوندی ہے وما کان اللہ ولیعذبہم وانت فیہم ہے۔

اللہ تعالیٰ کو یہ لائق نہیں کہ عذاب کرے ان کو حالانکہ آپ ان میں تشریف فرما ہو۔ انسانیت کو فخر ہوا تیری ذات سے بے نور تھا خرد کا ستارہ تیرے بغیر۔

طیبہ کی زینت ان ہی کے دم سے کعبہ کی رونق ان کے قدم سے کعبہ ہی کیا سارے جہاں میں دھوم ہے انکی کون و مکاں میں حضور کے دم قدم سے مدینہ کے باشندے آپس میں شیر و شکر ہو گئے۔ حضور کے دم قدم سے مدینہ تمام دنیا کا طباء و ماویٰ بن گیا حضور کی وجہ سے مدینہ کی صد ہا تاریخیں لکھی گئیں آپ کی وجہ سے مدینہ کی تعریف میں ہزار ہاں قصیدہ نعت لکھے گئے کسی شہر کو یہ عزت نہ ملی یہ سب بہاریں آپ کے دم قدم کی برکت سے ہیں۔

سارے جگ نالوں لگدیاں نے چنگیاں مدینہ دیاں پاک گلیاں
ایہہ مہکدیاں جنت دیاں گلیاں مدینہ دیاں پاک گلیاں
کیا بات مدینہ دی سارا جگ کھاندائے خیرات مدینے دی

عقیدہ رائیس المنافقین ابن ابی کا

غزوہ بنی مصطلق سے فارغ ہو کر لشکر اسلام بیرمہ یسوع پر ٹھہرے یہ ایک کنواں تھا عبداللہ بن ابی رائیس المنافقین نے اپنے غلام کو پانی کے لئے بھیجا وہ دیر سے آیا تو اس سے بسبب دریافت کیا اس نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنویں کے کنارے بیٹھے تھے کہا جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشکلیں نہ بھر گئیں اس وقت انہوں نے کسی کو پانی بھرنے نہ دیا یہ سن کر اس بد بخت ان حضرات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کلمے کہے اور یہ کہا کہ مدینہ طیبہ پہنچ کر ہم میں سے عزت والے ہیں ذیلیوں کو نکال دیں گے (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ اگر تم انہیں اپنا جھوٹا کھانا نہ دو تو یہ تمہاری گردنوں پر سوار نہ

ہوں اب ان پر کچھ خرچ نہ کرو تا کہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں اس کی یہ ناشائستہ بیہودہ گفتگو سن کر عاشق رسول کو تاب نہ رہی نام جن کا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا کہا اے گستاخ رسول خدا کی قسم تو ہی ذلیل ہے اور اپنی قوم میں بعض عناد نفاق ڈالنے والا ہے۔ یہ منافق اپنی قوم کے تین سونفر کا سربراہ تھا اور فرمایا کہ سید عالم فخر عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر معراج کا تاج ہے شفاعت کا سہرا ہے حضرت رحمن نے آپ کو عزت و قوت دی ہے ابن ابی کہنے لگا چپ کر جا میں تو ہنسی مذاق کر رہا تھا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ یہ خبر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچائی تو اس وقت بارگاہ رسالت میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے یہ سن کر بات نہ لاسکے عرض کیا یا رسول اللہ ابن ابی کے قتل کی اجازت چاہی تو حضور رحمت اللعالمین نے منع فرمادیا اور فرمایا کہ لوگ کہیں گے محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں اس میں بھی حکمت تھی۔ آپ نے ابن ابی سے دریافت فرمایا کہ تو نے یہ باتیں کہی تھیں وہ مکر گیا اور قسم کھا گیا کہ میں نے کچھ نہیں کیا اس کے ساتھی جو مجلس شریف میں حاضر تھے وہ عرض کرنے لگے ابن ابی بوڑھا شخص ہے یہ جو کہتا ہے ٹھیک ہی کہتا ہے زید ابن ارقم کو شاید دھوکا ہوا ہو پھر جب یہ آیت نازل ہوئی اور ابن ابی کا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو اس سے کہا گیا کہ جا سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ رسالت میں جا کر درخواست کر حضور تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں تو اس نے گردن پھیر دی کہا میں اللہ سے مانگوں گا اور کہنے لگا کہ تم نے کہا ایمان لا تو میں ایمان لے آیا کلمہ پڑھ لیا تم نے کہا زکوٰۃ نماز دے تو میں نے زکوٰۃ ادا کی اور نمازیں پڑھیں تم نے کہا کہ حضور کے ساتھ جہاد کر میں بمعہ اپنے ساتھیوں کے جہاد میں شامل ہوا اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد کو سجدہ کروں اس پر یہ آیت اتری اور قتل کی اجازت نہ دینا بھی حکمت تھی جو آپ بہتر جانتے تھے۔

منافقوں کا عقیدہ

پ ۲۸ سورۃ المنافقون: واذ قیل لہم تعالوا یتستغفر لکم رسول اللہ لو ارنوسہم ورایتہم یصدون وہم مستکبرون ۵ اور جب ان منافقوں کو کہا جائے کہ

آن بارگاہ رسالت میں تمہارے لئے حضور ﷺ معافی چاہیں تو اپنا سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غور کرتے ہو منہ پھیر لیتے ہیں اسے میرے محبوب آپ ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اللہ ان کو معاف نہ کرے گا جب تک آپ کی خدمت میں معافی کی درخواست پیش نہ کریں۔ جیسا کہ فرمان خداوندی ہے ولوانہم اذ ظلموا انفسہم جاء وک فاستغفر و اللہ واستغفر لہم الرسول لوجود و اللہ تو اباً رحیماً ۵

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کر لیں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہو کر اللہ سے معافی مانگیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

اور مومنوں کا عقیدہ:

پااومن الاعراب من یومن باللہ والیوم الاخر ویتخذ ما ینفق
قربت عند اللہ وصلوات الرسول الا انها قربۃ لہم سید خلہم اللہ
فی رحمته ان اللہ غفور الرحیم

اور کچھ گاؤں والے وہ بھی ہیں جو اللہ پر قیامت کے دن پر پورا پورا ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس کو قرب الہ حاصل ہونے کا ذریعہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا ذریعہ بناتے ہیں آپ ان کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا دیتے ہیں۔

خذ من اموالہم صدقۃ تطہرہم وتزکیہم بہا وصل علیہم ان
صلواتک سکن لہم واللہ سمیع علیم ۵

آپ ان کے مالوں میں صدقہ جو لائے ہیں لے لیجئے اور ان کے مال کو پاک کیجئے اور گناہوں کے آثار سے پاک صاف کیجئے اور ان کے لئے دعا کیجئے بے شک آپ کی دعا کرنا ان کے لئے تسکین قلب ہے اللہ خوب سننے والا جاننے والا ہے خلاصہ ان آیات بینات سے ثابت ہوا کہ مومن نبیوں ولیوں کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی بھلائی کے لئے دعائیں کرواتے تھے اور جو منافقین تھے وہ بغض حسد کی بنا پر نفرت کرتے تھے آپ کے توسل اور برکت کے انکاری تھے۔

جو منکر ہے ان کی عطاؤں کا بھلا وہ یہ بات بتائے تو
کون ہے جس کے دامن میں اس در کی خیرات نہیں

یہودیوں کی نعمت عظمیٰ سے ناشکری سات سال مکہ پر قحط

الم ترا الى الذين بدلوا نعمت الله كفراً واحلوا قومهم دارالبوار
جهنم يضلونها وبئس القرار ۵

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی اور اپنی قوم
کو تباہی کے گھرا اتارا وہ جو دوزخ ہے اس کے اندر جائیں گے اور کیا ہی بری ٹھہرنے
کی جگہ ہے بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ ان لوگوں سے مراد کفار مکہ ہیں اور وہ جو
نعمت جس کی شکرگزاری انہوں نے نہ کی وہ اللہ تعالیٰ کے حبیب سید عالم نور مجسم محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے وجود مسعود سے اس امت کو نوازا اور ان کی
زیارت سراپا کرامت کی سعادت سے مشرف کیا لازم تھا کہ اس نعمت عظمیٰ جلیلہ کا شکر بجا
لاتے اور ان کا اتباع کر کے مزید کرم کے موجب مورد ہوتے۔ بجائے اس کے انہوں
نے ناشکر کی آپ کی نبوت کا انکار کیا اور آپ کی برخلافی دشمنی ہر طرح کی آپ کو ستایا گیا
آپ کے صحابہ کو ایذا رسانی سے ہر طرح کی تکلیف میں مجبور کیا گیا اور کفار نے خود بھی
اپنی قوم کو بھی دارالہلاکت کے گڑھے میں ڈالا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی مکہ
چھوڑ کر مدینہ منورہ تشریف لائے بعد میں مکہ والوں پر سات سال تک قحط سالی مسلط کر
دی گئی بعد فتح مکہ حضور کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مکہ والوں نے دعا کے لئے عرض کیا تو
آپ نے رحمت اللہ العالمین نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اسی وقت رحمت کی بارش ہوئی
خوشحالی فراوانی ہر طرف ہوئی اللہ نے اپنے محبوب کی عزت عظمت بزرگی کو بلند فرمایا اور
ارشاد فرمایا۔

وَاللّٰهُ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۵

اور عزت تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کے لئے ہے
لیکن منافق نہیں جانتے ان کی عزت عظمت کو شان نزول آیت پ ۱۲۸:
اللہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صاحب عزت کی عزت کرتے ہیں۔

حضور ﷺ بدر میں حاضر ہونے والوں کی عزت کرتے تھے ایک روز چند بدری صحابی ایسے وقت میں آئے جب کہ مجلس شریف بھری ہوئی تھی انہوں نے حضور کے سامنے کھڑے ہو کر سلام عرض کیا آپ نے جواب دیا پھر انہوں نے حاضرین کو سلام کیا انہوں نے بھی جواب دیا پھر اسی انتظار میں کھڑے رہے کہ کوئی جگہ دے مگر کسی نے نہ جگہ دی آپ کو گراں گزرا تو آپ نے اپنے قریب والوں کو اٹھا کر ان کے لئے جگہ کی چنانچہ اٹھنے والوں کو یہ بات شاق گزری یعنی طبیعت میں برا محسوس کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

يا ايها الذين امنوا اذ قيل لكم تفسحوا في المجلس فافسحوا
يفسح الله ولكم واذا قيل انشدوا فانشدوا يرفع الله الذين امنوا
منكم والذين اوتوا العلم درجات والله بما تعملون خبير ۝

ترجمہ: اے ایمان والو جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دے دو اللہ تمہیں جگہ دے گا اور جب کہا جائے گا اٹھ کھڑے ہو تو کھڑے ہو جایا کرو اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا اللہ تمہارے درجات بلند کرے گا اللہ تعالیٰ کو تمہارے کاموں کی نیتوں کی خبر ہے۔

تعظیم توقیر اور باریابی بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

آپ کی بارگاہ میں جب اغنیاء نے عرض معروض کا سلسلہ دراز کیا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ فقراء غریب کو اپنی عرضی پیش کرنے کا موقع کم ملنے لگا تو عرض پیش کرنے والوں کو عرض پیش کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا اور جس کا ذکر آیت ہذا میں ہے۔

يا ايها الذين امنوا اذا ناجيتم الرسول فقدموا بين يدي نجواكم
صداقت ذالك خير لكم واطهر ۝

اے ایمان والو جب تم رسول سے کوئی بات عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور بہت ستھرا پن ہے بہترین طریقہ ہے۔ اس حکم پر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمل کیا چنانچہ ایک دینار صدقہ

کر کے دس مسائل حضور سے دریافت کئے۔ (۱) عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفا کیا ہے فرمایا توحید کی شہادت دینا (۲) عرض کیا فساد کیا ہے آپ نے فرمایا کفر و شرک (۳) عرض کیا حق کیا ہے فرمایا اسلام اور قرآن اور وایت جب تمہیں ملے۔ (۴) عرض کیا مجھ پر لازم کیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت (۵) عرض کیا اللہ تعالیٰ سے کیسے دعا مانگوں فرمایا صدق یقین کے ساتھ۔ (۶) عرض کیا کیا مانگوں فرمایا عافیت (۷) عرض کیا اپنی نجات کیلئے کیا کروں فرمایا حلال کھا اور سچ بول (۸) عرض کیا سرور کیا ہے فرمایا جنت (۹) عرض کیا راحت کیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ کا دیدار (۱۰) عرض کیا تدبیر کیا ہے فرمایا ترک حیلہ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب ان سوالوں سے فارغ ہو گئے تو یہ حکم منسوخ ہو گیا اور آیت رخصت نازل ہوئی اور سوائے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور کسی کو اس آیت پر عمل کرنے کا وقت نہیں ملا (مدارک و خازن) حضرت مترجم قدس سرہ نے فرمایا یہ اس کی اصل ہے جو لوگ مزارات اولیاء پر تصدق کے لئے شیرینی وغیرہ لے جاتے ہیں۔ (اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں صاحب)

دُعا

بعد از نمازِ جنازہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی الہ واصحابہ اجمعین

اما بعد! نمازِ جنازہ کے بعد دعاء مانگنا جائز بلکہ مستحب ہے اور ثواب ہے اس کو بدعت اور ناجائز کہنا سراسر زیادتی اور اصول فقہ سے ناواقفی نادانی کی دلیل ہے اور اس نزاع سے ملت اسلامیہ میں انتشار فساد و انا مقصود ہے جو کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔

اصولی فقہی ضابطہ

اصول فقہ کا مسلمہ اصول ہے: المطلق یجری علی الطلاقہ

یعنی مطلق اپنے اطلاق پر جاری رہتا ہے۔ اس کو اگر مقید کرنا ہو تو اس پایہ کی دلیل انا ضروری ہے جس پایہ کا مطلب ہو۔ اگر مطلق قطعی اور یقینی ہو تو اس کے لئے مقید بھی قطعی اور یقینی ہونا چاہئے۔ اس لئے اگر مطلق قرآن کریم کی کوئی آیت کریمہ ہو تو اس کی تقلید کے لئے کوئی آیت کریمہ یا حدیث مشہور یا متواتر پیش کرنا ضروری ہے۔ محض قیاس اور قیاس بھی وہ جس کی شرعی کوئی بنیاد اساس نہ ہو اس کا مقید نہیں ہو سکتا بلکہ خبر واحد سے بھی اس کی تقلید درست نہیں ہے۔

دعاء کے بارے میں قرآن کریم کی چند آیات کریمہ ملاحظہ فرمائیں۔

۱ - واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوة الداع اذا

دعان۔ (سورہ بقرہ آیت ۱۸۶ پ ۲)

ترجمہ: اے میرے حبیب! اور جب آپ سے میرے مندے میرے بارے میں سوال کریں تو میں ان کے یقیناً قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب بھی مجھ سے دعا مانگے۔ قرآن کریم کی اس آیت کریمہ سے ظاہر ہے کہ دعاء کے لئے کوئی وقت خاص مقرر نہیں بلکہ عام حکم ہے جب اور جس وقت کوئی چاہے دعاء مانگے اس عام اور مطلق حکم کو مقید کرنا کہ نماز جنازہ کے بعد دعا نہ مانگی جائے سراسر قرآن کریم پر زیادتی ہے اور اپنی رائے سے قرآن پاک کے عام اور مطلق حکم کو مقید کرنا ہے جو بالکل ناجائز ہے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا در رحمت تو ہر وقت کھلا رہتا ہے کسی وقت بھی دعا کے لئے بند نہیں ہوتا۔ مگر نہ جانے یہ لوگ فساد پرست خداوند کے در رحمت و مغفرت کو کیوں بند کر دیتے ہیں۔

۲- وقال ربکم ادعونی استجب لکم (پ ۲۳ سورہ المؤمن آیت ۶)

ترجمہ: اور فرمایا تمہارے رب نے کہا کہ مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا اپنی رحمت سے قبول کروں گا۔ کیا منکرین دعا بعد نماز جنازہ کو یہ خطرہ لاحق ہے کہ کہیں مسلمان مومن میت کے لئے دعا مغفرت کریں تو خداوند کریم اس کو بخش نہ دے۔

۳- والذی جاؤا من بعدہم بقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین

سبقونا بالایمان الخ (سورہ المؤمنین پ ۲۸ آیت ۱۰)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو ان کے پیچھے (یعنی فوت ہونے والوں کے) آئے وہ یوں دعا کرتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار بخش دے ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے ایمان میں سبقت لے گئے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایماندار بندوں کی تعریف فرما رہا ہے کہ یہ اتنے اچھے لوگ ہیں جو بعد موت بھی اپنے بھائیوں کو دعاء میں یاد رکھتے ہوئے ہیں۔ ان کے دل میں حسد کینہ فوت شدہ بھائیوں کی بابت نہیں ہے۔

۴- فاذا فرغت فانصب (پ ۳۰ سورہ المؤمنین شرح آیت نمبر ۷)

ترجمہ: پس جب تو نماز سے فارغ ہو تو دعا میں مشغول ہو کر کوشش کرو۔

قرآن کریم کی اس آیت کے تحت فانصب کا معنی مفسرین نے یوں تحریر فرمایا

ہے۔ علامہ ابن جریر طبری نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اس کا مفہوم نقل کیا ہے۔ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه قال ای اذا فرغت من

الصلوة فانصب في الدعاء

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب آپ نماز سے فارغ ہو جائیں تو بڑے خشوع و خضوع کے ساتھ دعا مانگنا شروع کر دیں۔ اسی طرح کی عبارت تفسیر خازن جلد ۷ ص ۲۶۵ پر بھی مکتوب ہے اور تفسیر مدارک میں علامہ نسفی حنفی نے بھی جلد ۴ ص ۲۶۳ پر نقل کی ہے۔ ۵۔ فاذا فرغت فانصب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاذا فرغت من صلاحك فاجتهد في الدعاء یعنی جب تو نماز سے فارغ ہو جائے تو دعا میں کوشش کر۔

۶۔ تفسیر کبیر میں امام فخر الدین رازی المتوفی ۶۰۶ھ نے یوں نقل فرمایا ہے:

اذا فرغت فانصب من الصلوة المكتوبة فانصب الي ربك في الدعاء وارغب اليه في المسئلة يعطيك .

ترجمہ: جب تو فرضی نماز سے فارغ ہو جائے تو دعا مانگنے میں کوشش کر اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے میں راغب ہو وہ تجھ کو عطا فرمائے گا۔ اور تفسیر ابن عباس میں بھی یوں ہی مکتوب ہے اور تفسیر ضیاء القرآن جلد ۵ ص ۶۰۱ پر ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری سابق جسٹس شرعی کورٹ آف پاکستان یوں رقمطراز ہیں۔

۷۔ تفسیر جمل میں یوں منقول ہے:

فاذا فرغت ای من الصلوة المكتوبة فانصب الي ربك في الدعاء وارغب في المسئلة يعطيك و فائدة التعب في الدعاء يتفعه في الدنيا والاخرة (جلد ۴ ص ۵۶۶)

ترجمہ: جب تو فرضی نماز سے فارغ ہو تو رب قدوس سے دعا مانگنے میں کوشش کر اور رب سے سوال کر راغب ہو کر کیونکہ دعا دنیا و آخرت میں فائدہ پہنچانے والی ہے۔ خلاصہ: قرآن کریم کی ان آیتوں سے یہ بات ثابت ہوئی کہ دعا ہر وقت مانگنا جائز ہے اور نماز جنازہ بھی فرض کے عموم میں داخل ہے۔ ناظرین حضرات خود انصاف فرمائیں کہ قرآن کریم کی ان آیات نے دعا کے وقت کا تعین نہیں فرمایا بلکہ ہر وقت دعا مانگنے کا حکم فرمایا ہے اور کسی شخص کو یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ اپنی مرضی سے قرآن پاک کے حکم کو وقتوں کی قید سے مقید و پابند کرتا پھرے۔ ہاں کسی کے ہاں کوئی ایسی آیت یا حدیث

متواتر یا حدیث مشہور ہے جس میں تصریح کی گئی ہو کہ نماز جنازہ کے بعد دعا نہ مانگی جائے تو مرد میدان بن کر پیش کرے۔ ہم اپنی گردنیں جھکا کر تسلیم کرنے کو تیار ہیں اور نماز جنازہ کے بعد فوراً دعا مانگنا چھوڑ دیں گے۔

حدیث میں دعا کی تاکید

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الدعاء مع العبادة ترجمہ: دعا عبادت کا مغز ہے۔ اس لئے تمام فرضی نمازوں کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے۔
۲۔ چنانچہ ترمذی شریف سے صاحب مشکوٰۃ نے باب الذکر بعد الصلوٰۃ میں حدیث نقل کی ہے۔

عن ابی امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اى الدعاء
اسمع قال جوف الليل الآخرة دبر الصلوة المكتوبات

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۸۹ المتونى ۷۴۲)

ترجمہ: حضرت ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سی دعا اللہ کے ہاں زیادہ مقبول و مسموع ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا رات کے آخری حصہ میں اور فرضی نمازوں کے بعد۔ چونکہ نماز جنازہ بھی فرض ہے اس لئے یہ بھی صلاۃ المكتوبہ کے عموم میں داخل ہے۔ اس لئے اس کے بعد دعا مانگنا منشا حدیث کے مطابق ہے۔

الدعاء هو العبادة (رواه ابوداؤد - م ۲۷۵ھ) دعا بھی ایک عبادت مخصوصہ ہے۔

۳۔ حدیث: و عن ابی ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ليس شئ اكرم على الله من الدعاء (ترمذی)

ترجمہ: اللہ کے ہاں دعا سے زیادہ عزت والی کوئی چیز نہیں۔

۴۔ حدیث: وعن سلمان فارسی رضی الله عنه قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم ان ربكم حى كريم يستحي من عبده اذا رفع

يديه اليه ان يردهما صفرا. (رواه ترمذی)

ترجمہ: بے شک رب تمہارا حیا دار عزت والا ہے اور حیا فرماتا ہے اپنے بندے پر

جب وہ ہاتھ اٹھاتا ہے۔ اللہ کی طرف یہ کہ لٹائے خالی ہاتھ۔

۵- حدیث: وعن سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم لا یرد القضاء الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا برّ

(رواہ ترمذی)

ترجمہ: فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قضا لیتی مگر دعا سے اور نہیں عمر بڑھتی مگر نیکی سے۔

۶- حدیث: وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ان الدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل علیکم

عباد اللہ (رواہ ترمذی المتوفی ۲۲۷ھ ابوداؤد، م ۲۷۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک دعا نفع والی چیز ہے۔ اے اللہ کے بندو دعا کو اپنے پر ازم کرلو۔

۷- حدیث: وعن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اذ صلیتم علی المیت فاخصلوا له الدعاء.

(مشکوٰۃ ص ۱۳۶، رواہ ابوداؤد ص ۲۵۶ ابن ماجہ ۱۰۹)

ترجمہ: آپ نے فرمایا جب تم اپنی میت کی نماز جنازہ پڑھ لو تو پھر اپنے متوفی کے لئے خالص دعا کرو یعنی بارگاہ ایزدی میں راغب ہو کر بخشش و مغفرت کی۔

نوٹ: اس حدیث کے بارے اور سند کے بارے میں آج تک کسی محدث نے تردید نہیں کی اور نہ ہی کوئی اس حدیث کے مقابلے میں کوئی حدیث لایا ہے۔

۸- طبقات ابن سعد میں مذکور ہے کہ جب حضرت جعفر طیار بن ابی طالب رضی

اللہ عنہ بہادروں کی طرح میدان کارزار میں یعنی جنگ احد میں لڑتے ہوئے شہید ہو گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کے لئے بعد نماز

جنازہ دعا مانگی پھر فرمایا:

استغفروا لا خیکم جعفرنا نہ شہید و قد دخل الجنة وهو یطیر فیہا

بجناحین من یاقوت حیث شاء من الجنة (طبقات ابن سعد جلد ۴ ص

۳۸۳۷ فتح القدیر ص ۸۱ جلد ۲)

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا کہ اپنے بھائی جعفر طیار کے لئے دعائے مانگو بیشک وہ شہید ہیں اور جنت میں داخل ہو چکے ہیں اور اپنے یاقوتی پروں کے ساتھ اڑتے پھرتے ہیں۔

یہ حدیث متعدد کتب احادیث میں مروی و مذکور ہے۔

۹- دنیا کے مشہور مورخ اسلام علامہ ابن ہشام (التوفی ۲۱۸) لکھتے ہیں:

فلما مات النجاشی صلی اللہ علیہ وسلم واستغفر له (جلد اول ص ۳۶۳)

جب نجاشی بادشاہ حبشہ نے وفات پائی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے بعد اس کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ اور یہ دعا نماز جنازہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی تھی۔ جس کی تصریح علماء دیوبند کے محبوب ترین مفسر صاحب تفسیر مواہب الرحمن نے پارہ نمبر ۳ ص ۱۳۳ پر تصدیق کی ہے۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی مغفرت کی دعائے مانگو بعد نماز جنازہ پڑھنے کے جیسا کہ مذکور ہوا۔ معلوم ہوا کہ نماز جنازہ کے بعد دعائے مانگنا سنت مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ نجاشی کا جنازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے موجود حاضر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے درمیان کے پردے اٹھادیئے تھے۔

۱۰- یہ حدیث کنز العمال اور شرح صدور میں منقول ہے۔

وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

صلی علی المنفوس ثم قال اللهم اغذہ من عذاب القبر

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے منفوس کا جنازہ پڑھایا۔ پھر بعد میں دعائے مانگی۔ اے اللہ اے عذاب قبر سے محفوظ فرما۔

وهذا فی السنن الکبیر للبیہقی مرفوعاً علی ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ: یعنی

اسی طرح اس روایت کو امام بیہقی نے اپنی کتاب میں نقل فرمایا یہ موقوف ہے ابو ہریرہ رضی

اللہ عنہ پر اس لحاظ سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ کے بعد دعائے مانگنا صحابہ کرام سے منقول

ہے۔

۱۱ - حدیث: ولنا ماروی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی جنازة فلما فرغ جاء عمرو معه قوم فاراد ان یصلی ثانیاً فقال لهم النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلوة علی الجنابة لا تعار ولكن ادع للمیت واستغفر له (بدائع الصنائع جلد اول ص ۳۱۱ مصنفہ علامہ امام علاؤ الدین کاشانی المتوفی ۵۸۷ھ)

ترجمہ: فرماتے ہیں ہماری دلیل یہ حدیث ہے جو نبی کریم سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کچھ لوگ آپ کے ہمراہ تھے حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ دوبارہ جنازہ پڑھ لیا جائے۔ حضور نے منع فرمایا کہ نماز جنازہ ایک بار ہو چکی ہے۔ دوبارہ نماز جنازہ نہیں پڑھی جاسکتی۔ البتہ تم اس کے لئے دعا مانگ لیں اور مغفرت کریں۔ کیا یہ حدیث بالکل واضح نہیں کہ میت سامنے موجود ہے اور حضور علیہ السلام دعا کا حکم فرما رہے ہیں۔ اب ایک منصف مزاج اور متلاشی حق سچ اس بات کا خود فیصلہ کرے کہ جس کام کا حکم خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیں کسی عام انسان کو نہیں بلکہ صاحب عدل مجسم فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو کیا وہ کام سنت ہو گا یا بدعت و گمراہی ہو گا۔ کاش خدا چشم بصیرت دے عقل کے اندھوں کو۔

۱۲ - وعن وائلہ الاشقع قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رجل من المسلمین فاسحعه یقول اللهم ان فلاں ابن فلاں فی زمتک وحیل جوارک فقد من فتنۃ القبر و عذاب النار وانت اهل الوفاء الحق فاغفر له وارحمہ انک انت الغفور الرحیم

(رواہ ابن ماجہ ۳۷۳ھ ص ۱۰۹)

ترجمہ: حضرت وائلہ بن اسقع سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی نماز جنازہ پڑھائی پھر اس کے بعد یہ دعا مانگی جو میں نے اپنے کانوں سے سنی آپ فرماتے تھے اے اللہ فلاں بن فلاں تیرے ذمہ میں ہے۔ تیری حمایت میں ہے اسے عذاب قبر اور عذاب نار کے فتنہ سے بچا اور تو ہی اہل حق اور اہل وفا ہے پس بخش دے اسے اور رحم فرما اس پر بے شک تو ہی غفور رحیم ہے۔ چنانچہ دیکھ لیجئے دعا مانگنے والے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور سننے والے صحابی تھے۔ کیا اس میں شک

ہے۔

آئیے! ہم آپ کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جن لوگوں نے براہ راست فیض سینہ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیا ہے اور دین حضور کی ذات سے براہ راست سیکھا ہے اور صبح و شام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ رسالت میں رہتے تھے۔ ان کا عمل بتائیں کیا وہ دعا بعد نماز جنازہ مانگتے تھے یا نہیں۔

۱- حدیث: روی ان ابن عباس رضی اللہ عنہ و ابن عمر رضی اللہ

عنها فاتھما صلوة علی جنازة فلما حضر ما زاد علی الاستغفار له.

(بدائع الصنائع جلد اول ص ۳۱۰ م ۵۸۷)

روایت کی گئی کہ بے شک ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک جنازہ کے لئے گئے مگر وہ جنازہ ہو چکا تھا تو ان دونوں حضرات نے اس میت کے لئے دعائے مغفرت کی۔

۲- حدیث: امام شمس الاممہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب المبسوط جلد دوم ص ۶۷ پر یہی حدیث نقل فرمائی ہے اور دوسری حدیث یوں نقل کی ہے۔

وروی عن عبد اللہ بن سلام انه فاتته الصلوٰۃ علی جنازة عمر رضی اللہ

عنه فلما حضر قال ان سبقتونی بالصلوٰۃ علیہ فلا تسبقونی

بالدعاء الدعاء له مبسوط (ج ۲ ص ۶۷)

ترجمہ: یعنی حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جنازے سے رہ گئے تو آپ نے فرمایا یعنی حضرت عبد اللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر نماز میں آپ مجھ سے سبقت لے گئے ہیں تو دعا میں جلدی نہ کرو مجھے بھی دعا میں شریک ہونے دو۔ کیا اس کے بعد بھی منکرین دعاء بعد نماز جنازہ دعا مانگنے والوں اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت ادا کرنے والوں کو بدعتی یا گمراہ وغیرہ کہنے سے باز نہیں آئیں گے تو صحابہ کے بارے میں ان کا کیا خیال ہوگا۔ تبیین صحابہ کو برا کہنا صحابہ کو برا کہنا ہوگا۔ (العیاذ باللہ) خلاصہ بعد نماز جنازہ دعا مانگنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحابہ کرام کی سنت تابعی تبع تابعین محدثین کرام ہے۔

آئیے ہم آپ کو فقہاء کرام کی وہیں کھڑے ہو کر دعا نہ مانگنے کی علت دکھائیں۔

چنانچہ صاحب جامع الرموز ارشاد فرماتے ہیں:

لا يقوم بالدعاء بعد صلاة الجنابة لانه يشبهه الزيارة : یعنی وہیں کھڑے ہو کر نماز جنازہ کے بعد دعا نہ مانگو کہیں زیادتی کا اشتباہ نہ پڑھ جائے لہذا اگر امام کعبہ سے منہ پھیر لے اور نماز صغیں توڑ دیں اور آگے پیچھے ہو جائیں تو دعا مانگنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ دور سے یا بعد میں آنے والوں کو شبہ نہ پڑے گا لایقوم کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ فقہاء نے وہیں کھڑے ہو کر دعا مانگنے کو منع کیا ہے نہ کہ نفس دعا سے یہ قول نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ صحابہ کرام کا ہے۔ یہ صرف بعض فقہائے کرام کا ہے۔ تو ہم منکرین دعا سے عرض کریں گے کہ فقہاء نے فرمایا ہے: لا يقوم الدعاء یعنی دعا کھڑے ہو کر نہ مانگو تو تم بیٹھ کر مانگ لیا کرو تو پھر تو کوئی حرج نہیں۔ الحمد للہ ہم اہلسنت والجماعت صغیں توڑ کر دعا مانگتے ہیں۔

حرفِ آخر

کاش کہ منکرین دعا نے فقہ کی درسی کتابوں اور ان کے حواشی کو غور سے دیکھا ہوتا تو یہ جواز آسانی سے مل گیا ہوتا۔ چلو آئیے ہم آپ کو فقہ کی مشہور کتاب شرح وقایہ باب کتاب الجنائز کا حوالہ ملاحظہ کرواتے ہیں۔ ومن صلی صلوة الجنابة ولم يقرم الدعاء لا يجوز جنارته لان الدعاء شرط بعد الصلاة وقال المعتزله لا يفيد الدعاء بعد صلاة الجنابة لان الصلاة دعاء من وجه

ترجمہ: صاحب شرح وقایہ فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز جنازہ پڑھے اور بعد دعا نہ مانگے اس کی نماز جنازہ نہیں ہوئی کیونکہ نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنا شرط ہے۔ اور معتزلہ نے کہا کہ نماز جنازہ کے بعد دعاء مانگنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ نماز جنازہ بھی من وجہ دعا ہی ہے۔ کیا منکرین دعا سے ہم پوچھ سکتے ہیں کہ تمہارا معتزلہ فرقہ سے کیا رشتہ ہے صرف اس مسئلہ میں نہیں بلکہ کئی مسائل میں آپ ان کے پیروکار ہیں جبکہ تمام اہل سنت و جماعت کے ہاں معتزلہ گمراہ فرقہ ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں سوا عرض کیا تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متوفی کے لئے دعا کا کیا فائدہ ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان مومن کے لئے بہت فائدہ ہے اور دعا نفع

والی چیز ہے اور دعا کافروں کے لئے منع ہے اور ہم اہلسنت وجماعت سب مسلمان چاہتے ہیں کہ گنہگار ہو یا مومن سب کو مسلمان سمجھ کر بعد نماز جنازہ دعا مغفرت کرتے ہیں۔ الحمد للہ ہم نے دلائل اور براہین قاطعہ سے ثابت کر دیا ہے کہ نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صحابہ کرام کی سنت ہے بلکہ تابعین اور تبع تابعین بلکہ پوری امت کی سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین اسلام کو سمجھنے کی عقل سلیم اور بزرگان دین حضور اور صحابہ کرام تابعین تبع تابعین کے عقیدہ پر عمل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔

حضور آگئے ہیں

فلک کے نظارو زمیں کی بہارو خوشی سب مناؤ حضور آگئے ہیں
اٹھو غم کے مارو چلو بے سہارو خبر یہ سناؤ حضور آگئے ہیں

انوکھا نرالا وہ ذیشان آیا وہ سارے رسولوں کا سلطان آیا
ارے کجکلا ہو ارے بادشاہو نگاہیں جھکاؤ حضور آگئے ہیں

ہوا چار سو رحمتوں کا بسیرا اجالا اجالا سویرا سویرا
حلیمہ کو پہنچی خبر آمنہ کی ' مرے گھر میں آؤ حضور آگئے ہیں

ہواؤں میں جذبات ہیں مرحبا کے فضاؤں میں نعمات صل علی کے
درودوں کے گجرے سلاموں کے تحفے غلامو سجاؤ حضور آگئے ہیں

سماں ہے ثنائے حبیب خدا کا یہ میلاد ہے سرور انبیاء کا
نبی کے گداؤ سب اک دوسرے کو گلے سے لگاؤ حضور آگئے ہیں

کہاں میں ظہوری کہاں انکی باتیں کرم ہی کرم ہے یہ دن اور راتیں
جہاں پہ بھی جاؤ دلوں کو جگاؤ یہی کہتے جاؤ حضور آگئے ہیں

وہ کیسا سماں ہوگا، کیسی وہ گھڑی ہوگی

وہ کیسا سماں ہوگا، کیسی وہ گھڑی ہوگی
جب پہلی نظر ان کے روضے پہ پڑی ہوگی

یہ کوچہ جاناں ہے آہستہ قدم رکھنا
ہر جا پہ ملائک کی بارات کھڑی ہوگی

کیا سامنے جا کے ہم حال اپنا سنائیں گے
سرکار کا در ہوگا، اشکوں کی جھڑی ہوگی

کچھ ہاتھ نہ آئے گا آقا سے جدا رہ کر
سرکار کی نسبت سے توقیر بڑی ہوگی

وہ شیشہ دل غم سے میلا نہ کبھی ہوگا
تصویر مدینے کی جس دل میں جڑی ہوگی

ہو جائے جو وابستہ سرکار کے قدموں سے
ہر چیز زمانے کی قدموں میں پڑی ہوگی

چارہ نہ کوئی کرنا اک نعت سنا دینا
ناچیز ظہورتی کی جب سانس اڑی ہوگی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہمارے گاؤں بھولے شاہ میں

محفل میلادِ مصطفیٰ ﷺ

ہر سال جمادی الثانی میں بڑی شان و شوکت سے منائی جاتی ہے۔ جس کا اہتمام انجمن رضائے مصطفیٰ ﷺ جذبہ عشق و محبت سے کرتی ہے جس میں ملک بھر سے نعت خوانان حضرات و علمائے کرام کی کثیر تعداد شرکت فرماتی ہے۔ اہل علاقہ سے شرکت کی پرزور اپیل کرتے ہیں کہ اس میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کریں اور محفل کی رونق کو دو بالا کریں۔

اہل اسلام کے لئے بالعموم اور ابستان آستانہ عالیہ شرق پور شریف کے لئے بالخصوص

خوشخبری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
دارالمبلغین حضرت
میریاں صاحبہ

کاڈو سرائے

جامعہ شیرانی برائے طالبات

معرض وجود میں آگیا

بفضلہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ میان جیل احمد شرق پوری نقشبندی مجددی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرق پور شریف کی زیر سرپرستی دارالمبلغین حضرت میریاں صاحبہ میں جہاں طلبہ کو دینی اور فنی علوم کی تدریس نیز قرآن حکیم کی قرات تجویز کا اہتمام برعمل سے جلدی ہے اس کے دوسرے اہم شعبے، چھوٹے شیوخانی برائے طالبات کا قیام عمل میں آچکا ہے اور قاری و پیرانی طالبات کے اندر لے پکی ہیں جنکی تعلیم تربیت کا کام حسن و خوبی سے جلدی جاری ہے طالبات کی رہائش کیلئے خصوصی طور پر پارکہ انتظام کر لیا گیا ہے

اہل اسلام بالعموم اور ابستان آستانہ عالیہ شرق پور شریف کے بالمخصوص اہل
ہے کہ وہ اپنی بچیوں کو علوم دینیہ اور تعلیم تربیت کی اس مثالی درس گاہ میں
داخل کروا کر انھیں زیور تعلیم سے آراستہ فرمائیں۔

نوٹ: محض حضرات اہل بیت کے لئے ہے کہ وہ اسے درجہ سے مستغنی اس کا غیر میں تعاون فرمائیں اور ہرگز نہیں

الداعی الخیر صاحبزادہ میان جیل احمد شرق پوری نقشبندی مجددی ، سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرق پور شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شرق پور شریف میں

ختم مبارک سالانہ

قدوة السالکین، زبدة العارفين، پیر طریقت، حامی شریعت،
شہباز لامکانی واقف اسرار یزدانی حضرت ثانی لا ثانی جناب
میاں غلام اللہ صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین و برادر
حقیقی شیر ربانی شہباز لامکانی اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد
شرقپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ ختم مبارک
۱۸/۱۷ اکتوبر بمطابق یکم دوم کاتک شرقپور شریف میں منعقد ہوگا

الداعی الی الخیر: میاں جمیل احمد شرقپوری (ضلع شیخوپورہ)